یادگار سفر حجاز

سفرنامہ حرمین شریفین

میں نے کیا دیکھا؟

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مرتبہ
حافظ عبدالوحید الحنفی

شائع کردہ:
مرحبا اکیڈمی

سلسلہ اشاعت نمبر 67

خادم اہلسنّت
حافظ عبدالوحید الحنفی

یا اللہ جل جلالہ

اصل کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یادگار سفر حجاز

سفرنامہ حرمین شریفین

میں نے کیا دیکھا؟

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی
چکوال

سلسلہ اشاعت نمبر 67

شائع کردہ: مرحبا اکیڈمی

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

☆☆☆☆

نام کتاب: سفر نامہ حرمین شریفین

سلسلۂ اشاعت: 67 بار اوّل

مؤلف: حافظ عبد الوحید الحنفیؔ آوڈھر وال (چکوال) 0302-5104304

صفحات: 144

قیمت: 250 روپے

ٹائٹل: ظفر محمود ملک 0334-8706701

کمپوزنگ: **النور** مینجمنٹ چکوال

طباعت: 22 ذی الحجہ 1419ھ مطابق 9 اپریل 1999ء بروز جمعۃ المبارک

ناشر: مکتبہ حنفیہ اردو بازار لاہور 0343-4955890

ویب سائیٹ: www.alhanfi.com

ملنے کے پتے:

کشمیر بک ڈپو	تلہ گنگ روڈ چکوال 0543-551148
مکتبہ انوار القرآن	نزد دار العلوم حنفیہ چکوال 0321-5974344
مکتبہ رشیدیہ	بلدیہ مارکیٹ چھپڑ بازار چکوال 0543-553200
اسلامی کتب خانہ	بنوری ٹاؤن کراچی نمبر 5
اعوان بک ڈپو	بھون روڈ چکوال 0543-553546
کتب خانہ مجیدیہ	بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
مکتبہ عثمانیہ	بالمقابل دار لعلوم کراچی نمبر 14

☆☆☆☆

فہرست عنوانات

سفر نامہ حرمین شریفین 7
۱۴۱۲ھ بمطابق ۱۹۹۲ء 7
سفر حرمین شریفین ۱۹۹۲ء 7
غارِ حرا کا سفر 8
غارِ ثور پر حاضری 8
دوبارہ غارِ حرا میں حاضری 9
منیٰ، مزدلفہ، عرفات میں حاضری 10
جبل احد کی انتہائی چوٹی تک سفر 11
حضرت حمزہ اور شہدائے احد کے مزارات ... 11
حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا کنواں 12
ثقیفہ بنی ساعدہ کا چھپر 12
میدانِ حدیبیہ کی زیارت 13
۱۹۹۵ء کے واقعات 14
مسجد حرام خانہ کعبہ شریف اور مسجد نبوی ﷺ، روضۂ مقدسہ پر حاضری 14
سفر نامہ حرمین شریفین، مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ ۱۴۱۷ھ بمطابق ۱۹۹۷ء 24
عمرہ کے افعال کی ادائیگی 26
احرام کے دوران پابندیاں 29
حدود حرم کی پابندیاں 30
مسجد الحرام میں داخلہ 30
پہلی نظر کی دعا قبول ہوتی ہے 30
طواف کی نیت 31
حجر اسود کا استلام (بوسہ دینا یا اشارہ سے چومنا) 32
طواف کعبہ کے دوران سات تکبیر اور ہدایات 33
رکن یمانی سے حجر اسود تک 34
ملتزم اور دعائیں 35
صفا مروہ کے درمیان سعی 36
سعی کی نیت 36
سر کے بال (حلق) منڈوانا یا (قصر) ترشوانا ... 38
عمرہ کا عمل مکمل، احرام کی پابندیاں ختم 38
مکہ معظّمہ میں تاریخی مقامات 39
مسجد عائشہ 39
مولد رسول اللہ ﷺ 39
میدان منیٰ 39
میدان مزدلفہ 39
عرفات 40
غارِ حراء 40
غارِ ثور 40
جنت المعلیٰ 40
مسجد جن 41
مسجد الرایہ 41
قریش مکہ کے مکانات 41
مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کا راستہ 43
(۱) الطریق السلطانی 43
(۲) دوسرا راستہ الطریقالفرعی 44
(۳) تیسرا راستہ طریق الغائر 45
(۴) چوتھا راستہ طریق اشرقی 45
مکہ شہر میں داخل ہونے کے تین راستے 45
مکہ شہر کے تین دروازے 46
سفر نامہ مدینہ منورہ ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۹۹۷ء .. 47
مدینہ منورہ میں تاریخی مقامات کی زیارت ... 48
جنت البقیع قبرستان 48
مسجد نبوی میں ایک نماز پچاس ہزار کے برابر 49
جس نے قبر رسول ﷺ کی زیارت کی اُس کی شفاعت 49

روضہ رسول جنت کی زمین کا ٹکڑا ہے........49
(۵) حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں..........50
انبیاء کی قبروں میں برزخی حیات..........50
حضور ﷺ قبر پر پڑھا جانے والا درود خود سنتے ہیں..........51
سفر نامہ حرمین شریفین ۲۰۱۹ء ۱۴۴۰ھ....52
بیت اللہ میں حاضری..........53
مناسکِ حج..........53
عرفات روانگی..........53
وقوفِ عرفات..........55
رحمت کی بارش عرفات میں..........55
عرفات سے واپسی..........55
مزدلفہ (واجب)..........56
(۴) عرفات میں جبل رحمت..........57
جبل رحمت کے اوپر برج..........58
وادی عُرفہ و مسجد نمرہ..........58
مسجد المشعر الحرام (مزدلفہ)..........60
منیٰ..........61
منیٰ سے سرنگ مکہ تک..........61
مسجد خیف..........62
۱۰ ذی الحجہ مُزدلفہ سے منیٰ روانگی..........62
(۲) قربانی واجب..........63
(۳) حلق یا قصر (واجب)..........63
(۴) طواف زیارت (فرض)..........64
منیٰ میں واپسی..........64
۱۱ ذی الحجہ، تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا...64
۱۲ ذی الحجہ تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا (واجب)..........65
عزیزیہ کی جامع مسجد میں قیام..........65
حرم میں محمد مکی صاحب کا درس..........66
مسجد عائشہ سے عمرہ..........67
مقدس مقامات کا سفر..........67
(۲) جنت المعلیٰ..........68
حضرت حاجی امداد اللہ مکی کی قبر مبارک.....68
جنت المعلیٰ میں قبورِ صحابہ ؓ..........69
سفر نامہ طائف..........69
طائف سے واپسی پر عمرہ..........70
غارِ حراء کا سفر..........70
غارِ ثور کا سفر..........70
سفر طائف کے چند تاریخی مناظر..........71
یادگار جگہ پر مسجد..........74
طائف کا باغ..........75
آں حضرت ﷺ کی طائف سے واپسی.....76
طائف سے واپسی کے دوران وادئ نخلہ میں جنات نے قرآن سنا..........76
نخلہ سے غارِ حراء میں واپسی..........77
حدود حرم کعبہ شریف..........78
ارضِ مکہ مکرمہ کی پیدائش..........78
(۴) بیت اللہ القریٰ اور بیت المعمور کا سایہ...79
مکہ مکرمہ کا محل وقوع..........79
مکہ مکرمہ کی سطح سمندر سے بلندی..........80
طائف شہر اور اس نام کا سبب..........80
طائف کے قلعہ کا محاصرہ..........81
محل وقوع طائف کی سمت..........82
طائف سے جعرانہ واپسی..........84
شیماء کے ذریعہ قیدیوں کی رہائی کی سفارش...85
شیماء کو انعام واکرام..........86
قیدیوں کی رہائی کی درخواست..........87
بنو ہوازن کے سردار مالک بن عوف کا اسلام لانا..........88
جعرانہ سے عمرہ..........88
جعرانہ کے مقام انعامات کی عمومی تقسیم.....91

بیت اللہ کی فضیلت 92
کعبہ پر ایک سو بیس رحمتیں 93
کعبہ کو دیکھنے کا ثواب 93
(۴) کعبہ شریف دیکھنے کا ثواب 93
(۵) رکنِ یمانی پر ستر فرشتے 94
ایک لاکھ رمضان شریف کا اجر و ثواب 94
اسماء مقدّسہ بکّہ، مکّہ 95
مسجد حرام میں ایک نیکی، ایک لاکھ کے برابر ہے 95
سب سے پہلا گھر بیت اللہ 96
فتح مکہ کا دلکش منظر 97
مقام جحفہ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی ملاقات 98
حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ بن حرب کا قبول اسلام 98
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی بصیرت 101
آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کعبۃ اللہ میں اعلان عام 103
مکہ میں گورنر کا تقرر 104
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد کا اسلام لانا 104
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا اظہار اسلام کرنا 105
حج اور عمرہ کا وجوب 105
حج کی طاقت رکھتے ہوئے حج نہ کرنا 106
حج کے لیے جلدی کرنا 107
حج کا وجوب 107
عمرہ کا وجوب 108
مکہ مکرمہ سے واپسی پر طوافِ وداع 108
طوافِ وداع کی دُعا 109
سفر مدینہ منورہ 110
جنت البقیع قبرستان 110
سفر نامہ مدینہ منورہ سے بدر تک کیا دیکھا 114
۲۴ ذی الحجہ ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۵ اگست ۲۰۱۹ء
بروز اتوار 114
ازواج مطہرات کے حجروں کا رقبہ 118
مسجد نبوی علیٰ صاحبہ الصّلوٰۃ والتسلیم 118
اصحاب صفہ کا چبوترہ 119
ریاض الجنہ کی حدود 120
(۱) استوانہ حنّانہ 120
(۲) استوانہ عائشہ رضی اللہ عنہا 121
(۳) استوانہ اُبی لبابہ 121
(۴) استوانہ وُفود 121
(۵) استوانہ سُریر 122
(۶) استوانہ عرس 122
(۷) استوانہ تہجد 122
(۸) استوانہ جبرئیل 122
اصل حجرہ شریفہ کی دیواریں کچی اینٹوں کی ہیں 122
حجرہ مبارکہ پر لکڑی کا پہلا قبہ 124
۵۵۷ھ کا ایک عظیم معجزہ 125
شیخین ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کے دشمن بھی زمین نگل گئی 126
غزوہ بدر کا تذکرہ قرآن میں 129
غازیانِ بدر کے فضائل 129
(۳) جَبَلِ مَلائیکہ 130
شہدائے بدر کے اسمائے گرامی 132
نصرتِ خداوندی کا عظیم الشان ظہور 136
میدانِ بدر سے مدینہ منورہ کا سفر 137
مدینہ منورہ سے پاکستان 139
اسلام آباد ائیر پورٹ سے چکوال 139

☆☆☆☆

قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی [شوریٰ پ ۲۵]

فرمادیجیے کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا، مگر رشتہ داروں میں محبت چاہیے۔

شجرۂ مودّت

اے چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی — یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

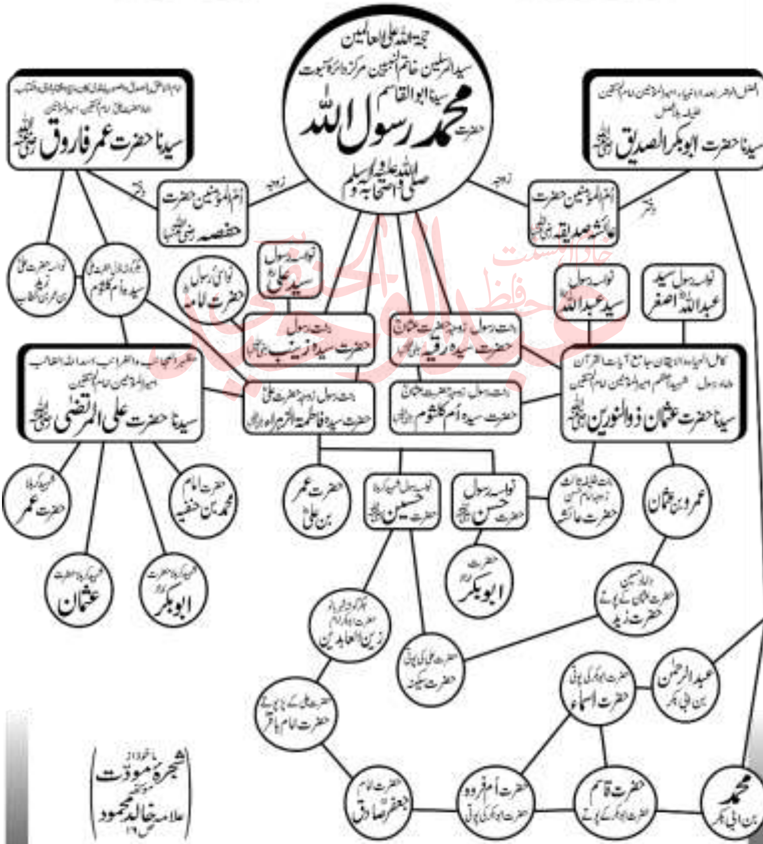

ماخوذ از
شجرۂ مودّت
مؤلفہ
علامہ خالد محمود
ص ۱۹

alnoor Management 0334-8706701 www.alnoors.com Chakwal (Pakistan)

سفرنامہ حرمین شریفین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَخُلَفَاءِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

۱۴۱۲ھ بمطابق ۱۹۹۲ء

(۱) ۲۷ مارچ ۱۹۹۲ء مطابق ۲۲ رمضان ۱۴۱۲ھ عمرہ پر پاکستان سے مکہ روانگی ہوئی لیکن عمرہ کے بعد حج کرکے واپس آنے کا پروگرام بن گیا۔ چناں چہ حج کرنے کے بعد واپسی ۱۷ جون ۱۹۹۲ء مطابق ۱۵ ذی الحجہ ۱۴۱۲ھ کو مکہ معظمہ سے جدہ اور پھر جدہ سے اسلام آباد کا سفر ہوا۔

سفر حرمین شریفین ۱۹۹۲ء

سفر حرمین شریفین کے لیے بندہ ہر وقت تیار رہتا کہ جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا وہ حاضری کی توفیق اور جانے کے اسباب بنا دیں گے۔ چناں چہ پہلی حاضری کی صورت اللہ نے رمضان شریف ۱۹۹۲ء میں بنائی تو سفر حرمین شریفین کے لیے چل پڑا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کی

زیارت اور عمرہ اور حج کی سعادت نصیب کی اور پھر مدینہ منورہ میں آقائے نامدار حضور سرور کائنات ﷺ کے دربار میں پہنچا دیا اور ایک ہفتہ دربار رسالت میں صبح و شام حاضر ہونے اور درود و سلام پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

غارِ حرا کا سفر

سفر حرمین شریفین میں اللہ تعالیٰ نے غارِ حرا پر جانے کی بھی سعادت بخشی اور وہ راستے طے کیے جن پر چل کر آقائے نامدار ﷺ غارِ حرا میں جایا کرتے تھے اور غارِ حرا میں بیٹھ کر عبادت کیا کرتے تھے۔ یہاں بھی عہد رسالت مآب ﷺ کی تاریخ آنکھوں کے سامنے گھوم گئی کہ وہ کیسا منظر ہو گا جب یہاں آپ ﷺ بیٹھ کر عبادت کرتے ہوں گے۔ آج بھی تین چار میل کی مسافت کے باوجود غارِ حرا کی چوٹی پر خانہ کعبہ میں دی گئی اذان کی آواز سنائی دیتی ہے۔ اور بیت اللہ وہاں سے بالکل سامنے پڑتا ہے۔

غارِ ثور پر حاضری

سفر حرمین شریفین میں اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بھی بخشی کہ غار ثور تک پہنچنا نصیب کیا۔ اس راستہ میں پہاڑی سفر طے کرتے ہوئے عجیب خوشی کی لہر نصیب ہوتی ہے کہ وہ کیسا منظر ہو گا جب کہ رات کے

اندھیرے میں ختمِ نبوّت کے تاجدار ﷺ ہجرت کر کے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رفاقت میں یہ سفر طے کر رہے ہوں گے اور جب آقا ﷺ کے پاؤں پر زخم ہوا ہو گا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو اپنے کاندھے پر سوار کیا ہو گا۔ آپ ﷺ کے نورانی جلوؤں میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خوشی کا کیا منظر ہو گا، جو نہ بیان کیا جا سکتا ہے نہ تصور میں آ سکتا ہے۔

پھر جب غار ثور میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غار کو صاف کر کے غار ثور میں اپنے سینہ پر آقائے نامدار ﷺ کے سر مبارک کو رکھ کر سلایا ہو گا۔ کتنی رحمتوں کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے سینہ میں سمیٹا ہو گا اس کا اندازہ بھی نہ تصور میں آ سکتا ہے اور نہ وہم و خیال میں اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

دوبارہ غارِ حرا میں حاضری

حرمین شریفین کے اسفار میں بندہ ایک سفر میں اکیلے بھی دوبارہ غارِ حرا اور غارِ ثور میں گیا۔ غار ثور خالی تھی۔ ظہر کے بعد وہاں پہنچا۔ لوگ واپس جا چکے تھے۔ اس طرح بندہ کو اکیلے غار ثور میں بہت وقت بیٹھنا نصیب ہوا۔ وہاں ہی حرم سے عصر کی اذان جب دی گئی تو بندہ نے سنی اور

پھر غار ثور کے پاس اذان عصر خود بھی دی اور وہاں ایک شخص کے ساتھ نماز باجماعت ادا کی۔ فللّٰہ الحمد۔

سفر حرمین شریفین میں اللہ نے غارِ حرا اور غار ثور میں جانے کی کئی بار سعادت و توفیق بخشی۔ غارِ حرا میں بھی وہی منظر تھا کہ خانہ کعبہ غار کے بالکل سامنے کی سمت میں تھا جہاں حضور ﷺ اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے۔ چناں چہ عبادت کے دوران یہاں پہلی بار جب اللہ تعالیٰ کی جانب سے حضرت جبرائیل علیہ السلام قرآن مجید کی پہلی وحی کی آیات لے کر حاضر ہوئے۔ اور آپ ﷺ سے معانقہ کیا۔ وہ کتنا ہی عجیب منظر ہو گا۔ غارِ حرا میں بھی داخل ہو کر اللہ تعالیٰ کی شانیں اور رحمتیں دیکھنے کی کئی بار سعادت نصیب ہوئی۔ فَلِلّٰہِ الْحمد

منیٰ، مزدلفہ، عرفات میں حاضری

سفر حرمین شریفین میں ان مقدس مقامات پر ایّام حج میں حاضری کی توفیق اللہ تعالیٰ نے نصیب کی اور ان مقدس مقامات پر پیدل سفر کر کے عہد رسالت مآب ﷺ کی یاد تازہ کی کہ وہ کیسا عجیب رحمت کا دور تھا کہ آں حضرت ﷺ منیٰ، مزدلفہ اور عرفات کی طرف آگے آگے رواں دواں ہوں گے اور ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہوں

گے، صحابہ کرام کے لشکر اور قافلے ہوں گے اور حجۃ الوداع پر جب کم و بیش ستر ہزار سے زیادہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مجمع میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے ہوں گے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سُن رہے ہوں گے۔ وہ کیسا عجیب سماں ہو گا۔

جبل احد کی انتہائی چوٹی تک سفر

مدینہ منورہ کی حاضری کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے مدینہ شریف کے قرب و جوار پر پیدل چل کر اہم مقامات کی زیارت کی سعادت بھی نصیب کی۔ چناں چہ راقم الحروف نے بعض اوقات رفقاء کے ساتھ اور بعض اوقات تنہا یہ زیارتیں کیں۔ مدینہ سے پیدل چل کر احد پہاڑ کے اوپر آخری چوٹی تک کو عبور کیا اور کافی وقت وہاں بیٹھ کر قدرت کی نشانیوں پر غور و فکر کرتا رہا کہ جنگِ احد میں جب حالات خطرناک صورت اختیار کر گئے تھے، کس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جرأت اور بہادری سے آخر کار لڑ کر دشمن کو میدان خالی کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اور وہ درہ بھی دیکھا جس میں آپ نے زخمی حالت میں قیام کیا۔

حضرت حمزہ اور شہدائے احد کے مزارات

سیّد الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے شہداء رضی اللہ عنہم کے مزارات پر حاضر ہو کر اُن کو ایصالِ ثواب کا تحفہ بھیجا اور ان کی عظیم قربانیوں پر ان

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

کو خراج تحسین پیش کیا کہ انہوں نے حضور ﷺ کے حکم پر کس طرح مردانہ وار دشمن سے لڑ کر جامِ شہادت نوش کیا۔ اللہ تعالیٰ ان پر اَن گنت رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا کنواں

مدینہ منورہ میں آں حضرت ﷺ کے ارشاد پر حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے جو یہودی سے کنواں خرید کر وقف کیا تھا وہ آج تک اسی کیفیت میں موجود ہے۔ بندہ کو یہ کنواں دیکھنے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔ آج بھی اِس کنویں میں ٹیوب ویل لگا کر اُس کے قرب وجوار کی زمین کو سیراب کر کے وہاں باغ لگا کر آباد کیا گیا ہے اور اس باغ کی آمدنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وقف کے تحت غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے۔ اور اب اس آمدنی کے ایک حصہ سے مدینہ منورہ میں ایک بلڈنگ بھی بنا دی گئی ہے۔ جس کی آمدنی بھی غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے۔

ثقیفہ بنی ساعدہ کا چھپر

ثقیفہ بنی ساعدہ کا باغیچہ آج بھی موجود ہے۔ جہاں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت بلا فصل کی بیعت مشاورت کے بعد مہاجرین وانصار صحابہ رضی اللہ عنہم نے کی تھی۔ مسجد نبوی کے شمال کی جانب جہاں تعمیر شدہ مسجد کی حد ختم ہوتی ہے، دائیں جانب آخری کونہ کے پاس وہ باغیچہ آج بھی

موجود ہے، اس کی زیارت بھی نصیب ہوئی۔

میدانِ حدیبیہ کی زیارت

اس سفر میں حدیبیہ کے مقام کی زیارت بھی کی جہاں ۱۵۲۵ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عظیم لشکر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی۔ اس میدان میں درخت والی جگہ کے قریب نمازِ عصر ادا کی۔ اور وہاں قدیمی کنواں بھی دیکھا جو کہ آج تک موجود ہے۔

خادم اہلسنّت حافظ عبد الوحید الحنفی

۱۹۹۵ء کے واقعات

مسجد حرام خانہ کعبہ شریف اور مسجد نبوی ﷺ،

روضۂ مقدسہ پر حاضری

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بندہ کو حرمین شریفین کی حاضری سے نوازا گیا ہے۔ ۹ نومبر ۱۹۹۵ء کو بندہ اسلام آباد سے شام ۸ بجے حرمین شریفین کے لیے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے خود ہی غیبی مدد سے آمد و رفت کے اخراجات کا انتظام کرا دیا تھا۔ اس طرح آنے جانے میں مکمل اخراجات غیبی نصرت سے ادا ہوتے گئے۔ اللہ تعالیٰ بار بار یہ حاضری رضا کی صورت میں نصیب کرتے رہیں۔ آمین۔

۹ نومبر ۱۹۹۵ء کو سحری کے وقت مکہ مکرمہ میں اور خانہ کعبہ میں پہنچنا نصیب ہوا۔ پہلے تو مراقبہ میں، تصور میں حاضری ہوتی تھی، اب قدرت نے خانہ کعبہ نظروں کے سامنے کر دیا۔ عجیب سماں تھا، خوب سیر ہو کر زیارتیں کیں اور دعائیں کیں۔ اور خانہ کعبہ کے ساتھ چاروں طرف بیٹھ کر رب العالمین سے التجائیں کرنے کا موقع نصیب ہوا۔ اور حجر اسود کا استلام نصیب ہوا۔ اگلی صبح جمعہ تھا، اس

طرح شب جمعہ کو عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور نماز فجر کے بعد صفا و مروہ کی سعی کی اور عمرہ کا آخری واجب ادا کرتے ہوئے سر سے بال صاف کرانے کے لیے جب سر پر سے اُسترہ سے بال صاف کرائے تو عمرہ مکمل ہوتے ہی دل صاف و باغ باغ ہو گیا۔

جمعہ کا دن حرم شریف کے اندر ہی گزارا اور بار بار طواف کی نعمت حاصل کی۔ اسی طرح ہفتہ کا دن بھی حرم شریف کے اندر ہی رہا اور بضرورت باہر گیا۔ ۱۲ نومبر ۱۹۹۵ء کو اتوار کے دن میدان عرفات، منیٰ، مزدلفہ کی زیارت کی۔ اور واپسی پر مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا سے عمرہ کے لیے احرام باندھا۔ اس طرح دوسرا عمرہ نصیب ہوا۔ ۱۳ نومبر ۱۹۹۵ء کو سفر غارِ حراء پر نماز فجر کے بعد روانہ ہوا۔ بس پر آدھ گھنٹہ میں غارِ حراء میں پہنچ کر نمازِ نفل ادا کرنے اور وہاں تقریباً آدھ گھنٹہ بیٹھنا نصیب ہوا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غار حراء میں بیٹھنے اور عبادت کرنے کا نقشہ نظروں کے سامنے گھوم گیا۔ غارِ حراء پہاڑ کی چوٹی پر ایسے مقام پر ہے جہاں بیٹھنے سے خانہ کعبہ مسجد حرم کے مینار نظر آتے ہیں۔ گویا وہاں تنہائیوں میں تصورِ کعبہ کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کی طرف چہرہ اقدس کرتے ہوئے عبادت کرتے ہوں گے۔ جواہر خمسہ میں امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا قول پڑھا تھا کہ غارِ حرا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس اسم کو پڑھا کرتے تھے، وہ

یہ تھا:

یَا عَجِیْبُ فَلَا تَنْطِقُ الْاَلْسِنُ بِکُلِّ الْآئِہٖ وَ ثَنَآئِہٖ وَ نَعْمَآئِہٖ۔

ترجمہ: اے عجیب! پس نہیں بیان کر سکتیں زبانیں اس کی تمام نعمتوں اور انعاموں اور تعریف کو۔

اس مبارک سفر میں یہ اسم شریف بھی بار بار غار پر جاتے اور آتے اور وہاں بیٹھنے کے دوران زبان پر درود شریف کے ساتھ ساتھ جاری رہا اور اللہ تعالیٰ اس کی برکات سے نوازتے رہے۔

جواہر خمسہ میں امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سر مکتوم کے حوالے سے یہ لکھا ہوا ہے کہ چالیس انبیاء علیہم السلام کے لیے مجموعہ چہل اسماء سے ہر ایک کے واسطے ایک ایک اسم ذات تھا جو وہ پڑھا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے ان کو چہل اسماء کہتے ہیں۔ جب کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے "اللہ" اسم ذات ہوا۔ جو پچھلوں کے لیے اسماء ذاتی تھے۔ وہ آپ کے لیے اسمائے صفاتی ہوئے۔[1]

الحمد للہ! ان چالیس اسمائے مبارکہ کے وظیفہ کو پڑھنے کی اللہ نے توفیق دی۔ اللہ پاک نے حرم شریف میں بلکہ خانہ کعبہ کے حطیم

---

[1] جواہر خمسہ۔ تیسرا جوہر۔ گیارھویں فصل۔ ص ۵۱

کے حصہ میں جو کہ خانہ کعبہ کے اندر کا ہی حصہ ہے، جو ہم لوگوں کے لیے باہر کھلا رکھا گیا، میں بار بار پڑھ کر دعا کی۔

الحمدللہ کہ غار حراء میں ایسے وقت پہنچنا نصیب ہوا کہ رش نہیں تھا، چند آدمی تھے۔ اس طرح خوب وہاں بیٹھنا نصیب ہوا۔ اللہ تعالیٰ بار بار یہ سعادت نصیب فرمائیں۔ آمین۔

غارِ حراء سے واپس ظہر تک خانہ کعبہ میں پہنچ گیا۔ پھر نمازِ ظہر حرم شریف کے اندر ادا کر کے غار ثور کے سفر پر روانہ ہوا۔ حرم شریف سے بس غارِ حرا کو بھی جاتی ہے۔ صرف ۲ ریال کرایہ ہوتا ہے۔

بس میں سوار ہوا تو صرف ایک ہی آدمی غالباً سوار تھا۔ اس طرح گویا یہ بس غار ثور پر پہنچی تو بندہ اکیلا تھا اور اکیلا ہی پہاڑ پر روانہ ہو گیا۔ گزشتہ سفر حرمین شریفین میں بھی دو بار غار حرا میں اور دو بار ہی غار ثور میں حاضری نصیب ہوئی تھی۔ لیکن اس وقت اور احباب بھی تھے۔ اس دفعہ اکیلا تھا اور آنے جانے میں وہ ذوق اور شوق نصیب ہوا کہ جو منجانب اللہ انعام ہی انعام تھا۔ غار ثور میں جانے والی بس 1 بج کر 15 منٹ پر روانہ ہوئی۔ آدھ گھنٹہ میں پہاڑ کے پاس پہنچ گئی اور (۱-۴۵) ایک بج کر پینتالیس منٹ پر غار ثور میں پہنچ گیا۔ اس طرح ۵۰ منٹ میں آرام سے چل کر پہنچ گیا۔ اور پھر وہاں ۱۵-۴ تک قیام رہا۔ اس طرح گویا 1½ گھنٹہ غار ثور کے پاس

اور اندر بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ غار ثور میں اس وقت پہنچا کہ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اس لیے کھلا وقت وہاں بیٹھنے، درود شریف پڑھنے کا موقع مل گیا۔ وہاں ہی حرم شریف سے لاؤڈ اسپیکر پر دی گئی اذان سنائی دی اور عجیب شان ہے کہ غار ثور بھی پہاڑ کی چوٹی پر ایسے مقام پر ہے کہ جہاں سے حرم کعبہ، مسجد حرام کے مینار سامنے نظر آتے ہیں۔ نمازِ عصر کی اذان کی آواز گونجی تو غار ثور پر عجیب سماں تھا۔ غارِ ثور کے قریب ایک شخص فاصلہ پر پانی بسکٹ وغیرہ فروخت کرنے والا بیٹھا ہوا تھا۔ اس سے میں نے کہا کہ آؤ مل کر نماز پڑھیں۔ اس طرح غار ثور کے قریب اذان بندہ نے دی اور پھر غار ثور کے قریب ہم دونوں نے مل کر جماعت کے ساتھ نمازِ عصر ادا کی۔ اللہ تعالیٰ نے غار ثور کی برکتوں سے بھی خوب خوب نوازا۔ اور خوب خوب دعائیں کرنے کی توفیق نصیب فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنی رضا کی نعمت سے نواز دیں تو کیا ہی سعادت ہو! آمین۔

غار ثور سے ۴۵ منٹ میں نیچے کا سفر طے ہوا اور پھر آدھ گھنٹہ میں بس پر حرم شریف خانہ کعبہ کے سامنے حاضری نصیب ہوئی۔ طواف کیے، اور ملتزم سے چمٹ کر دعائیں کیں اور آپ کے لیے بھی بار بار دعائیں زبان سے جاری ہوتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ سب دعائیں

منظور اور مقبول فرمائیں (آمین)۔ اسی طرح پانچویں دن ۱۴ نومبر ۱۹۹۵ء کو منگل کے روز حرم مدینہ کی طرف سفر بس پر شروع کیا۔ مکہ مکرمہ سے مدینہ تک بس پر ۳۰ ریال کرایہ لگا۔ یہ بھی غیبی طور پر ادا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس مبارک سفر میں بہت بہت برکات سے نوازا۔ مدینہ شریف ظہر کے بعد پہنچنا نصیب ہوا۔ نمازِ ظہر مسجد نبوی ﷺ کے اندر ادا کر کے روضۂ مقدسہ پر حاضری کی توفیق ملی۔

روضۂ مقدسہ پر گنبد حضراء کے سایہ میں اس عقیدہ سے درود و سلام کھڑے ہو کر پڑھا کہ حضور ﷺ خود سن بھی رہے ہیں اور دیکھ بھی رہے ہیں۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جالی پر سلام عرض کیا۔ اور احباب کی جانب سے بھی سلام عرض کیے۔ آپ کی جانب سے بھی اور آپ کے لیے بھی اور اپنے لیے بھی اور احباب کے لیے بھی اس رحمتوں کے خزینہ میں دعائیں کیں، اور اللہ تعالیٰ سب دعائیں منظور فرمائیں اور بار بار حاضری نصیب فرمائیں۔ کسی شاعر نے کہا ہے۔

وہ مدینہ جو کونین کا تاج ہے
جس کا دیدار مومن کی معراج ہے
جانے والا تو شوق سے جائے مگر

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

جا کے واپس نہ آئے تو کیا بات ہے
جن پہ ہوتی ہے ان کی نگاہ کرم
جا کے آنکھوں سے چومے نبی کے قدم
زندگی میں خدا ہر مسلمان کو
یہ کرشمہ دکھائے تو کیا بات ہے
یا خدا ایک دن جزبہ عاشقی
یہ کرشمہ دکھائے تو کیا بات ہے
کملی والے کے قدموں میں سر ہو میرا
اور مجھے موت آئے تو کیا بات ہے
سامنے سبز گنبد کا منظر بھی ہو
لب پہ تکبیر اللہ اکبر بھی ہو
ایسے عالم میں زمزم سے لا کر کوئی
ایک ساغر پلائے تو کیا بات ہے

الحمدللہ کہ روضۂ اقدس پر حاضری کے موقع پر یہ اشعار میں نے پڑھ دیے تھے۔ اور حضور ﷺ کے قدموں کی جانب بھی جا کر یہ اشعار پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

روضۂ اقدس کے پاس حاضری کے موقع پر بھی اور حرم کعبہ میں ملتزم کے ساتھ چمٹ کر بھی یہ دعا کی ہے کہ بار بار حرمین شریفین

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

کی حاضری نصیب ہو۔ اور آخری بار شہادت کی موت اور مدینہ منورہ کی موت نصیب ہو اور جنت البقیع میں قبر نصیب ہو۔ آمین۔

حرمین شریفین کی برکات اور سفر کے واقعات تو لکھتے لکھتے قلم رکتا نہیں۔ لیکن اب مختصر کرتا ہوں۔

مدینہ شریف میں چالیس نمازیں جماعت کے ساتھ ادا کرنے والے کے لیے حدیث میں بشارت ہے کہ "میری اس مسجد میں چالیس نمازیں جس نے پڑھیں، جن میں ایک بھی فوت نہ ہوئی تو اس کے لیے یہ لکھ دیا جائے گا کہ وہ دوزخ سے بری ہے۔ اور یہ کہ عذاب سے بری اور نفاق سے بری ہے"۔ (رواہ مسند احمد و روایۃ الصحیح کذافی الترغیب والترہیب للمنذری ج۲۔ ص۲۱۵)

الحمدللہ کہ مسجد نبوی شریف میں نماز جماعت کے ساتھ چالیس سے زائد نمازیں ادا کرنے کی جس طرح اس سفر میں رب العالمین نے توفیق نصیب فرمائی۔ اسی فضل و کرم سے دوزخ اور عذاب اور نفاق سے بری کر دیں۔ اور اپنی کامل رضا سے نواز دیں اور حرمین شریفین میں کی گئی سب دعائیں قبول فرمالیں (آمین)۔

۹ دن مدینہ شریف کی حاضری کے دوران الحمدللہ کہ ذکر اذکار اور درود شریف روضہ اقدس کے چاروں طرف کھڑے اور بیٹھے بکثرت پڑھنے کی توفیق ملتی رہی۔ بلکہ اکثر وقت مسجد نبوی ﷺ

میں ہی گزارا۔ ان ایام میں مسجد نبوی سے پیدل سفر کر کے جبل احد پر جانا نصیب ہوا، بلکہ جبل احد کی چوٹی پر چڑھ کر غزوہ احد کے میدانِ جنگ کا نقشہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک دستہ کی تقرری کے مقام (درہ) کو دیکھنا نصیب ہوا۔ اور شہداء کے مزارات پر دعا کی۔
اور پھر مسجد نبوی ﷺ سے پیدل ہی مسجد قباء میں حاضری دی۔
جس کے بارے میں ارشادِ رسالت ﷺ ہے کہ:
"مسجد قباء میں ایک نماز ایک عمرہ کے برابر ہے"۔ [1]
یہاں بھی نوافل پڑھنے کی سعادت ملی۔ اسی طرح دوسری مسجدیں، مسجد قبلتین، مسجد ابو بکر رضی اللہ عنہ، مسجد عمر رضی اللہ عنہ، مسجد عثمان رضی اللہ عنہ، مسجد فتح، مسجد علی رضی اللہ عنہ، میدانی مسجد غمامہ، جہاں حضور ﷺ نماز عید ادا فرمایا کرتے تھے، کو دیکھا۔ حضور ﷺ کے زمانے میں مدینہ کی آبادی کے مقامات اب تقریباً مسجد نبوی ﷺ میں شامل ہو چکے ہیں۔ دور دور تک مسجد نبوی ﷺ کی توسیع ہو چکی ہے۔ مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہونے کے لیے ۴۸ دروازے ہیں۔
مسجد نبوی ﷺ کی حدود اب جنت البقیع تک جا چکی ہے۔ مسجد نبوی ﷺ سے روضۂ اقدس پر حاضری کے بعد باب جبرئیل علیہ السلام

---

[1] رواہ الترمذی۔ مسند احمد۔ سنائی۔ ابنِ ماجہ۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

سے نکلیں تو سامنے جنت البقیع صحن کے خاتمہ پر ساتھ ہی اب مل چکی ہے۔ دروازہ سے اندر داخل ہوں تو بالکل سامنے بناتِ رسول ﷺ کے مزارات ہیں۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور دائیں ہاتھ پر سامنے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا مزار ہے۔ جن کے قدموں میں اکٹھے مزارات حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات ایک لائن میں ہیں۔ اور ساتھ کونہ میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مزار ہے۔ یہاں بھی تقریباً ہر روز حاضری کی توفیق ملتی رہی اور دعا اور سلام عرض کرتا رہا۔ اس کے ساتھ ہی آگے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے مزارات ہیں۔ اور آگے پھر حضرت عقیل رضی اللہ عنہ بن ابی طالب، حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا مزار ہے۔ اور پھر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام نافع رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے۔ پھر واقعہ حَرَّہ میں شہید ہونے والوں کے مزارات اور حضرتِ ابراہیم پسرِ رسول اللہ ﷺ کا مزار ہے۔

آگے جائیں تو سامنے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا مزار ہے۔ اور بائیں جانب کچھ فاصلہ پر حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا مزار ہے۔ اور آخر میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ رئیس الانصار کا مزار ہے۔ ان سب مزارات پر بھی بار بار حاضری

کی توفیق ملتی رہی۔ اللہ تعالیٰ ان سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فیوضات سے مستفید فرمائیں اور ان کی شفاعت کا حق دار بنائیں۔

۲۳ نومبر ۱۹۹۵ء کو رات ایک بجے مدینہ منورہ سے واپسی شروع ہوئی۔ سحری کے وقت ۵ بجے صبح جہاز مدینہ شریف کی فضاؤں میں بلند ہوا تو پورا مدینہ جگ مگ کر رہا تھا۔ اور ان میں مسجد نبوی اور گنبد حضراء نگینہ کی طرح چمک رہے تھے۔ بس اسی پر فی الحال حرمین شریفین کی حاضری کا تذکرہ اس دعا پر ہی ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بار بار حرمین شریفین کی حاضری نصیب فرمائیں اور آخر میں شہادت کی موت اور مدینہ شریف میں قبر نصیب ہو۔ آمین۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلاً وَّ اٰخِرًا وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهٖ دَائِمًا وَّ سَرْمَدًا

خادم اہلسنّت

حافظ عبد الوحید الحنفی

ساکن اوڈھروال (تحصیل و ضلع چکوال)

بروز اتوار ۱۷ رجب ۱۴۱۶ھ ۱۰ دسمبر ۱۹۹۵ء

☆☆☆☆

۱۴۱۷ھ بمطابق ۱۹۹۷ء

ذیقعدہ ۱۴۱۷ھ بروز منگل مطابق ۱۱/ مارچ ۱۹۹۷ء کو حرمین شریفین کے سفر کا پروگرام بنایا۔

بدھ ۱۲/ مارچ ۱۹۹۷ء کو حج کے لیے درخواست دے دی گئی۔

جمعرات ۱۳/ مارچ ۱۹۹۷ء کو درخواست اللہ تعالیٰ کی طرف سے منظور ہو گئی۔

جمعہ ۱۴/ مارچ ۱۹۹۷ء کو سعودی ایمبیسی سے پاسپورٹ پر ویزا لگا دیا گیا۔

ہفتہ ۱۵/ مارچ ۱۹۹۷ء کو حج آفس سے اطلاع ملی کہ ویزہ لگنے کے بعد پاسپورٹ بھیج دیا گیا ہے۔

اتوار ۱۶/ مارچ ۱۹۹۷ء کو حاجی کیمپ سے معلوم ہوا کہ پاسپورٹ پہنچ گیا ہے۔

پیر ۱۷/ مارچ ۱۹۹۷ء حاجی کیمپ سے ۲ بجے دن پاسپورٹ اور سعودیہ کا ٹکٹ مل گیا۔ اور اسی روز رات ساڑھے گیارہ بجے اسلام آباد ایئرپورٹ سے جدہ کے لیے جہاز میں سوار ہوئے اور مکہ معظّمہ حاضری کے لیے روانہ ہو گئے۔

منگل ۱۸/ مارچ ۱۹۹۷ء مطابق ۸ ذیقعدہ ۱۴۱۷ھ کو صبح نماز فجر سے

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

قبل جدہ ایئرپورٹ پر پہنچ کر نمازِ فجر ادا کی۔ اور نمازِ فجر کے بعد بس پر سوار ہو کر مکہ معظمہ روانہ ہو گئے۔ اور ۱۱ بجے صبح مکہ شریف پہنچ گئے۔

بدھ ۱۹/ مارچ ۱۹۹۷ء مطابق ۹ ذیقعدہ ۱۴۱۷ھ کا دن مکہ شریف مین گزارا، عمرہ ادا کیا۔

عمرہ کے افعال کی ادائیگی

(۱) عمرہ کا پہلا فرض احرام احرام تو جہاز میں سوار ہونے سے قبل ایئرپورٹ کے اندر جا کر باندھ لیا۔

(۲) عمرہ کا دوسرا فرض طواف کعبہ کے سات چکر، دوسرا رکن یعنی عمرہ کا دوسرا جو فرض ہے، وہ ادا کیا۔

(۳) عمرہ کا تیسرا رکن صفاء مروہ کے سات چکر یعنی تیسرا عمل جو واجب عمل ہے، ادا کیا۔

(۴) عمرہ کا چوتھا عمل حلق یا قصر جو کہ واجب عمل ہے، یہ ادا کیا گیا۔

اضطباع یعنی سنت طواف رمل بھی کرنے کی سعادت ملی۔ اوپر والی چادر دائیں بغل کے نیچے سے گزار کر بائیں کندھے پر اس طرح ڈالیں کہ دایاں کندھا اور پورا بازو ننگا ہو جائے۔ طواف کے سات چکروں میں صرف مرد اضطباع کرتے ہیں۔

تکمیل عمرہ فرض چھوٹ جائے تو عمرہ نامکمل رہتا ہے۔ واجب چھوٹ جائے تو دم (بکرا، صدقہ) دینا پڑتا ہے۔ اور سنت عمل چھوٹ جائے تو ثواب میں کمی ہوتی ہے۔ اس لیے الحمدللہ کہ عمرہ کے فرض، واجب اور سنت تینوں عمل کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔

عمرہ کا طریقہ عمرہ کے لیے جانے والے احباب ایئرپورٹ پر جہاز میں سوار ہونے سے پہلے یا جہاز کے اندر میقات کی جگہ سے پہلے پہلے احرام باندھ کر، عمرہ کی نیت تلبیہ پڑھ لیتے ہیں۔

احرام شرط غسل یا وضو کر کے تقریباً دو میٹر لمبی اور ایک میٹر چوڑی (جسامت کے مطابق کم و بیش) سفید اَن سِلی ایک چادر، تہبند، دھوتی یا لنگ کی طرح ناف کے اوپر اس طرح باندھیں کہ ٹخنے ننگے رہیں۔ یا دونوں پاؤں زیادہ سے زیادہ کھول کر چادر کا ایک پلو دوسرے کے اوپر لے جائیں اور پھر چوڑی پیٹی باندھ لیں، گرہ اور بکسوا نہ لگائیں۔

اسی سائز کی دوسری چادر اس طرح اوڑھیں کہ پورا جسم ڈھک جائے۔ دایاں کندھا ننگا نہ کریں، یہ صرف طواف کے وقت پہلے تین چکروں میں کندھا ننگا کرنا ہوتا ہے۔ حالت احرام میں نیچے نیکر، بنیان یا بنڈی اور سلوکا وغیرہ ہر گز نہ ہو۔ ہوائی چپل یا ایسا جوتا پہنیں جس سے پاؤں کی اوپر کی ابھری ہوئی ہڈی نہ ڈھکے اور ننگی رہے۔

خواتین کا احرام خواتین کا لباس ہی ان کا احرام ہوتا ہے۔ تقریباً

خادم اہل السنت حافظ عبدالوحید

ایک مربع میٹر رومال سر پر باندھ لیں، تاکہ سر کے بال نظر نہ آئیں اور نہ بال گریں۔ اس کو احتیاط سمجھیں، احرام نہ سمجھیں۔ وضو کرتے وقت سر سے رومال ہٹا کر مسح کریں۔ اور جوتا بند ہو یا کھلا، ہر قسم کا جوتا اور سلا ہوا لباس حالتِ احرام میں استعمال کر سکتی ہیں۔

دو نفل احرام مرد اوپر کی چادر سے سر ڈھانپ کر، اور عورتوں کا تو سر پہلے ہی ڈھکا ہو گا، نیت یوں کریں: دو رکعت نمازِ نفل احرام، منہ کیا کعبہ شریف، کی طرف۔ اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ کر پہلی رکعت میں ثناء کے بعد الحمد شریف پوری سورت پڑھ کر ساتھ کوئی سورت ملائیں۔ جس طرح عام نفل پڑھے جاتے ہیں، اسی طرح دو رکعت پڑھ کر آخر میں سلام پھیر دیں۔ اور مرد حضرات سر ننگا کر دیں۔

مسئلہ خواتین اگر خواتین ایام سے ہوں یا وقت مکروہ ہو تو نفل پڑھے بغیر قبلہ رخ التحیات پڑھنے کی طرح بیٹھ کر عمرہ کی نیت کر لیں۔ نظافت اور صفائی کے لیے ایسی خواتین غسل یا وضو کر لیں۔

مسئلہ تبدیلی احرام حالتِ احرام میں بغیر صابن ملے غسل، چادریں تبدیل یا ناپاک چادروں کو دھو سکتے ہیں۔ مخصوص پیٹی، گلے میں لٹکانے کا چھوٹا بیگ، عینک اور گھڑی استعمال کر سکتے ہیں۔

عمرہ کی نیت یا اللہ میں خاص تیری رضا کے لیے عمرہ کی نیت کرتا یا کرتی ہوں، تو میرے لیے اسے آسان بنا دے اور قبول فرما۔

حج کی نیت اسی طرح جب حج کے لیے احرام باندھے تو اُس وقت پھر وہاں عمرہ کے لفظ کے بجائے حج کا لفظ کہے۔

تلبیہ مرد بلند آواز سے اور عورتیں دھیمی آواز میں تین مرتبہ پڑھیں۔

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ۔ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ

ترجمہ: حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں، حاضر ہوں میں۔ بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی لیے ہیں اور بادشاہی تیرے لیے ہے۔ اور تیرا کوئی شریک نہیں

پھر نماز والا درود شریف اور جو دعا چاہیں پڑھیں۔ وقفہ وقفہ سے حجر اسود تک پہنچنے تک یہ سلسلہ جاری رکھنا ہوتا ہے۔

احرام کے دوران پابندیاں

(۱) مرد سر اور چہرہ نہ ڈھانپیں۔ نماز ننگے سر ادا کریں۔

(۲) خواتین نقاب، دوپٹہ اور چادر چہرے، رخساروں اور تھوڑی اور پیشانی پر نہ لگنے دیں۔ سر کے اوپر ایک ایسی چیز رکھ لیں جس سے چہرہ کا پردہ بھی قائم رہے اور کپڑے چہرہ سے نہ لگیں۔

(۳) خوشبو سونگھنا یا استعمال کرنا، ناخن کاٹنا، بال توڑنا، میل اتارنا، جوں،

ٹڈی مارنا، تیل یا مہندی لگانا، شکار کرنا، لڑائی جھگڑا، گناہ، نافرمانی اور شہوت سے بات کرنا، منع ہے۔

(۴) مردوں کا بند بوٹ، مکیشن سلیپر، نیکر، بنیان وغیرہ پہننا اور بدن کو صابن سے دھونا، حالتِ احرام میں منع ہے۔

حدود حرم کی پابندیاں

(۱) حرم کے جانور کو چھیڑنا اور تکلیف پہنچانا منع ہے۔

(۲) حرم کا درخت کاٹنا اور گھاس کاٹنا منع ہے۔

چاہے احرام میں یا اپنے لباس میں۔ منیٰ اور مزدلفہ بھی حرم کی حدود کے اندر ہیں۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مسجد الحرام میں داخلہ

مسجد الحرام میں باب السلام یا جس دروازہ سے چاہیں، اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، تلبیہ اور درود شریف پڑھتے ہوئے نگاہیں ذرا نیچی رکھ کر مسجد الحرام میں داخل ہوں۔

پہلی نظر کی دعا قبول ہوتی ہے

بیت اللہ شریف پر پہلی نگاہ جما کر دعا کی طرح ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ. لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ وَ اِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ وَ تَعَالَیْتَ یَا ذِی

الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامُ پڑھ کر دعا کریں۔

یا اللہ! میں جو دعا مانگوں قبول فرما اور ایمان کامل، آخری سانس تک قائم و دائم رکھ اور میرے سب گناہ معاف کر، اور بلا حساب جنت عطا فرما۔ اور اپنی رضا نصیب کر"۔ اور بھی جو چاہیں اللہ سے مانگیں، یہ وقت قبولیت دعا کا ہوتا ہے۔

حجرِ اسود کے پاس جب طواف کرنے کے لیے پہنچیں تو بالمقابل سبز ٹیوب لائیٹ جلتی ہے۔ مسجد الحرام کی محراب کی سیڑھیوں کے پاس نظر آئے گی۔ تلبیہ بند کر دیں اور دور یا نزدیک حجرِ اسود کی طرف رخ کر کے اس طرح کھڑے ہوں کہ فرش لگی پٹی آپ کے دائیں ٹخنے کے بالکل قریب ہو۔ یوں ہدایات کے مطابق آپ دائیں کندھے کا سامنے والا حصہ حجر اسود کے بائیں کنارے کی سیدھ میں ہو جائے گا۔

طواف کی نیت

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ سَبْعَۃَ اَسْوَاطٍ لِلّٰہِ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ

یا اللہ میں خاص تیری رضا کے لیے طواف کے سات چکروں کی نیت کرتا ہوں (اگر عورت ہو تو کہے کرتی ہوں) تو اس کو میرے لیے آسان کر دے اور قبول فرما۔

دونوں پاؤں کا رُخ دونوں پاؤں جوڑ کر رکھیں، رُخ حجرِ اسود کی طرف ہی رہے۔

کانوں تک ہاتھ اُٹھانا دونوں ہاتھ نماز کی تکبیر کی طرح کانوں تک (خواتین کندھوں تک) اٹھا کر پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔

اور پھر ہاتھ گرادیں۔

حجر اسود کا استلام (بوسہ دینا یا اشارہ سے چومنا)

حجر اسود کے اوپر دونوں ہاتھ رکھ کر بوسہ دیں۔ ارد گرد لگے ہوئے چاندی کے حلقہ پر ہاتھ نہ رکھیں۔

احتیاط حج کے دنوں میں چوں کہ حجرِ اسود پر خوشبو بھی لگی ہوتی ہے اور ہجوم بھی زیادہ ہوتا ہے، اس لیے دور سے ہی دونوں ہتھیلیاں حجرِ اسود کی طرف اس طرح کریں کہ ہاتھوں کی پشت آپ کے چہرے کی طرف ہو، اس کے بعد ہتھیلیوں کو چوم لیں۔ احرام کھولنے کے بعد چاہیں تو بوسہ دے سکتے ہیں۔

(۲) خواتین کے لیے احتیاط خواتین مردوں میں گُھس کر نہ طواف

کریں، نہ ہجرِ اسود کو بوسہ دینے کی کوشش کریں۔ چاہیں حالت احرام میں ہوں یا نہ ہوں۔

طواف کعبہ کے دوران سات تکبیر اور ہدایات

دورانِ طواف، تیسرا کلمہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِّیِ الْعَظِیْم پڑھتے ہوئے چکر لگائیں یا اس دوران جو کچھ بھی یاد ہو، دورانِ چکر میں پڑھتے رہیں۔

(۲) بیت اللہ کو طواف کے دوران نہ دیکھیں، نہ منہ، سینہ اور پشت کریں۔

(۳) طواف کے دوران جماعت کھڑی ہو جائے تو کندھا ڈھانک کر نماز وہیں پڑھ سکتے ہیں۔

(۴) پھر کندھا ننگا کرکے باقی چکر مکمل کرلیں۔

(۵) چار چکر مکمل کرنے کے بعد اگر وضو ٹوٹ جائے تو وضو کر کے پانچویں چکر کو شروع کریں۔ اور اگر چار چکروں سے پہلے وضو ٹوٹ جائے تو پھر ایک سے شروع کرکے سات چکر پورے کریں۔

طواف کے دوران رمل حج یا عمرہ کے طواف میں احرام کی حالت میں پہلے تین چکروں میں رمل کریں۔ یعنی اکڑ کر مونڈھے ہلاتے ہوئے قدم

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

نزدیک نزدیک رکھ کر ذرا تیز چلیں۔

(۲) پہلے دوسرے یا تیسرے چکر میں اگر بھول جائیں تو آخری چکروں میں رمل نہ کریں۔ کیوں کہ پہلے تین چکروں میں رمل کرنا اور آخری چار چکروں میں رمل نہ کرنا سنت ہے۔

(۳) خواتین رمل نہ کریں۔

رکن یمانی سے حجر اسود تک

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ○

بار بار پڑھیں۔

حجر اسود کا دوسرا استلام حجرِ اسود کے قریب پہنچ کر دوسری مرتبہ صرف گردن یا پورا چہرہ سینہ بائیں طرف گھما کر صرف دونوں ہتھیلیاں حجرِ اسود کی طرف کر کے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پڑھ کر چکر شروع کر دیں۔

باقی پانچ چکر اسی طریقہ سے چکر لگا کر طواف مکمل کر لیں۔

آٹھواں استلام آٹھواں استلام کر کے دایاں کندھا ڈھانپ لیں، طواف مکمل ہو گیا۔

عبدالوحید الحنفی خادم اہلسنت

واجب الطواف پھر مقامِ ابراہیم کے قریب یا کسی جگہ جہاں جگہ ملے، دو نفل واجب الطواف پڑھیں۔

دعا نماز سے فارغ ہو کر مقامِ ابراہیم پر دعا کے لیے ہاتھ اٹھا کر دعا کریں۔

ملتزم اور دعائیں

حجرِ اسود اور کعبہ کے دروازہ کے درمیان ڈھائی گز کے قریب بیت اللہ شریف کی دیوار کا جو حصہ ہے، وہ ملتزم کہلاتا ہے۔ ہر طواف کے بعد ملتزم سے لپٹ کر دعا مانگنا مستحب ہے۔ یہ دعا کی قبولیت کا مقام ہے۔ اس سے رسول اللہ ﷺ اس طرح لپٹ جاتے تھے، جس طرح بچہ ماں کے سینہ سے لپٹ جاتا ہے۔ اگر طواف سے فارغ ہو کر موقع ملے تو اس سے لپٹ کر دعائیں کرو۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ ملتزم ایسی جگہ ہے، جہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

(۲) آب زم زم آب زم زم کا کنواں حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان تہہ خانے میں ہے۔ پہلی بار جب راقم الحروف کو مئی ۱۹۹۲ء میں حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہوئی، تو تہہ خانے میں جا کر اُس کو دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔ اب حرم شریف میں جگہ جگہ آب زم زم کے کولر رکھے ہوئے ہیں۔ اُن سے آب زم زم قبلہ رُخ ہو کر بسم

اللہ پڑھ کر پییں۔ اور الحمدللہ کہہ کر دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَ رِزْقًا وَاسِعًا وَ شِفَآءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ

آب زم زم شفاء بھی، غذا بھی ہے۔ اس سے وضو کیا جا سکتا ہے۔ استنجا کرنا اور ناپاک کپڑے دھونا منع ہے۔

نواں استلام اس کے بعد حجر اسود کے سامنے پٹی پر کھڑے ہو کر حجرِ اسود کی طرف ہتھیلیاں کر کے چوم لیں۔ اور بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پڑھیں۔ یہ نواں استلام سعی کے لیے ہو گا۔

صفا مروہ کے درمیان سعی

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

عمرہ اور حج کے عمل میں صفا مروہ کے درمیان سعی کے لیے حجرِ اسود کی طرف پشت کر کے سبز ٹیوب کی لائٹ کے نیچے سے گزر کر مسجد الحرام کے برآمدوں میں تھوڑا سا آگے بڑھیں تو صفا پہاڑی ہے، قریب پہنچ کر یہ پڑھیں۔

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ۔ اور خانہ کعبہ کی طرف نظر کر کے سعی کے لیے نیت کریں۔

سعی کی نیت

یا اللہ میں خاص تیری رضا کے لیے سعی کے سات پھیروں کی نیت

کرتا ہوں (یا اگر عورت ہو تو کہے کرتی ہوں) تو میرے لیے آسان بنا دے اور قبول فرمالے۔

دعا کے لیے ہتھیلیاں اپنے چہرہ کی طرف کر کے پڑھے اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ یا یہ پڑھے: بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ پھر درود شریف پڑھ کر جو چاہیں دعا مانگیں۔

پہلا پھیرا اس کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَ لَہُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَ یُمِیْتُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر یا تیسرا کلمہ یا کچھ بھی یاد ہو پڑھتے ہوئے معمول کی رفتار سے صفا سے مروہ کی طرف چلنا شروع کر دے۔

دو سبز ستون یا لائٹ چند قدم چلنے کے بعد پہلے سبز ستون سے دوسرے سبز ستون تک دوڑ کر گزریں۔ (عورتیں نہ دوڑیں) اور پھر یہ پڑھیں: رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ۔ پھر سبز ستون ختم ہونے پر آگے معمول کی رفتار سے چلتے جائیں۔ تیسرا یا چوتھا کلمہ پڑھتے جائیں، اس طرح مروہ تک ایک چکر شمار ہو گا۔ مروہ سے صفا تک دوسرا چکر اس طرح کرتے کرتے ساتواں چکر صفا سے مروہ تک مکمل ہو جائے گا۔

مروہ پہنچ کر بیت اللہ کی طرف رُخ کر کے دعا کی طرح ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ پڑھیں: اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ یا

پڑھیں: بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ پھر درود شریف پڑھ کر دعا مانگیں۔ اس طرح ساتویں چکر میں مروہ پر سعی کے سات چکر مکمل ہو جائیں گے۔

دو نفل شکرانہ مطاف یا مسجد الحرام میں (سوائے مروہ کے) کسی بھی جگہ دو نفل شکرانہ کے طور پر ادا کر سکتے ہیں۔

سر کے بال (حلق) منڈوانا یا (قصر) ترشوانا

مرد پورا سر منڈوا دیں استرے یا مشین سے۔ یا پورے سر کے بالوں سے تقریباً ڈیڑھ انچ بال ترشوا دیں۔ مختلف جگہوں سے تھوڑے تھوڑے بال قینچی سے کٹوا کر ٹک نہ لگوائیں۔ کیوں کہ ایسا کرنے سے احرام کی پابندیاں ختم نہ ہوں گی۔

خواتین کے لیے مسئلہ خواتین بالوں کی چوٹی کے آخری سرے سے تقریباً ڈیڑھ انچ بال قینچی سے خود کاٹ لیں۔ عمرہ یا حج کی سعی کا یہ عمل مکمل ہو جائے گا۔

عمرہ کا عمل مکمل، احرام کی پابندیاں ختم

حلق یا قصر کا عمل مکمل کرنے پر عمرہ مکمل ہو جائے گا۔ اب غسل کر کے سلے ہوئے کپڑے پہن لیں۔ خواتین بھی لباس تبدیل کر لیں۔ اللہ تعالیٰ یہ عمرہ مقبول فرمائیں اور مغفرت اور بخشش فرمائیں اور اپنی رضا

نصیب کریں۔ آمین

مکہ معظّمہ میں تاریخی مقامات

مسجد عائشہ

حرم شریف باب عمرہ سے باہر نکل کر سڑک پر جائیں تو وہاں سے مسجد عائشہ کے لیے بس اور کاریں جاتی ہیں۔ مسجد عائشہ سے عمرہ کا احرام باندھ کر حرم شریف میں لوگ آکر عمرہ کرتے ہیں۔

مولد رسول اللہ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی جائے پیدائش، حرم کعبہ سے باب السلام کی طرف باہر نکلیں تو وہاں یہ مکان اب تک تہہ خانہ میں محفوظ ہے، اوپر ایک لائبریری قائم کر دی گئی۔

میدان منیٰ

مولد النبی ﷺ سے دائیں جانب سرنگ سے گزر کر منیٰ پیدل سفر کیا جاسکتا ہے۔ ایّام حج میں ۸ ذی الحجہ کو یہاں وقوف کیا جاتا ہے۔

میدان مزدلفہ

۹ ذی الحجہ کو صبح منیٰ سے آگے سفر کر کے مزدلفہ میں سے گزرتے ہوئے آگے عرفات جاتے ہیں۔

۹ ذی الحجہ وقوف عرفات مکمل کر کے مغرب کے بعد مزدلفہ میں رات کو مغرب اور عشاء اکٹھی ادا کرتے ہیں۔

عرفات

۹ ذی الحجہ کو لاکھوں حجاج یہاں پہنچتے ہیں۔ عرفات کے میدان میں جبلِ رحمت پر چڑھ کر عرفات کا نظارہ کیا جاتا ہے۔ اور ۹ ذی الحجہ کو میدانِ عرفات میں مغرب تک وقوفِ عرفات ہوتا ہے۔

غارِ حراء

اعلان نبوت سے پہلے غارِ حراء جس کو جبلِ نور بھی کہا جاتا ہے، اس کی چوٹی پر غار میں حضرت محمد ﷺ عبادت کیا کرتے تھے۔ اور پہلی وحی یہاں نازل ہوئی، یہ غار آج بھی موجود ہے۔ لوگ اس کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔

غارِ ثور

ہجرت کی رات جس غار میں حضور ﷺ تین روز روپوش رہے۔ یہ غار آج بھی موجود ہے، زیارت کے لیے لوگ جاتے ہیں۔

جنت المعلیٰ

مکہ مکرمہ کا یہ سب سے بڑا قبرستان ہے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مزار یہاں ہے۔ اور آپ ﷺ کے فرزند حضرت قاسم، حضرت طیب

خادم اہلسنت عبدالوحید

طاہر کا مزار بھی ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مزار ہے۔ حاجی امداد اللہ مکی کا مزار بھی وہاں ہی ہے۔

مسجد جن

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں یہ میدان تھا۔ یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کو تشریف لے گئے۔ وہاں جنات آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ کی، وہ مسلمان ہو گئے۔ اب وہاں مسجد ہے۔

مسجد الرایہ

یہ وہ جگہ ہے جہاں فتح مکہ کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جھنڈا نصب کیا تھا۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لشکر مکہ میں داخل ہوئے۔

قریش مکہ کے مکانات

حرم شریف سے مشرق کی طرف جبل ابو قبیس واقع ہے۔ باب السلام کی جانب سے باہر نکلیں تو اس کے مشرقی حصہ میں شعب علی جسے شعب بنی ہاشم بھی کہا جاتا ہے، واقع ہوتا تھا۔ اسی میں شعبِ ابی طالب، دارالخزان، دارِ ارقم بن ارقم، دارِ ابی سفیان اور دارِ بنی شیبہ کے مکانات ہوتے تھے۔ اور بیت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور مولدِ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوتے تھے۔ اب سب مکانات حرم کے بیرونی صحن میں شامل ہو گئے ہیں۔ اسی جگہ

میں ابو جہل کا مکان بھی تھا، جہاں آج کل بیت الخلاء بنے ہوئے ہیں۔ یہ جگہ باب النبی ﷺ کے سامنے واقع ہے۔ اسی جگہ زیرِ زمین تقریباً ۳۵۰ بیت الخلاء بنے ہوئے ہیں۔

(۲) شعب بنی عامر حرم شریف سے مشرق کی طرف جبل ابو قبیس واقع ہے۔ شمال میں مولد نبی ﷺ، مولد علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، اور بنی ہاشم کے مکانات تھے۔ اس کے شرقی حصہ میں زمانہ جاہلیت میں بنی عبد المطلب آباد تھے۔ آج کل وہاں سعودی بادشاہوں کے محلات ہیں۔ قریش مکہ کے مکانات زیادہ تر حرم شریف کے شمال کی طرف ہوتے تھے۔

(۳) جبل عمر رضی اللہ عنہ حرم شریف سے مغرب کی طرف جبلِ عمر رضی اللہ عنہ واقع ہے۔ جنوب میں جہاں مکہ ٹاور بنا ہوا ہے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مکان ہوتا تھا۔ اور اسی جانب جبلِ عمر پر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا مکان ہوتا تھا۔ آج کل یہ حصہ بھی حرم کے بیرونی صحن میں شامل ہو چکا ہے۔

خادم اہلسنّت حافظ عبد الوحید الحنفی

مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کا راستہ

(۱) الطریق السلطانی

قدیم زمانہ میں مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ جانے کے لیے چار مختلف راستے ہوتے تھے۔ ایک راستہ باب العمرۃ سے نکل کر جاتا تھا، اس کو الطریق السلطانی کہا جاتا تھا۔

اس راستہ میں وادیٔ فاطمہ آتی ہے۔ یہ سرسبز و شاداب جگہ ہے۔ یہاں باغات اور کھیتی باڑی کثرت سے ہوتی ہے۔ پانی میٹھا اور عمدہ ہے۔ وادیٔ فاطمہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان بنو لحیان آباد تھے۔ اس جگہ حضرت سیدہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی قبر اطہر ہے۔

بیئر علی رضی اللہ عنہ اس راستہ میں مدینہ منورہ سے ۵ کلومیٹر کے فاصلہ پر بیئر علی ہے۔ یہاں قبائل عوف اور بنی عمرو آباد ہیں۔ نیز یہ مدینہ منورہ کی میقات بھی ہے۔ یہاں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کے لیے مکہ جاتے ہوئے احرام باندھا تھا۔ اور آج بھی یہاں سے احرام باندھا جاتا ہے۔

عسفان اس راستہ میں عسفان کا علاقہ آتا ہے۔ یہاں پانی کی قلت ہے، راستہ بھی تنگ اور دشوار گزار تھا۔

خلیص اسی راستہ میں خلیص آتا ہے۔ اس جگہ عمدہ پانی اور زیادہ پانی تھا۔ یہاں قبائل زبیر مقیم تھے اور کھجوروں کے باغات بھی تھے۔

القدیمہ اسی راستہ میں آتا ہے۔ ساحل کے قریب چھوٹا سا قریہ تھا، لوگ جھونپڑیوں میں رہتے تھے۔

رابغ اس راستہ میں بحر احمر کے کنارے رابغ واقع ہے۔ یہاں ترکوں کے دور کا ایک قلعہ بنا ہوا ہے۔

مستورہ یہاں سے ایک راستہ بدر کو اور ایک راستہ الصغراء کو جاتا ہے۔ اسی مقام پر راستہ میں مقام ابوا ہے، جہاں حضرت آمنہ اُم النبی ﷺ کی قبر مبارک ہے۔

بیرُ الشیخ یہاں قبائل صبح آباد تھے۔

دیار بنی حصانی یہاں میٹھے پانی کی نہر جاری تھی۔ مختلف پھلوں کے باغات پائے جاتے تھے۔ مدینہ منورہ سے سعودی دورِ حکومت میں مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کے درمیان جو سڑک بنائی گئی ہے، وہ تقریباً انہی مقامات سے گزرتی ہے۔

جموم مکہ معظّمہ سے جموم (وادئ فاطمہ) عسفان، خلیص، دف، صعر، رابع، مستورہ، نصایف، بدر، واسطہ، میجد، براءراستہ، قریش، ابیار علی اور مدینہ منورہ اس راستہ سے ۵۰۰ کلو میٹر کا فاصلہ ہے۔

(۲) دوسرا راستہ الطریق الفرعی

مکہ مکرمہ سے رابغ پہنچ کر شمال مشرقی جانب راستہ نکل جاتا ہے۔ اسی

راستہ میں وادی حرشان اور نقر الفار آتا ہے۔ جہاں بنو سالم آباد تھے۔

بیئر رضوان یہاں پانی عمدہ اور میٹھا تھا۔

ابو ضباع یہاں بھی پانی عمدہ اور میٹھا تھا۔ بنو عوف کی آبادی تھی۔

الریاض یا وادی الریان یہ جگہ سرسبز و شاداب، پانی کی فراوانی اور درخت کثرت سے پائے جاتے تھے۔

(۳) تیسرا راستہ طریق الغائر

یہ راستہ رابع یا مستورہ سے نکلتا ہے۔ جبل الغایر کے شمال سے گذرتا ہے۔ یہ راستہ اگرچہ قریب ترین تھا، لیکن سخت دشوار تھا۔ مصری قافلے اسی راستہ سے مدینہ منورہ سے مکہ جاتے تھے۔

خادم اہلسنت عبدالمجید الحنفی

(۴) چوتھا راستہ طریق الشرقی

یہ راستہ مکہ مکرمہ سے باب المعلیٰ سے نکل کر منیٰ اور پھر مشرقی جانب سے ہوتا ہوا بیئر الیارود کو جاتا تھا۔ اس راستہ میں وادی اللیمون، الحفایر، برکتہ السمح، الحبیط، اسویر جیتہ الجریہ، غراب، الغدیر کے مقامات آتے تھے۔

مکہ شہر میں داخل ہونے کے تین راستے

مکہ شہر میں داخل ہونے کے لیے قدیم زمانہ میں صرف تین راستے تھے۔

(۱) طریق کدا یہ سڑک عراق، طائف اور عرفات کو جاتی ہے۔ اور فتح مکہ کے دن حضور اقدس ﷺ اسی راستہ سے شہر میں داخل ہوئے تھے۔

(۲) طریق جدہ یہ سڑک مدینہ منورہ، جدّہ، شام اور مصر کی طرف جاتی ہے۔

(۳) طریق یمن یہ راستہ یمن کی سمت جاتا ہے۔

مکہ شہر کے تین دروازے

مکہ شہر کو پہاڑوں کی قدرتی تنصیب شہر پناہ کا کام دیتی تھی۔ مذکورہ تین راستے مکہ معظّمہ جب پہنچے تو تین راستے تین دروازوں تک آتے تو تین دروازے بنے ہوئے تھے۔

(۱) باب المعلیٰ ایک دروازے کا نام معلاء تھا۔ یہ شمالی جانب تھا۔ طائف، نجد سے آنے والوں کا یہ راستہ تھا۔

(۲) دوسرا دروازہ الشبیک یہ جدہ، مدینہ منورہ اور سمندری مسافروں کے داخل ہونے کے لیے تھا۔

(۳) تیسرا دروازہ مسفلہ جنوبی طرف سے آنے والے دروازہ مسفلہ کی سمت واقع تھا۔ جس سے یمن کے لوگ آتے ہیں۔[1]

---

[1] تاریخ القدیم ج ۲ ص ۶۹

سفر نامہ مدینہ منورہ ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۹۹۷ء

۱۰ ذیقعدہ ۱۴۱۷ھ مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۹۷ء بدھ کا دن مکہ مکرمہ میں گزارا اور پھر مدینہ منورہ کا سفر اختیار کرنے کے لیے رات کو شب ۱۱ ذیقعدہ ۱۴۱۷ھ شب جمعرات کو بس میں سوار ہوئے۔ بس میں سواریوں کے انتظار میں ۲ گھنٹہ مکہ شریف کے اندر ہی گزر گئے۔ کیوں کہ دو آدمی کی تلاش جاری تھی، جنہوں نے اسی بس میں مدینہ منورہ سفر کرنا تھا۔ آخر وہ پہنچے، تو رات کے ۱۲ بجے بس مدینہ منورہ کے لیے مکہ معظّمہ سے روانہ ہوئی۔

(۲) ۱۱ ذیقعدہ ۱۴۱۷ھ مطابق ۲۱ مارچ ۱۹۹۷ء سفر کے دوران راستہ میں ایک مقام پر نمازِ فجر ادا کی گئی۔ صبح کی نماز سعودی وقت کے مطابق ۵ بج کر ۵ منٹ پر ادا کی گئی۔

(۳) راستہ میں وادی ابیار میں ۶ بج کر ۳۵ منٹ پر سورج طلوع ہوا۔ اس طرح سفر کرتے کرتے مدینہ منورہ ظہر سے قبل پہنچ گئے۔ اور نمازِ ظہر مسجد نبوی ﷺ میں ادا کر کے آقائے نامدار سرورِ کائنات رحمت للعالمین خاتم النبیین شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے روضہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر درود و سلام کا ہدیہ پیش کیا۔ اور آپ ﷺ کے روضہ اقدس میں آپ کے ساتھ آرام فرما

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اوپر سلام عرض کیا۔ اس طرح ۲۸ مارچ ۱۹۹۷ء مطابق ۱۸ ذیقعدہ ۱۴۱۷ھ تک مدینہ منورہ میں اللہ تعالیٰ نے قیام کرنے کی سعادت نصیب فرمائی۔

مدینہ منورہ میں تاریخی مقامات کی زیارت

جنت البقیع قبرستان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام عرض کر کے باب بقیع سے باہر نکلیں تو سامنے جنت البقیع قبرستان ہے۔ صبح نمازِ فجر کے بعد گیٹ کھلتا ہے۔ اور نمازِ عصر کے بعد بھی گیٹ کھولا جاتا ہے۔ اس طرح وہاں ان اوقات میں جا کر جنت البقیع میں اہلِ بیت کے مزارات پر اور امہات المؤمنین بناتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزارات پر ایصال ثواب کا ہدیہ پیش کیا جاتا ہے۔ خلیفہ سوم حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے مزار پر سلام عرض کیا جاتا ہے۔

الحمدللہ کہ قیام مدینہ شریف کے دوران صبح و شام جنت البقیع میں حاضری کی توفیق ملتی رہی۔

مسجد نبوی میں ایک نماز پچاس ہزار کے برابر

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: مسجد نبوی شریف میں ایک نماز پچاس ہزار گنا فضیلت رکھتی ہے۔ اور مسجد حرام میں ایک نماز پر ایک لاکھ گنا ثواب ملتا ہے۔[1]

جس نے قبرِ رسول ﷺ کی زیارت کی اُس کی شفاعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا جو اُمتی مدینہ کی تکلیفوں اور سختیوں پر صبر کرے گا، میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی، اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔[2]

روضہ رسول جنت کی زمین کا ٹکڑا ہے

(۳) حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِمْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِمْبَرِي عَلٰى حَوْضِي۔

میرے گھر اور میرے ممبر کے درمیان جو جگہ ہے، وہ جنت کے

---

[1] ابنِ ماجہ ص ۱۰۲۔ جامع صغیر ۴۶

[2] صحیح ابنِ خذیمہ۔ سنن دار قطنی۔ شعب الایمان للبیہقی

خادم اہلسنت عبدالوحید

باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اور میرا ممبر حوضِ (کوثر) ہے۔[1]

(۴) حضور ﷺ نے فرمایا: اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمْ[2]

میں اولادِ آدم کا سردار ہوں۔

(۵) حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کُنْتُ اَوَّلَ النَّبِیِّیْنَ فِی الْخَلْقِ وَ آخِرَهُمْ فِی الْبَعْثِ

میں خلقت میں اوّل النبیین تھا (یعنی میرے لیے سب سے پہلے نبوت لکھی گئی) اور بعثت کے لحاظ سے آخری نبی ہوں۔[3]

انبیاء کی قبروں میں برزخی حیات

(٦) اَلْاَنْبِیَاءِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَیْهِمْ اَحْیَاء فِیْ قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْنَ

حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ اور نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔[4]

---

[1] بخاری و مسلم

[2] بخاری شریف۔ ترمذی شریف

[3] رواہ ابنِ ابی حاتم فی تفسیرہ و ابو نعیم فی الدلائل

[4] الاحادیث الصحیحہ ج ۲ حدیث ۶۲۱۔ ابنِ عساکر، ابنِ عدی البیہقی

حضور ﷺ قبر پر پڑھا جانے والا درود خود سنتے ہیں

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِی سَمِعْتُہٗ وَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نائِیًا اُبْلِغْتُہٗ

جو میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھے گا، میں اُس کو سُنوں گا۔ اور جو دور سے مجھ پر درود پڑھتا ہے، وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے۔[1]

حضور ﷺ کے روضہ اطہر پر حاضر ہوتے وقت اس عقیدہ سے درود وسلام پڑھا جاتا ہے کہ آپ ﷺ سُن رہے ہیں۔

خادم اہلسنّت حافظ عبد الوحید الحنفی

1 بیہقی شریف۔ کنز العمال ج ۲ حدیث ۲۱۶۳۔

سفر نامہ حرمین شریفین ۲۰۱۹ء ۱۴۴۰ھ

الحمدللہ کہ حرمین شریفین کے مبارک سفر پر پانچویں بار جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ بروز اتوار ۱۸ ذیقعدہ ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۱ جولائی ۲۰۱۹ء سعودی ایئر لائینز پر چکوال سے روانہ ہوا۔

اسلام آباد ایئرپورٹ سے فلائیٹ SV3889 پر اللہ کے فضل و کرم سے سفر جاری ہوا۔ اس مرتبہ بھی اللہ تعالیٰ نے خصوصی فضل فرما کر اپنی مدد فرمائی۔ اس کی صورت یہ بنی کہ ایک ساتھی تشریف لائے اور پوچھا کہ کیا حج پر جانے کا ارادہ ہے۔ بندہ نے کہا کہ ارادہ تو ہے اگر اللہ تعالیٰ نے جانے کا انتظام کر دیا اور اُس کی طرف سے منظوری ہو گئی تو ان شاء اللہ جانے کا پروگرام ہے۔ اس پر انہوں نے علیحدہ کر کے حج کے اخراجات کی مکمل رقم چار لاکھ چھتیس ہزار سے اوپر مع قربانی کے خرچہ کے لیے جو حکومتِ پاکستان نے رقم مقرر کی تھی، دیتے ہوئے کہا کہ میرے نام کا کسی سے اظہار نہیں کرنا، اور تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اجر عظیم عطا فرمائیں۔ آمین

چناں چہ بندہ نے حج کے لیے درخواست دے دی جو کہ اللہ تعالیٰ نے منظور فرمالی۔ اس صورت میں یہ سفر حج مکہ و سفر مدینہ و سفر طائف و سفر بدر نصیب ہوا۔

بیت اللہ میں حاضری

(۱) ۱۹ ذیقعدہ ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۲ جولائی ۲۰۱۹ء کو مکہ معظّمہ میں حاضری نصیب ہوئی اور پھر خانہ کعبہ میں پہنچ کر عمرہ ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور پھر ایّامِ حج تک مکہ میں قیام رہا۔

مناسکِ حج

(۲) ۸ ذی الحجہ ۱۴۴۰ھ مطابق ۹/ اگست ۲۰۱۹ء بروز جمعہ احرام باندھا اور ۲ نفل پڑھ کر حج کی نیت کر کے منیٰ جانے والی بس پر سوار ہو کر مکہ سے روانہ ہوئے۔ اور تلبیہ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ، لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكُ لَا شَرِیْكَ لَكَ۔ پڑھتے ہوئے اپنے مکتب سے خیمہ تک سفر کیا۔ اور ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور پھر فجر کی نماز منیٰ کے خیمہ میں باجماعت ادا کی۔ مولانا قاری حافظ محمد ادریس صاحب مدرس چک باقر شاہ ضلع چکوال نے امامت کے فرائض سرانجام دیے۔

عرفات روانگی

(۳) ۹ ذی الحجہ ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۰ اگست ۲۰۱۹ء بروز ہفتہ منیٰ سے پیدل عرفات میں جانے کے لیے روانگی ہوئی۔ اس سفر میں مولانا راغب حسین صاحب ابنِ حضرت مولانا قاضی ظہور حسین اظہرؔ صاحب

(ابنِ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمہ اللہ)، قاری محمد ادریس صاحب اور محترم قاضی شاہد آصف آف بھیں بھی رفیق سفر بنے۔

الحمدللہ یہ پیدل سفر عرفات، منجانب اللہ ایک مزید سعادت تھی۔ اور یہ منظر آنکھوں کے سامنے بار بار آتا کہ یہ وہ راستے ہیں، جہاں سے سرور کائنات رحمت للعالمین ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ حج بیت اللہ کے لیے چلا کرتے ہوں گے۔

اور یہی وہ راستے ہیں جہاں سے خلیفہ اوّل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، خلیفہ سوم حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ، خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پیدل حج کے لیے عرفات جایا کرتے ہوں گے۔ اسی طرح یہاں سے ہزاروں انبیائے کرام علیہم السلام بھی حج کا سفر کرتے ہوں گے۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک کے حج کرنے والوں کا ایک ولولہ انگیز منظر بار بار آنکھوں کے سامنے آتا رہا اور سفر جاری رہا۔ اس سارے سفر میں تلبیہ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ ...... پڑھتے ہوئے نمازِ ظہر سے پہلے ہم عرفات میں پہنچ گئے۔ خیمہ میں نمازِ باجماعت، نمازِ ظہر اور عصر اپنے اپنے وقت پر ادا کی۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

7069

وقوفِ عرفات

عرفات میں حدِ نظر خیمے نصب تھے۔ پاکستان سے جانے والوں کے خیمے بھی ایک وسیع میدان میں لگائے گئے تھے۔ کیوں کہ پاکستان سے ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ حجاج کو یہ سعادت نصیب ہوئی تھی اور سب کے سب دعاؤں میں مصروف تھے۔

رحمت کی بارش عرفات میں

نمازِ ظہر کے بعد وقوف عرفات کے دوران اچانک بادل چھا گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے رحمت کی بارش شروع ہو گئی۔ اس دوران حجاج کی کیفیت کا عجیب منظر تھا۔ جب بادل گرجتے تو دعاؤں التجاؤں میں عجیب درد انگیز کیفیت پیدا ہوتی اور آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہو جاتیں۔

اور توبہ، استغفار کی صدائیں بلند ہوتی نظر آئیں۔ اس طرح پندرہ بیس منٹ یہ کیفیت رہی اور پھر بادل رحمت کی بارش برسا کر واپس چلے گئے۔ اور مطلع صاف ہو گیا اور سورج غروب ہو گیا۔ اور وقوف عرفات کا فرض مکمل ہو گیا۔

عرفات سے واپسی

لاکھوں حجاج واپس عرفات سے منیٰ کی طرف روانہ ہو گئے اور ہر طرف قافلے رواں دواں ہوتے نظر آئے۔

چناں چہ عبدالوحید حنفی اور قاضی راغب حسین صاحب اور قاضی شاہد وغیرہ احباب بھی قافلوں کے ساتھ ساتھ پیدل واپس چل پڑے۔

مزدلفہ (واجب)

مزدلفہ پہنچ کر نمازِ مغرب اور عشاء کی دو نمازیں عشاء کے وقت باجماعت ادا کیں اور پھر راستہ کے ساتھ ہی ایک طرف آرام کے لیے کچھ دیر کے لیے سو گئے۔ بیدار ہو کر منیٰ حدود میں داخل ہونے سے قبل مزدلفہ میں تین دن، شیطانوں کو منیٰ میں کنکریاں مارنے کے لیے چُن کر محفوظ کر لیں۔ اور عبادت میں مصروف ہو گئے۔ پھر صبح کی نماز باجماعت اوّل وقت میں پڑھ کر سورج طلوع ہونے سے تھوڑی دیر پہلے تک وقوف مزدلفہ کیا۔ اور توبہ استغفار اور دعائیں کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق نصیب کی۔ اللہ تعالیٰ یہ حج اور دعائیں قبول کر کے اپنی رضا نصیب کریں۔ (آمین)

عرفات لفظ "عرفہ" معروف سے مشتق ہے۔ اس میدان کو عرفات کہنے کی بہت سی وجوہ بیان کی گئی ہیں۔

(۱) سیدنا آدم علیہ السلام اور امّاں حوّا علیہا السلام آسمان سے اُترنے کے عرصہ دراز بعد اسی میدان میں اکٹھے ہوئے اور باہم ملے۔ اس سبب سے اس کا نام

عرفہ مشہور ہوا۔[1]

(۲) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام اور سیدہ حوّا علیہا السلام کو رب العزّت نے جنت سے نیچے زمین پر اُتارا تو سیدنا آدم علیہ السلام کو سراندیپ (جزیرہ لنکا) ہند میں اُترے اور سیّدہ حوّا جدّہ میں ٹھہریں۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کو حج کرنے کا حکم فرمایا تو میدان عرفات میں ایک دوسرے کا تعارف ہوا۔ اس لیے اس دن سے اس کا نام عرفات رکھ دیا گیا۔[2]

(۳) سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا جبرئیل علیہ السلام سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو مناسکِ حج ادا کراتے ہوئے عرفات میں پہنچے تو دریافت فرمایا: **اَعَرَفْتُ** کیا آپ نے پہچان لیا ہے۔ کیوں کہ اس سے پہلے عرفات جا چکے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: **عَرَفْتُ** میں نے اس میدان کو پہچان لیا ہے۔[3]

(۴) عرفات میں جبل رحمت

جبل عرفات، ایک بڑی کمان کی مانند ہے۔ جو ایک وسیع وادی کو گھیرے ہوئے ہے۔ جس کی جسامت دونوں طرف دو دو میل ہے۔ اس

1 تفسیر ابنِ کثیر ج ا ص ۲۴۱۔ روح المعانی ج ۲ ص ۸۸
2 تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی
3 تفسیر ابنِ کثیر۔ روح المعانی

میں ایک چھوٹی سی پہاڑی ”جبلِ رحمت“ کے نام سے مشہور ہے۔ جس کی بلندی ۳۰ میٹر اور طول ۳۰۰ میٹر ہے۔ اس پر چڑھنے کے لیے غیر منظم بڑی بڑی ۹۱ سیڑھیاں ہیں۔

الحمدللہ کہ ان سیڑھیوں کو عبور کر کے سفر حرمین شریفین کے دوران جبلِ رحمت پر جانا نصیب ہوا۔ پہاڑی پر چڑھتے ہی ایک تھڑا بنا ہوا ہے۔ جس کا طول ۱۵ میٹر ہے اور عرض ۱۰ میٹر ہے۔ اسے مسجد ابراہیم علیہ السلام کہا جاتا ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہاں نماز پڑھی تھی۔ (واللہ اعلم)

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

جبل رحمت کے اوپر بُرج

جبل رحمت کے اوپر ۴ میٹر بلند ایک برج بنا ہوا ہے۔ حجاج کی رہنمائی کے لیے عرفات کی رات اس پر شمع روشن کی جاتی تھی۔[1]

وادی عُرفہ و مسجد نمرہ

عرفات کے متصل مغربی جانب وادی عُرفہ ہے جو دو نشانات کے درمیان واقع ہے۔ یعنی حدودِ حرم اور حدودِ عرفات کے نشانات کے درمیان والی جگہ کو وادی عُرفہ کہا جاتا ہے۔ اور مسجد نمرہ کا ابتدائی حصہ عرفات سے باہر اسی وادی میں ہے۔ اس لیے حجاج نماز ادا کرنے کے بعد

---

[1] مراۃ الحرمین ج ا۔ تاریخ مکہ ج ۲ ص ۴۴۸

وادی عرفہ سے عرفات کے اندر داخل ہوتے ہیں۔ کیوں کہ اگر حاجی اس جگہ حج کے لیے ٹھہرے رہیں تو ان کا حج نہیں ہو گا، یہ حصہ عرفات سے باہر ہے۔ انہیں عرفات کی حدود کے اندر ٹھہرنا لازم ہے۔ سرورِ کائنات ﷺ جب حج کے لیے تشریف لے گئے، زوال سے قبل اسی جگہ قیام فرمایا۔ اور نمازِ ظہر و عصر ادا کر کے مسجد نمرہ سے آگے عرفات میں وقوف کے لیے تشریف لے گئے۔

سُنّت کے مطابق حجاج مسجد نمرہ نماز ادا کرنے اور خطبہ سننے کے بعد مسجد کے اُس حصہ میں چلے جاتے ہیں جو عرفات کی حدود مین ہے۔ اور اکثر اپنے خیموں میں جا کر سورج غروب ہونے تک وقوف عرفات کا فرض مکمل کرتے ہیں۔

اور سورج غروب ہوتے ہی واپس مزدلفہ میں جانے کے لیے عرفات سے واپس ہونا شروع کر دیتے ہیں۔

مزدلفہ مزدلفہ زَلَفٌ سے مشتق ہے۔ جس کے معنیٰ قریب اور نزدیک کے ہیں۔ چوں کہ حجاج اس جگہ پہنچ کر منیٰ کے قریب ہو جاتے ہیں، جو حج کے مقامات میں سے ہے۔

نیز زَلَف ہموار اور صاف زمین کو بھی کہتے ہیں۔ اور یہ میدان بہ نسبت منیٰ وغیرہ کے زیادہ ہموار ہے، اس لیے مزدلفہ کہتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام

اور سیّدہ حوّا کی اس جگہ ملاقات ہوئی اور ایک دوسرے کے معاون و مددگار بن گئے تھے۔ جب کہ تعارف اس سے پہلے میدان عرفات میں ہو چکا تھا۔[1]

(۲) علاوہ ازیں زلاف کے معنٰی اجتماع کے بھی ہیں۔ چوں کہ حجاج اس جگہ نمازِ مغرب اور عشاء جمع کر کے پڑھتے ہیں، اس لیے بھی اسے مزدلفہ کہتے ہیں۔ اس نام کا سبب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس مقام پر وقوف کر کے لوگ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں۔

(۳) اور یہ وجہ بھی ممکن ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام اور سیدہ حوا علیہا السلام ایک دوسرے کے قریب ہوئے تھے۔[2]

مسجد المشعر الحرام (مزدلفہ)

"المشعر الحرام" میں ایک عظیم مسجد بھی واقع ہے۔ مسجد المشعر الحرام کے قبلہ کی جانب ایک باغیچہ سفر حرمین شریفین کے دوران دیکھا۔ اس کے اندر آثار قدیمہ نظر آئے۔ ایک مکان کے چند کمرے بغیر چھت کے دیکھے۔ وہاں ایک شخص نے بتایا کہ مشہور یہ ہے کہ اس مقام پر حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کا قیام مزدلفہ میں رہا۔ واللہ اعلم

---

[1] اشعتہ اللمعات ج ۲ ص ۳۲۳

[2] تفسیر کبیر ج ۳ ص ۱۷۳۔ تفسیر نفسی ج ۱

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اس مقام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فَإِذَآ أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِندَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ [1]

اور جب عرفات سے واپس ہونے لگو تو مشعر الحرام (یعنی مزدلفہ) میں اللہ کا ذکر کرو۔

منیٰ

سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کا یہ نام اس وجہ سے مشہور ہوا کہ جب آدم علیہ السلام مناسکِ حج سے فارغ ہو کر حضرت جبرئیل علیہ السلام امین سے جدا ہونے لگے تو جبرئیل علیہ السلام نے دریافت کیا کہ آپ کی کوئی اور تمنا ہے؟ تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا اب صرف جنت کی تمنا ہے۔ اور لفظ منیٰ تمنّٰی سے مشتق ہے۔

علاوہ ازیں یہ وجہ بھی بیان کی گئی ہے۔ منیٰ بمعنی الدماء یعنی ایسی جگہ جہاں قربانی کے جانوروں کا خون بہایا جاتا ہے۔ [2]

منیٰ سے سرنگ مکہ تک

۱۳۹۳ھ مطابق ۱۹۷۳ء میں سعودی حکومت نے توسیع کا جو عظیم منصوبہ بنایا ہے، جس کی بابت منیٰ میں جنوب کی جانب واقع جبلِ شبیر کا

---

[1] پ ۲۔ البقرہ آیت ۱۹۸

[2] اخبار مکہ عنوان سمیت منیٰ۔ تاریخ مکہ ص ۴۴۹

بہت سا حصہ کاٹ کر کشادہ سڑکیں بنادی ہیں۔

مسجد خیف

منیٰ میں مسجد خیف کے قرب وجوار میں سینکڑوں انبیائے کرام علیہم السلام کے مزارات ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ ۵۰۰ انبیاء کرام مدفون ہیں۔ مسجد خیف کے قریب سے ایک سرنگ حرم شریف تک بنائی گئی ہے۔ جو تمام تر ائیر کنڈیشن اور بجلی کی ٹیوب سے منور ہے۔

اس میں نہایت کشادہ پختہ سڑک دو طرفہ بنی ہوئی ہے۔ تاکہ ایک طرف سے گاڑیوں والے حجاج اور دوسری طرف پیدل چلنے والے حجاج کو آسانی ہو۔ الحمد للہ کہ بندہ نے سفر حرمین شریفین ۱۹۹۲ء، ۱۹۹۵ء اور ۲۰۱۹ء میں منیٰ سے مکہ اور مکہ سے منیٰ تک پیدل احباب کے ساتھ سفر اس سڑک پر کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

۱۹۹۵ء کے سفر میں ملک طاہر اسلم صاحب اور اُن کے فرزند محمد ابو بکر صاحب بھی ہمراہ تھے اور امسال ۲۰۱۹ء کے سفر میں قاضی شاہد آصف صاحب اور مولانا مفتی راغب حسین صاحب کے ساتھ یہ سفر کرنا نصیب ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنی رضا نصیب کریں۔ (آمین)

۱۰ ذی الحجہ مزدلفہ سے منیٰ روانگی

(ا) صرف بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا ۱۰ ذی الحجہ کو واجب ہے۔ اس

واجب کو ادا کرنے کے لیے نمازِ فجر کے بعد مزدلفہ روانہ ہو کر پہلے خیمہ میں منیٰ پہنچے۔ پھر رمی جمار کے لیے روانہ ہوئے۔ اور وہاں پہنچ کر بڑے شیطان کو سات کنکریاں ماریں۔ اور ہر کنکری پر مارتے ہوئے سنت کے مطابق بسم اللہ اللہ اکبر کہا اور کنکری پھینکنے سے پہلے تلبیہ یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ پکارنا بند کر دیا۔

اور کنکریاں مارنے کے بعد سنت کے مطابق دعا کر کے متبادل واپسی کے راستہ سے باہر جا کر ریل پر سوار ہو کر واپس منیٰ کے خیمہ میں قیام کے لیے پہنچ گئے۔

(۲) قربانی واجب

قربانی کا واجب عمل مکمل کرنے کے لیے قربان گاہ جا کر پہلے وہاں سے قربانی کا بکرا خریدا اور اپنی موجودگی میں حکومت کی طرف سے مقرر کردہ افراد میں سے ایک فرد سے بکرا ذبح کرا کر اور گوشت وقف کر کے قربان گاہ سے واپس طوافِ زیارت کے لیے مکہ کی طرف سفر شروع کیا۔

(۳) حلق یا قصر (واجب)

مکہ پہنچ کر حلق یا قصر واجب کی ادائیگی کا عمل کرتے ہوئے بال سر کے صاف کرائے۔ اور احرام کھول دیا اور سلے ہوئے کپڑے پہن کر

خادم اہلسنت عبد الوحید الحنفی

طواف زیارت (فرض) کی ادائیگی کے لیے حرم مکہ کو روانہ ہوئے۔ اس سفر میں بندہ کے ساتھ قاضی محمد شاہد آصف آف بھیں ضلع چکوال کے ہم سفر تھے۔

(۴) طواف زیارت (فرض)

مکہ شریف حرم کعبہ میں پہنچ کر طواف زیارت کے سات چکر خانہ کعبہ کے گرد حجرِ اسود سے شروع کیے۔ پھر مقامِ ابراہیم کے قریب دوگانہ واجبِ طواف ادا کیے۔ اورآبِ زمزم پینے کے بعد صفا، مروہ کے درمیان سات چکر سعی کے لگائے۔

منیٰ میں واپسی

صفا، مروہ کی سعی مکمل کرنے کے بعد پھر منیٰ میں واپسی کا سفر شروع کیا۔ اور رات منیٰ میں خیمہ میں گزاری۔ اور یہاں باجماعت نمازیں ادا کیں۔

۱۱ ذی الحجہ، تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا

زوال کے بعد نمازِ ظہر ادا کر کے رمی جمار کے لیے روانہ ہوئے اور رمی جمار کرتے ہوئے، پہلے چھوٹے شیطان کو پھر درمیانے شیطان کو اور آخر میں بڑے شیطان کو سات سات کنکریاں مارنے کے لیے، ہر کنکری کے ساتھ بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَر پڑھا۔

اس طرح چوتھے دن کا عمل مکمل ہو گیا۔ اور واپس منیٰ خیمہ میں باقی نمازیں اپنے اپنے وقت پر ادا کر کے رات منیٰ میں گزاری۔

۱۲ ذی الحجہ تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا (واجب)

آج بھی زوال کے بعد نمازِ ظہر ادا کر کے تینوں شیطانوں کو اسی ترتیب سے کنکریاں ماریں، جس ترتیب سے ۱۱ ذی الحجہ کو ماری تھیں۔ اور واپس مکہ معظّمہ پیدل سفر شروع ہوا۔ الحمدللہ اس سفر میں جناب مولانا راغب حسین صاحب ابنِ مولانا قاضی ظہور حسین صاحب اظہر اور جناب قاضی شاہد آصف صاحب بھی ہم سفر تھے۔ اس طرح حج کا عمل مکمل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ یہ سفرِ حج مبرور کی صورت میں قبول اور منظور فرمائیں۔ (آمین)

عزیزیہ کی جامع مسجد میں قیام

مکہ معظّمہ پہنچنے سے پہلے راستہ میں نمازِ عصر ادا کرنے کے لیے مسجد میں پہنچے تو وہاں حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب سومرو، خلیفہ مجاز حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہو گئی۔ نمازِ عصر کی ادائیگی کے بعد قیام گاہ میں جا کر آرام کیا۔ اور ۱۳ ذی الحجہ کو مکہ معظّمہ کے لیے روانہ ہو گئے۔

حج کے دوران قیام گاہ العزیزیہ بلڈنگ ۸۰۲، مکتب ۱۰۸ اور کمرہ نمبر

۴ تھا، اور منزل نمبر ۵ تھی۔ اور حرم سے العزیزیہ تک ہر دس منٹ کے بعد بس کی آمد و رفت مسلسل جاری تھی۔ اس طرح الحمدللہ صبح سحری کے وقت العزیزیہ سے بس پر سفر کر کے رات کو تہجد سے پہلے پہلے حرم میں پہنچے اور طواف کرنے کا قیام مکہ کے دوران معمول جاری رہا۔ اور اکثر اشراق کے بعد قیام گاہ پر واپسی ہوتی، وہاں کچھ دیر آرام کرنے کے بعد پھر بس پر حرم کو روانگی ہوتی اور ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی نماز حرم میں ادا کرنے کے بعد قیام گاہ کی طرف جانے کا معمول رہا۔ کہ زیادہ سے زیادہ وقت حرم کعبہ میں گزرے۔

حرم میں محمد مکی صاحب کا درس

ایّامِ حج میں آخری چھت پر حرم شریف میں حضرت مولانا محمد مکی صاحب کا نمازِ مغرب کے بعد درس ہوتا، جو کہ اذانِ عشاء تک جاری رہتا۔ اس میں شرکت کی کئی بار سعادت نصیب ہوئی۔ اور اُن سے مصافحہ کرنے کا بھی اللہ تعالیٰ نے موقع دیا۔ ماشاءاللہ وہ حرم شریف میں وعظ اور تبلیغ میں مذہب اہل السنت والجماعت فقہ حنفی کی ترجمانی کا خوب حق ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے یہ سلسلہ جاری رکھنے کی سعادت نصیب کریں۔ (آمین)

مسجد عائشہ سے عمرہ

قیام مکہ کے دوران مسجد عائشہ سے احرام باندھ کر عمرہ کرنے کی بھی اللہ تعالیٰ نے سعادت نصیب کی۔

مسجد عائشہ تک جانے کے لیے حرم سے باب عمرہ سے نکل کر سامنے روڈ پر آئیں تو وہاں او منی بس کے ذریعہ دو ریال کرایہ پر جاسکتے ہیں۔

احرام رہائش گاہ سے باندھ کر بھی جاسکتے ہیں یا ساتھ لے جائیں اور مسجد عائشہ سے باندھ لیں، دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت کر سکتے ہیں۔

مقدس مقامات کا سفر

(ا) مکہ مکرمہ میں مقدس مقامات میں حرم سے مشرق کی طرف باب اسلام سے نکلیں تو سامنے ایک بلڈنگ نظر آئے گی، جو کہ مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

بظاہر یہ ایک لائبریری ہے، لیکن اس کے اندر تہہ خانہ میں وہ مکان محفوظ ہے۔ جہاں رحمت للعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تھی۔ اس مبارک جگہ کی بھی بار بار زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

(۲) جنت المعلیٰ

اِس لائبریری سے راستہ جنت المعلیٰ قبرستان میں جاتا ہے۔ اور راستہ میں

مسجد جن مسجد الرایہ بھی آتی ہیں۔ یہ مساجد نماز کے وقت کھلتی ہیں۔ الحمدللہ ان مساجد میں بھی جانے کی سعادت ملی۔ اور مسجد جن میں تو کئی نمازیں ادا کرنے اور وہاں بیٹھ کر سورۃ جن کثرت سے پڑھنے کی بھی توفیق نصیب ہوئی۔ کئی بار جنت المعلیٰ میں جاکر سلام عرض کیا۔ جس میں ہزاروں صحابہ کرام رضی اللہ عنہ مدفون ہیں۔ اور جہاں حضرت ام المؤمنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند حضرت قاسم اور حضرت طیب، طاہر کے مزار بھی ہیں۔ یہاں حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور دعا کی۔

حضرت حاجی امداد اللہ مکی کی قبر مبارک

حضرت ام المؤمنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کے مزار کے باہر جالیوں کے سامنے جہاں سلام کے لیے کھڑے ہوتے ہیں، دائیں ہاتھ راستہ کے کونہ میں ایک قبر کا پتھر نظر آئے گا۔ یہ حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر رحمۃ اللہ علیہ مکی کی قبر ہے۔ اور ساتھ دوسری قبر کا پتھر حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ یہاں بھی سلام عرض کرنے اور

ایصالِ ثواب کے لیے تلاوت کرنے کی سعادت ملی۔

جنت المعلیٰ میں قبورِ صحابہ رضی اللہ عنہ

جنت المعلیٰ میں ہزاروں صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے مزارات ہیں۔ جن میں خلیفہ ششم حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ شہید حرم کا بھی مزار ہے، لیکن نشاندہی کرنے والا نہ ملا۔ اس لیے اجتماعی دعا اور ایصالِ ثواب کر دیا گیا۔ ایک پہلے سفر میں ایک ساتھی نے نشاندہی کی تھی اور حضرت اسماء بنتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی قبر دکھائی تھی۔ لیکن اس سفر میں وہ نشانات مٹ چکے تھے۔

سفرنامہ طائف

مکہ مکرمہ سے ۲۰ ذی الحجہ ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۱ اگست ۲۰۱۹ء بروز بدھ نمازِ فجر کے بعد طائف کے سفر پر روانہ ہوا۔ راستہ میں وادیٔ جن میں بس نے سٹاپ کیا۔ وہاں سفر طائف کے دوران ایک مقام پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرتے ہوئے تلاوت قرآن کی تھی۔ جس کو سُن کر جنات کا ایک وفد حاضر ہوا اور مسلمان ہوا۔ وہاں ایک مسجد قائم ہے، جس میں نفل ادا کیے گئے۔

اس کے بعد طائف پہنچے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے مزار کے باہر سلام کیا اور ایصال ثواب کیا۔ اور جامع مسجد عبداللہ بن

عباس رضی اللہ عنہ میں نفل ادا کر کے واپس روانہ ہوئے۔ اس موقع پر آثارِ قدیمہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے مکان کی دیواریں، جو اَب بغیر چھت کے اب تک موجود ہیں، اُن کی زیارت کی۔ اس طرح وہ باغ دیکھا، جس میں آپ ﷺ نے طائف کے سفر میں آرام کیا تھا۔ اور وہ مقامات دیکھے جہاں آپ ﷺ پر کافر سرداروں کی جانب سے پتھر برسائے گئے تھے۔

طائف سے واپسی پر عمرہ

طائف سے واپسی پر راستہ میں حدودِ حرم میں داخلہ سے قبل جعرانہ میقات سے عمرہ کے لیے احرام باندھا اور اس طرح مکہ پہنچ کر عمرہ ادا کیا گیا۔

خادم اہلسنت عبدالوحید

غارِ حراء کا سفر

غارِ حراء کا سفر تو کئی بار نصیب ہوا ہے۔ امسال بھی غارِ حرا پر جانے اور وہاں قدرتِ الٰہی کے مناظر دیکھنے کا خوب موقع ملا۔ تفصیل ۱۹۹۵ء کے سفر نامہ میں آپ پڑھ چکے ہوں گے۔

غارِ ثور کا سفر

غار ثور کا سفر بھی کئی بار نصیب ہوا ہے۔ اس سفر نامہ کی تفصیل بھی آپ ۱۹۹۲ء اور ۱۹۹۵ء کے سفر نامہ میں پڑھ چکے ہوں گے۔ اگر ابھی

تک نہیں پڑھ سکے، تو وہاں پڑھ لیں۔

سفر نامہ طائف کا اجمالی تذکرہ تو اوپر تحریر میں آپ پڑھ چکے ہیں۔ طائف کا تفصیلی تذکرہ بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ تاریخِ اسلام میں حضور ﷺ کے طائف کے دو سفر، ایک تبلیغ کے لیے تشریف لے جانا اور ایک طائف کی فتح کا منظر سبق آموز ہیں۔

سفرِ طائف کے چند تاریخی مناظر

طائف حجاز کا ایک مشہور شہر ہے جو کہ مکہ سے مشرق کی طرف، کم و بیش ۹۵ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اور یہ پہاڑ پر واقع ہے اور صحت افزاء مقام ہے۔ اور یہ وہ مقام ہے کہ ۲۷ شوال ۱۰ نبوی ﷺ مطابق جنوری ۶۲۰ء میں حضور ﷺ اپنے متبنّیٰ زید بن حارث رضی اللہ عنہ کو ہمراہ لے کر تبلیغ کے لیے طائف کی طرف روانہ ہوئے۔ تاکہ قبیلہ ثقیف کے لوگوں کو دعوتِ اسلام دیں۔

طائف پہنچ کر آپ ﷺ، قبیلہ ثقیف کے سرداران کو ملے، جو تین بھائی تھے۔ (۱) عبد یالیل بن عمرو (۲) مسعود بن عمرو (۳) حبیب بن عمرو بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن بجیرہ بن عوف بن ثقیف، یہ طائف کے سردار تھے۔ ان میں سے ایک کی زوجیت میں قریش کی شاخ بنی جمع کی ایک عورت تھی۔ ان تینوں کو اللہ کی جانب دعوت دی اور اشاعتِ

خادم اہلسنت عبد الوحید

7086

اسلام کے لیے ان کو نصرت کرنے کی ترغیب دی۔ لیکن انہوں نے دعوت کو قبول نہ کیا۔[1]

اُن میں سے ایک نے کہا کہ اگر اللہ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے تو میں اس لحاظ سے آپ کو جواب دینا مناسب نہیں سمجھتا۔ کہ اس میں میرے لیے خطرہ ہے اور اگر آپ اللہ پر افتراء کر رہے ہیں تو بھی مجھ پر لازم ہے کہ آپ سے بات نہ کروں۔ رسول اللہ ﷺ ان سے مایوس ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُن سے فرمایا کہ جو کچھ میں نے تم کو بتایا ہے، اُسے راز میں رکھنا۔

اِذْ فَعَلْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ فَاكْتُمُوْا عَنِّ

جب کہ تم نے کیا، جو کیا مجھ سے،

کیوں کہ حضور ﷺ چاہتے تھے کہ کوئی ہنگامہ آرائی نہ کریں۔ لیکن انہوں نے یہ گفتگو راز میں نہ رکھی، بلکہ انہوں نے اپنے غلاموں اور اوباش لوگوں کو آپ ﷺ کے خلاف بھڑکایا۔ جنہوں نے آپ ﷺ پر پتھر برسائے اور آپ ﷺ کے خلاف شور و غوغا کیا، جس پر اور لوگ بھی جمع ہو گئے اور آپ ﷺ پر حملہ آور ہو گئے۔

[1] طائف کے ایک سردار، عروہ بن مسعود ثقفی کی زوجہ آمنہ قریش مکہ کے سردار ابوسفیان کی بیٹی تھی۔ عروہ بن مسعود ثقفی قریش کے سفیر بن کر حدیبیہ میں بھی گئے تھے، فتح مکہ کے بعد اسلام لے آئے۔

آپ ﷺ پر اس قدر پتھراؤ کیا گیا کہ آپ ﷺ کے جسمِ اطہر سے اس قدر خون نکلا کہ آپ ﷺ لہو لہان ہو گئے اور آپ کے جوتے مبارک خون سے بھر گئے۔

جب غنڈے آپ ﷺ کو شہر سے دور چھوڑ کر واپس چلے گئے تو آپ ﷺ کو قدرے اطمینان نصیب ہوا۔ تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی اور اللہ سے التجا کی۔

اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ اَشْكُوْ ضَعْفَ قُوَّتِيْ وَ قِلَّتَ حِيْلَتِيْ وَ هَوَانِيَ عَلَى النَّاسِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ أَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ وَ أَنْتَ رَبِّيْ إِلٰى مَنْ تَكِلُنِيْ إِلٰى بَعِيْدٍ يَتَجَهَّمُنِيْ أَمْ إِلٰى عَدُوٍّ مَلَّكْتَهُ أَمْرِيْ إِنْ لَمْ يَكُنْ بِكَ عَلَيَّ غَضَبٌ فَلَا اُبَالِيْ وَ لٰكِنَّ عَافِيَتَكَ هِيَ أَوْسَعُ لِيْ أَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ أَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَ صَلَحَ عَلَيْهِ أَمْرُ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ مِنْ أَنْ تُنْزِلَ بِيْ غَضَبَكَ أَوْ تُحِلَّ عَلَيَّ سَخَطَكَ لَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ[1]

"یااللہ! میں اپنی کمزوری، بے تدبیری اور لوگوں میں اپنی ذلت کی شکایت تجھ ہی سے کرتا ہوں۔ اے رحم کرنے والوں میں سب سے

---

1 تاریخ اسلام، تاریخ طبری

زیادہ رحم کرنے والے، تو کمزوروں کو ترقی پر پہنچانے والا ہے۔ اور تو میری بھی پرورش کرنے والا ہے، تو مجھے کس کے حوالے کر رہا ہے (کیا) ایسے دور والے کے جو میرے ساتھ ترش روی سے پیش آتا ہے۔ یا ایسے دشمن کے، جس کو میرے معاملے کا مالک بنا دیا ہے۔ اگر مجھ پر تیرا غصہ نہیں ہے تو پھر میں کوئی پروا نہیں کرتا۔ مگر تیرا احسان میرے لیے بہت وسیع ہے۔ میں تیرے چہرے کے اس نور کی پناہ لیتا ہوں، جس سے دنیا و آخرت کا معاملہ درست ہو گیا۔ اس بات سے کہ مجھ پر تیرا غضب نازل ہو، یا مجھ پر تیری خفگی ہو (مجھے تیری ہی رضامندی کی طلب ہے۔ حتیٰ کہ تو راضی ہو جائے اور تیرے سوا کسی میں، نہ کوئی ضرر دور کرنے کی وقت ہے اور نہ نفع حاصل کرنے کی۔"

یادگار جگہ پر مسجد

آج بھی اس جگہ پر ایک چار دیواری میں ایک مسجد بطور یادگار موجود ہے۔ حجاج جب سفر طائف کرتے ہیں، اس مقام پر اگر موقع ملے تو دعا اور نفل ادا کرتے ہیں۔ اور وہ پتھر کی چٹان موجود ہے، جس پر آپ ﷺ نے قیام کیا تھا۔

طائف کا باغ

جب آپ ﷺ طائف شہر سے نکل کر باہر ایک باغ کی دیوار کے ساتھ بیٹھے تو عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ، جو اس باغ کے مالک تھے، حضور ﷺ کے ساتھ اُن بد کرداروں کا سلوک دیکھ رہے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں میں رحم اور انسانیت کا جذبہ پیدا کر دیا۔ انہوں نے اپنے ایک نصرانی غلام "عداس" سے کہا کہ انگور کا ایک خوشہ لے کر تھالی میں رکھ، اور ان کے پاس لے جاؤ تا کہ وہ اس کو کھائیں۔ عداس نے ویسا ہی کیا، وہ خوشہ لے کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے جا کر رکھ دیا اور پھر آپ ﷺ سے کہا کہ کھایئے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اس پر ہاتھ ڈالا تو فرمایا بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ "عداس" آپ ﷺ کی صورت دیکھنے لگا اور کہا کہ یہ تو ایسی بات ہے کہ یہاں کے لوگ نہیں کہا کرتے۔ حضور ﷺ نے پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو اور آپ کا دین کیا ہے؟ اُس نے کہا کہ میں نصرانی ہوں اور نینوا کا رہنے والا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تم یونس بن مطیع کی بستی کے رہنے والے ہو۔

"عداس" نے کہا: آپ کو کیا خبر کہ یونس بن مطیع کون تھے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ میرے بھائی نبی تھے۔ اور میں بھی نبی ہوں۔ یہ سنتے ہی "عداس" جھک کر حضور ﷺ کے سر، ہاتھ اور پاؤں چومنے لگا۔

ربیع کے دونوں بیٹوں نے اپنے غلام سے کہا، تجھے کیا ہو گیا ہے کہ ان کا سر، ہاتھ اور پاؤں چومنے لگا ہے۔ اُس نے کہا: اے میرے سردار انہوں نے مجھے ایسی بات بتائی ہے، جسے نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

آں حضرت ﷺ کی طائف سے واپسی

اس تبلیغی سفر میں تقریباً دس دن کا قیام طائف میں رہا۔ پھر آپ ﷺ واپس مکہ روانہ ہوئے۔

طائف سے واپسی کے دوران وادئ نخلہ میں جنات نے قرآن سنا

جب آپ ﷺ راستہ میں نخلہ کے مقام پر پہنچے اور رات کو آپ ﷺ نماز پڑھنے لگے۔ تو آپ کے پاس سے جنّات کی وہ جماعت گزری جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۂ جن میں کیا ہے۔

وہ سات جن نصیبین کے رہنے والے تھے، وہ آپ ﷺ کی تلاوت سنتے رہے۔ اور جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ جن اپنی قوم کی طرف واپس ہوئے، تو اپنی قوم کو ڈرایا اور خود انہوں نے ایمان اختیار کیا۔ اور جو کچھ سُنا تھا، اس کو قبول کیا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی خبر آپ ﷺ کو دی۔ اور فرمایا:

وَ اِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ...... الخ

اے نبی ﷺ اُس وقت کو یاد کر، جب ہم نے تیری جانب جنوں کو مائل کر دیا کہ وہ قرآن سُن رہے تھے۔

پھر فرمایا: قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ۔......

اے نبی ﷺ! کہہ کہ میری جانب وحی آئی ہے، کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن سُنا۔

- الحمدللہ کہ اِس سفر طائف میں بندہ کو اس وادی میں کچھ دیر ٹھہرنے اور وادی کی مسجد میں نمازِ نفل ادا کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

نخلہ سے غارِ حراء میں واپسی

حضور ﷺ نے طائف سے واپسی پر چند روز نخلہ میں قیام کیا تھا۔ پھر غارِ حراء میں تشریف لائے۔ اور مکہ میں مطعم بن عدی کے پاس پیغام بھیجا کہ مجھ کو اپنی حمایت میں لے سکتے ہو تو میں مکہ آ جاؤں۔ عرب کا شعار تھا کہ جب کوئی اُن سے طالب حمایت ہوتا، تو گو دشمن بھی ہوتا انکار نہیں کر سکتے تھے۔ مطعم نے جواباً پیغام بھیجا کہ آپ ﷺ مکہ میں تشریف لے آئیں، میں تشریف آوری پر آپ کی حمایت اور نصرت کروں گا۔ اور اپنے بیٹوں کو بلا کر کہا کہ ہتھیار لگا کر حرم کے پاس جاؤ اور خود بھی اونٹ پر آپ کے ساتھ سوار ہو کر حرم کے پاس آیا اور پکارا کہ

میں نے محمد (ﷺ) کو پناہ دی ہے۔

آں حضرت ﷺ حرم میں نماز ادا کر کے اپنے گھر تشریف لے گئے۔ اور اس کے بیٹے آپ ﷺ کو تلواروں کے سایہ میں لائے۔

حدود حرم کعبہ شریف

خانہ کعبہ سے شمال میں ۵ء۷ کلومیٹر تنعیم۔

شمال مشرق میں ۸ء۱۲ کلومیٹر نخالہ

مغرب میں ۲۲ کلومیٹر حدیبیہ

جنوب میں ۱۶ کلومیٹر اوجان

شمال مشرق میں ۲۲ کلومیٹر جعرانہ

ارضِ مکہ مکرمہ کی پیدائش

امام واحدی رحمۃ اللہ علیہ نے بسیط میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے، کہ مکہ مکرمہ کی سرزمین خالقِ کائنات نے زمین کے دوسرے اجزاء کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے پیدا فرمائی۔ اور اس کے چار رکن یعنی بنیادیں ساتویں زمین تک گہری تھیں۔[1]

(۲) كَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ۔ اللہ کا عرش پانی کے اوپر تھا، کے ضمن میں مصنف عبد الرزاق میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت مذکور

---

1 تفسیر کبیر علامہ ابنِ رازی ج ۳ ص ۶ و تفسیر طبری ج ۴

ہے کہ ہر ایک چیز کی پیدائش سے پہلے اللہ جل شانہٗ نے پانی پیدا فرمایا۔ اور پانی کو ہوا پر ٹھہرایا۔

(۳) عطاء سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کریم نے ایک ہوا بھیجی جس سے پانی میں ہلچل پیدا ہو گئی اور اس حرکت سے اپنی قدرت کاملہ کے ساتھ بیت اللہ والی جگہ قُبّہ نما کا ایک ٹیلہ پیدا فرما دیا۔ اسی جگہ دو ہزار سال بعد بیت اللہ شریف بنایا گیا۔ اسی وجہ سے اس شہر کو اُمّ القریٰ (شہروں کی ماں) کہا جاتا ہے۔[1]

(۴) بیت اللہ القریٰ اور بیت المعمور کا سایہ

ایک روایت میں ہے کہ مکہ مکرمہ روئے زمین کے وسط میں واقع ہے، اور یہ زمین کی ناف ہے۔ اس لیے اسے اُمّ القریٰ کہا جاتا ہے اور یہ بیت المعمور کا سایہ ہے۔[2]

مکہ مکرمہ کا محل وقوع

مکہ مکرمہ کا طول بلد ۴۰ درجہ، عرض بلد ۲۱ درجہ ۳۸ دقیقہ اور سطح سمندر سے ارتفاع ۲۸۰ میٹر ہے۔[3]

---

1 مصنف عبد الرزاق ج۵ ص ۹۰

2 تفسیر کبیر ج۳ ص ۹۰

3 تاریخ القدیم ج۱ ص ۲۹

مکہ مکرمہ کی سطح سمندر سے بلندی

اس مقدس شہر کے بعض دوسرے مقامات کا ارتفاع:

مکہ مکرمہ میں محلہ جزول سطح سمندر سے ۲۷۸ میٹر بلند ہے۔

مکہ مکرمہ میں جبلِ ابو قبیس سطحِ سمندر سے ۴۲۰ میٹر بلند ہے۔

مکہ مکرمہ میں جبلِ حراء کا بالائی حصہ سطحِ سمندر سے ۶۳۴ میٹر بلند ہے۔

مکہ مکرمہ میں جبلِ ثور نشیبی علاقہ میں سطحِ سمندر سے ۷۵۹ میٹر بلند ہے۔

مکہ مکرمہ میں صفا مروہ سطحِ سمندر سے ۳۷۵ میٹر بلند ہے۔

عرفات میں جبلِ رحمت سطحِ سمندر سے ۳۴۰ میٹر بلند ہے۔

عرفات کے مشرق میں جبلِ سعد سطحِ سمندر سے ۷۳۶ میٹر بلند ہے۔[1]

طائف شہر اور اس نام کا سبب

طائف ایک بڑا شہر ہے، اور اُس وقت بھی بڑا شہر تھا۔ جس میں انگوروں اور کھجوروں اور دوسرے پھلوں کی کثرت ہے۔

اور عرب کا بڑا زرخیز اور شاداب علاقہ ہے، جہاں کی آب و ہوا بھی

1 تاریخ القدیم ج ۱ ص ۱۹

7095

بہت اچھی ہے اور ٹھنڈا علاقہ ہے۔ چناں چہ اس وقت بھی عرب کے دولت مند لوگ گرمی کا موسم گزارنے کے لیے اس شہر میں آیا کرتے تھے۔

(۲) ایک قول یہ بھی ہے کہ اس شہر کو طائف کہنے کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے اس شہر کے گرد دیوار بنا کر اس کے گرد طواف کیا تھا، اور اپنی حفاظت کا انتظام کیا تھا۔ اس لیے اس کو طائف کہا جانے لگا۔

طائف کے قلعہ کا معاصرہ، طائف کا دوسرا سفر

فتح مکہ کے بعد رسول اللہ ﷺ شوال ۸ھ میں غزوہ حنین کے لیے مکہ سے طائف کی طرف روانہ ہوئے۔ مجاہدین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد ۱۲۰۰۰ ہزار تھی۔ مکہ مکرمہ اور قرب و جوار کے قبائل سے جو حال ہی میں اسلام لائے تھے، اس فوج میں شامل ہو گئے۔ اس طرح آپ ﷺ کے غزوات میں سے یہ غزوہ حنین چھبیسواں غزوہ تھا۔ جس کا قرآن میں ذکر ہے:

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ [1]

اللہ تعالیٰ نے بہت سے مواقع پر تمہاری نصرت کی، اور حنین کے دن۔

---

[1] التوبہ آیت ۲۵

ثُمَّ اَنْزَلَ اللهُ سَکِیْنَتَهٗ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَنْزَلَ جُنُوْدًا لَمْ تَرَوْهَا وَ عَذَّبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ذٰلِكَ جَزَاءُ الْکَافِرِیْنَ[1]

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مومنوں پر سکینہ نازل فرمائی اور ایسے لشکر نازل فرمائے جن کو تم نہیں دیکھ سکتے تھے۔ کافروں کو عذاب دیا اور یہی کافروں کی سزا ہے۔

محل وقوع طائف کی سمت

وادیٔ حنین ذوالمجاز کے قریب ایک میدان ہے، جو مکہ سے ۱۷ کلومیٹر طائف کی سمت میں واقع ہے۔

ان علاقوں میں قبائل ہوازن اور ثقیف آباد تھے۔ جب اہلِ ایمان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دس ہزار کے قدوسی لشکر نے مکہ فتح کر لیا تو اِن علاقوں میں موجود قبائل نے الٹا اثر لیا۔ یہ قبائل یکجا ہو کر مکہ مکرمہ پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ جب اُن کی اس تیاری کی اطلاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم حنین پر حملہ کے لیے طائف کی طرف روانہ ہوئے۔

مجاہدین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ۱۲۰۰۰ کے لشکرِ جرار نے پوری قوت

1 التوبہ آیت ۲۶

سے قبائل پر حملہ کر دیا۔ اللہ کی نصرت ہوئی اور کافر لوگ بھاگ کر طائف میں جاکر قلعہ بند ہو گئے۔

قبائل کے بھاگ جانے کے بعد یہ علاقہ فتح ہو گیا اور مالِ غنیمت اکٹھا کیا گیا۔ ان میں چھ ہزار (٦٠٠٠) کافر قیدی بنا لیے گئے۔

اور مالِ غنیمت میں چار ہزار اوقیہ چاندی، چوبیس ہزار اونٹ، چالیس ہزار بکریاں اور دیگر بہت سا مال جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے، اہل ایمان کو ملا۔ یہ تمام آپ ﷺ نے جعرانہ منتقل کر دیا تھا۔

آپ ﷺ مع صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے لشکرِ جرار کے اُن کے تعاقب میں کچھ آگے گئے، پھر واپس خیمہ میں تشریف لائے۔

اور طائف کے قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ آپ ﷺ یہاں بنی ہوازن کے تعاقب میں آئے، جو کہ بھاگ کر قلعہ بند ہو گئے تھے۔ قلعہ کے اندر پانی کی بہتات تھی، یہ قبائل اپنے ہمراہ ایک سال کے لیے سامانِ خورد و نوش اور اسلحہ لے کر قلعہ بند ہوئے تھے۔ اور قلعہ میں آنے والے تمام راستے بند کر دیے۔

اللہ کی طرف سے ابھی طائف پر حملہ کی اجازت کا حکم نہیں آیا تھا۔ اس لیے طائف کے محاصرہ کو کافی دن گزر گئے۔ تو آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ: یا رسول اللہ ﷺ آپ کو کیا رکاوٹ ہے کہ آپ طائف والوں پر فیصلہ کُن حملہ نہیں فرما رہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیں ابھی تک طائف والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا حکم نہیں ملا۔ میرا خیال ہے کہ ہم اس وقت اس شہر کو فتح نہیں کریں گے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کیا میں واپسی کے لیے کوچ کا اعلان کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اعلان کر دیں۔

طائف سے جعرانہ واپسی

ذیقعدہ ۸ھ سے ایک دن پہلے آپ ﷺ نے مجاہدین کو حکم فرمایا کہ محاصرہ اٹھا کر واپس چلیں۔ چناں چہ سب لشکر آپ ﷺ کے ہمراہ جعرانہ پہنچ گیا۔ یہاں آپ ﷺ نے طائف والوں کے لیے ہدایت کی دُعا فرمائی۔

"اے اللہ! ثقیف کو ہدایت فرما اور ان کو ایمان سے سرفراز فرما"

آپ نے ۱۵ دن تک جعرانہ میں قیام فرمایا اور انتظار کیا کہ اہلِ طائف میں سے کوئی آ جائے، جب کوئی نہ آیا تو پھر آپ ﷺ نے مالِ غنیمت تقسیم کر دیا۔

ان ۶۰۰۰ قیدیوں میں آپ ﷺ کی دودھ شریک بہن شیماء بھی تھی۔ چناں چہ شیماء، حلیمہ سعدیہ کی بیٹی آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں کہ: یارسول اللہ ﷺ! میں آپ کی بہن ہوں۔ آپ ﷺ

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

نے فرمایا اگر تم سچی ہو تو تمہارے وہ نشان بھی ہو گا، جو مٹ نہیں سکتا؟

یہ سُنتے ہی شیماء نے اپنے زخم کا وہ نشان دکھلاتے ہوئے کہا: ہاں! یا رسول اللہ ﷺ اُس وقت آپ چھوٹے سے تھے اور میں گود میں لیے ہوئے تھی۔ تو اس جگہ آپ نے میرے کاٹ لیا تھا!

آپ ﷺ نے وہ نشان دیکھ کر پہچان لیا۔ غرض شیماء کو پہچان لینے کے بعد آپ ﷺ فوراً کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ان کے لیے اپنی چادر بچھائی اور انہیں اس پر بٹھایا اور اپنی بہن کی عزت و تکریم کی۔

اُس وقت رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو بھرے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے شیماء سے ان کے والد اور والدہ کے متعلق پوچھا۔ جس پر انہوں نے بتلایا کہ دونوں کا انتقال ہو چکا ہے۔ ساتھ ہی آں حضرت ﷺ نے فرمایا: تم جو کچھ مانگو گی وہ دیا جائے گا۔ اور جس بات کی سفارش کرو گی، قبول کی جائے گی۔

شیماء کے ذریعہ قیدیوں کی رہائی کی سفارش

قبیلہ کے لوگوں نے شیماء سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ آپ کے بھائی ہیں، اُن سے ہماری سفارش کریں۔ شیماء بنت حارث نے رسول اللہ ﷺ سے قیدیوں کو مانگا اور رہا کرنے کی سفارش کی۔ ان قیدیوں کی تعداد چھ ہزار (۶۰۰۰) تھی۔ آں حضرت نے یہ سب قیدی شیماء کو ہبہ کر دیے

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

اور شیماء نے ان سب کو چھوڑ دیا۔

اس سے زیادہ شریفانہ معاملہ آج تک کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ اور شیماء سے زیادہ کوئی عورت اپنی قوم کے لیے بابرکت ثابت نہیں ہوئی۔[1]

شیماء کو انعام واکرام

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کو اختیار دے دیا کہ چاہے یہاں ٹھہر جائیں اور اگر چاہیں تو وطن کو چلی جائیں۔

اگر چاہو تو میرے پاس تمہاری عزت و محبت ہے اور اگر چاہو تو مال و دولت دے کر تمہاری قوم کے پاس واپس بھیج دوں۔ شیماء نے کہا کہ ہاں آپ مجھے میری قوم میں واپس بھیج دیں۔ آں حضرت ﷺ نے ان کو ایک غلام عطا فرمایا۔ جس کا نام مکحول تھا اور خدمت کے لیے ایک باندی عنایت فرمائی۔ نیز بہت سا مال اور بکریاں عنایت فرمائیں۔

رسول اللہ ﷺ کے پاس بنی ہوازن کا وفد بھی آیا، اس میں چودہ آدمی تھے اور سب کے سب مسلمان تھے۔ ان کے وفد کے سربراہ زبیر ابن صرد تھے۔ ان لوگوں نے آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ان پردہ نشینوں میں آپ کی پھوپھیاں، آپ کی خالائیں اور آپ کی دودھ پلانے والیاں اور پالنے والیاں ہیں۔ کیوں کہ آپ کی دایہ قبیلہ ہوازن

---

[1] سیرت حلبیہ ج ۳ ص ۳۸۵

سے ہی تھیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارا انتظار کرتا رہا، آخر میں نے سمجھا کہ تم لوگ نہیں آؤ گے۔ کیوں کہ طائف سے واپسی پر جعرانہ میں دس پندرہ دن تک بنی ہوازن کا انتظار فرمایا تھا۔

قیدیوں کی رہائی کی درخواست

بنی ہوازن نے عرض کیا: ہمیں مال و دولت کی ضرورت نہیں۔ آپ ہماری عورتوں اور ہمارے بچوں کو ہمیں واپس دے دیں، ہمیں وہی زیادہ عزیز ہیں۔ ہم بکریوں اور اونٹوں اور مال و دولت کے متعلق کچھ نہیں کہتے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

آں حضرت ﷺ نے بنی ہوازن سے فرمایا: جہاں تک میرے اور بنی عبدالمطلب کے حصے کا تعلق ہے، وہ تمہیں دیا۔

یہ سنتے ہی تمام مہاجرین و انصار نے بھی اعلان کیا کہ جو ہمارا ہے، وہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بنی ہوازن کو آزاد کر دیا۔ غرض اس طرح بنی ہوازن کو ان کے تمام قیدی ۶۰۰۰ جو تھے، واپس کر دیے گئے۔[1]

اور رسول اللہ ﷺ نے ہر قیدی کو ایک ایک کتان کا لباس پہنچایا۔

---

[1] سیرت حلبیہ ج۳ ص ۳۹۱

بنو ہوازن کے سردار مالک بن عوف کا اسلام لانا

طائف کے قلعہ میں اُن کے سرداد تیس سالہ نوجوان مالک بن عوف کو جب آپ ﷺ کی اُن کی قوم کے ساتھ بے انتہا شریفانہ اور میانہ سلوک کی خبر پہنچی۔ اور یہ پیغام پہنچا کہ اُس کو کہہ دو کہ اگر وہ میرے پاس مسلمان ہو کر آجائے تو میں اُس کے گھر والے اور مال واسباب اس کا واپس لوٹا دوں گا۔ اور اس کے علاوہ سو اونٹ مزید دوں گا۔ مالک بن عوف کا مال و اساباب آپ ﷺ نے تقسیم سے روک لیا تھا۔ مالک بن عوف نے قلعہ سے نکل کر گھوڑا پکڑا اور اُسے ایڑی لگا دی۔ یہاں تک کہ وہ جعرانہ میں آں حضرت ﷺ تک پہنچ کر مسلمان ہو گئے۔ جس کے بعد آپ ﷺ نے اُن کے گھر والے اور ان کا مال انہیں واپس کر دیا۔ اور آپ ﷺ نے ان کو بنی ہوازن کے مسلمانوں پر اپنا قائم مقام امیر بنا دیا۔ مالک بن عوف نے طائف کے قرب و جوار میں فتوحات کرتے اور مالِ غنیمت جو حاصل ہوتا، اس میں سے پانچواں حصہ وہ رسول اللہ ﷺ کو بھیجا کرتے تھے۔[1]

جعرانہ سے عمرہ

اس کے بعد آں حضرت ﷺ نے جعرانہ میں ہی عمرہ کے لیے احرام

---

[1] طائف میں بنی ثقیف کے ایک سردار عروہ بن مسعود ثقفی تھے جو کہ بعد میں مسلمان ہو گئے۔ ابو سفیان کی بیٹی آمنہ اُن کی زوجہ تھی۔ (سیرت حلبیہ ج۳ ص ۳۹۳ علامہ برہان الدین)

باندھا، اور وہاں سے مکہ روانہ ہو کر رات کو مکہ پہنچے اور حرم میں داخل ہوئے۔ آپ مسلسل تلبیہ یعنی لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ...... پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ نے حجراسود کو بوسہ دیا۔ عمرہ کے بعد آپ ﷺ نے سر منڈوایا۔ یہ عمرہ آپ ﷺ نے جعرانہ میں تیرہ دن ٹھہرنے کے بعد کیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں سے ستر انبیاء کرام عمرہ کے لیے گئے ہیں۔[1]

فتح مکہ کے بعد جب آپ نے حنین کی طرف پیش قدمی کی تو دس ہزار کے قدوسیوں کے لشکر کے ساتھ، مکہ سے نئے نئے مسلمان ہونے والے دو ہزار مسلمان مزید لشکر میں شامل ہو گئے تھے۔

اللہ نے حنین اور طائف کی فتح کے موقع پر جو مالِ غنیمت دیا، وہ آپ ﷺ نے مجاہدین میں تقسیم کیا۔ اور خمس کا پانچواں حصہ نئے نئے مسلمان ہونے والوں میں تقسیم کیا۔ جس کا اختیار رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے حکم خمس میں دیا گیا ہے۔ کہ آپ ﷺ جس کو چاہیں، جتنا چاہیں دے سکتے ہیں۔ اور باقی چار حصے مجاہدین میں حسبِ قاعدہ فوج میں تقسیم کیے گئے۔

خمس بیت المال اور غربا و مساکین کے لیے رکھا گیا۔ فتح مکہ کے موقع پر نئے جو دو ہزار افراد اور مکہ کے رؤسا اسلام لائے تھے، انہیں مؤلفۃ

---

[1] سیرت حلبیہ ج۳ ص۳۹۵۔ مؤلفہ علامہ برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ

القلوب کہا گیا ہے۔ قرآن مجید میں جہاں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف کا سورہ میں تذکرہ ہے۔ ان لوگوں کے نام بھی ہے۔ اس لیے آں حضرت ﷺ نے خمس کے پانچویں حصہ کو اس موقع پر انہیں نئے مسلمانوں میں تقسیم فرمایا۔ اور جنہوں نے طائف اور حنین کے معرکہ میں بڑھ چڑھ کر کفار سے مقابلہ کیا تھا، ان کو انعام بھی آں حضرت ﷺ نے نہایت ہی ضیافانہ دیا۔ جن کی تفصیل میں ہے:

(۱) حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بن حرب کو ۱۰۰ اونٹ اور ۱۲۰ اوقیہ چاندی عطا کیے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو ۱۰۰ اونٹ عطا کیے۔

حضرت یزید رضی اللہ عنہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو ۱۰۰ اونٹ عطا کیے۔

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ ۱۰۰ اونٹ عطا کیے۔

نُضَر رضی اللہ عنہ بن حارث ثقفی کو ۱۰۰ اونٹ عطا کیے۔

صفوان رضی اللہ عنہ بن امیہ کو ۱۰۰ اونٹ عطا کیے۔

قیس رضی اللہ عنہ بن عدی کو ۱۰۰ اونٹ عطا کیے۔

سہیل رضی اللہ عنہ بن عمرو کو ۱۰۰ اونٹ عطا کیے۔

ویطب رضی اللہ عنہ بن عبد العزی کو ۱۰۰ اونٹ عطا کیے۔

جعرانہ کے مقام پر جہاں یہ انعامات تقسیم ہوئے، الحمدللہ کہ یہ مقامات طائف کے حالیہ سفر ۲۰ ذی الحجہ ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۱ اگست

۲۰۱۹ء بروز بدھ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک مکہ سے طائف آمد و رفت میں دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

جعرانہ کے مقام پر انعامات کی عمومی تقسیم

رسول اللہ ﷺ نے مالِ غنیمت میں سے، تین غیر مکی نو مسلم رئیس بھی ان انعامات کے مستحق ٹھہرائے ہیں، ان کو بھی انعام دیا گیا۔

اَقرع بن حابس (تمیمی) ۱۰۰ اونٹ۔

عینیہ بن حصن (فزاری) ۱۰۰ اونٹ۔

مالک بن عوف (نصری) ۱۰۰ اونٹ۔

عام تقسیم میں حصہ بہت سے لوگوں کو پچاس پچاس اونٹ عطا فرمائے۔ عام تقسیم میں فوج کے حصہ میں جو آیا، وہ فی آدمی چار اونٹ اور چالیس بکریاں تھیں۔

اور سواروں کو تگنا حصہ ملتا تھا۔ اس طرح ہر سوار کے حصہ میں بارہ اونٹ اور ایک سو بیس (۱۲۰) بکریاں آئیں۔

جن لوگوں میں خصوصی انعامات کی بارش ہوئی عموماً اہلِ مکہ اور اکثر جدید الاسلام تھے۔

مہاجرین رضی اللہ عنہم اور انصار رضی اللہ عنہم اس موقع پر اس میں شامل نہ کیے گئے تھے۔ آپ ﷺ نے انصار کو فرمایا:

اے انصار! کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ لوگ اونٹ اور بکریاں لے کر جائیں۔ اور تم محمد (ﷺ) کو لے کر اپنے گھر جاؤ۔

انصار اتنے خوش ہوئے کہ خوشی سے چیخ اٹھے کہ ہم کو صرف محمد ﷺ درکار ہیں۔ اکثر کا اس موقع پر یہ حال تھا کہ خوشی سے اُن کے آنسو جاری ہو گئے۔ اور اُن کے چہرے اور داڑھیاں تر ہو گئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اُن کو جو کچھ دیا، ان کے حق کی بنا پر نہیں بلکہ تالیف قلب کے لیے دیا ہے۔[1]

مالِ غنیمت تقسیم کرنے کے بعد آپ ﷺ جعرانہ سے احرام باندھ کر عمرہ کے لیے مکہ تشریف لے گئے۔ اور عمرہ ادا کر کے واپس آئے اور یہاں سے مدینہ روانہ ہوئے۔

خادم اہل السنت حافظ عبد الوحید حنفی

بیت اللہ کی فضیلت

اس مقدس گھر کی زیارت کی فضیلت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۱) جو شخص بیت اللہ کی زیارت کو آیا اور پھر یہاں کسی سے جھگڑا، بدزبانی اور فساد نہ کیا، تو گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جاتا ہے، جس طرح ماں کے پیٹ سے گناہوں سے پاک پیدا ہوا تھا۔[2]

---

1 صحیح بخاری باب غزوہ طائف

2 مسلم شریف ج ۱ ص ۴۳۶۔

کعبہ پر ایک سو بیس رحمتیں

(۲) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ دن رات میں ایک سو بیس رحمتیں کعبہ شریف پر نازل فرماتا ہے۔ جن میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لیے، چالیس نماز پڑھنے والوں اور بیس ان لوگوں کے لیے ہوتی ہیں، جو صرف کعبہ شریف کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو منور کر رہے ہوتے ہیں۔[1]

کعبہ کو دیکھنے کا ثواب

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک ساعت کعبہ شریف کو تعظیم و تکریم کی نگاہ سے دیکھنا، دراں حالیکہ ایمان و تصدیق کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاجوئی کے لیے ہو، تو ایک حج اور عمرہ کے برابر ثواب ملتا ہے۔[2]

(۴) کعبہ شریف دیکھنے کا ثواب

حضرت عطاء کا قول ہے کہ کعبہ شریف کو دیکھنے سے ایک سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔[3]

---

[1] جامع اللطیف ص ۸۵۔ تاریخ مکہ ج ۲ ص ۱۳۔ مولانا عبد المعبود صاحب

[2] جامعہ اللطیف ص ۸۵۔ تاریخ مکہ ج ۲ ص ۱۴۔

[3] تاریخ القویم۔ تاریخ مکہ ج ۲ ص ۱۴

خادم اہلسنت عبد الوحید الحنفی

(۵) رکنِ یمانی پر ستر فرشتے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
رکن یمانی پر ستر فرشتے مقرر ہیں۔ جو آدمی طواف کرتا ہے اور مندرجہ ذیل دعا پڑھتا ہے، تو وہ اس پر آمین کہتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّار[1]

ایک لاکھ رمضان شریف کا اجر و ثواب

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:
جس آدمی نے رمضان المبارک پایا اور اس کے روزے رکھے اور تراویح ادا کی، تو کسی دوسرے مقام کی نسبت یہاں ایک لاکھ رمضان شریف کا اجر و ثواب عنایت ہو گا۔ اس کے علاوہ اُسے ہر دن رات کے بدلے ایک ایک غلام آزاد کرنے کا اجر بھی ملے گا۔ اور ہر روز ہر دو گھوڑوں کا بوجھ اللہ کی راہ میں خیرات کرنے کا ثواب حاصل ہو گا۔[2]

---

[1] ابنِ ماجہ ص ۲۱۲۔ تاریخ مکہ ج ۲ ص ۱۷۔
[2] مرقات شرح مشکوٰۃ ج ۶ ص ۱۱

اسماء مقدّسہ بکّہ، مکّہ

(۱)سیدناعبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اس کی حدود و قیود کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ منیح سے تنعیم تک کا علاقہ مکّہ اور بیت اللہ سے بطحاء تک بکّہ ہے۔

(۲)سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ قول منقول ہے کہ بکّہ صرف بیت اللہ شریف ہے، اور اس کے ماسوا شہر مکہ ہے۔ اور بکّہ ہی وہ مخصوص مقام ہے جہاں طواف کیا جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ طواف صرف حرم ہی کے اندر جائز ہے، باہر نہیں۔ کیوں کہ باہر کا حصہ مکہ میں شمار ہوتا ہے۔[1]

مسجد حرام میں ایک نیکی، ایک لاکھ کے برابر ہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ صَلٰوتِیْ فِی الْمَسْجِدِ ھٰذا اَفْضَل مِنْ اَلْفَ صَلٰوۃ فِیْھَا سَوَاہ، اِلَّا الْمَسْجِد الحَرَام لَا صَلٰوۃَ فِیْ الْمَسْجِد اَفْضَل من مَاۃِہ صَلٰوۃ فِیْ مَسْجِدِیْ۔[2]

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میری اس مسجد میں ایک نماز، دوسری مساجد میں ایک ہزار گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ سوائے مسجد

---

[1] معجم البلدان ج۸ ص ۱۳۴

[2] رواہ ابنِ حبان و مسند احمد

حرام کے، اور مسجد حرام میں ایک نماز اس سے بھی سو گنا بڑھ جاتی ہے، (یعنی ایک لاکھ گنا ہو جاتی ہے۔)[1]

سب سے پہلا گھر بیت اللہ

سورہ آلِ عمران آیت ۹۲، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ

سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لیے بنایا گیا۔

لَلَّذِیْ بِبَکَّةَ مُبٰرَکًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ

بکّہ ہی میں ہے، برکت والا اور ہدایت ہے جہان والوں کے لیے

لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا۔

تاکہ آپ مکہ اور اس کے گرد و پیش والوں کو ڈرائیں۔[2]

ایک روایت میں ہے کہ مکہ مکرمہ روئے زمین کے وسط میں واقع ہے۔ اور یہ زمین کی ناف ہے اس لیے اسے اُمُّ القریٰ (بستیوں کی ماں) کہا جاتا ہے، اور یہ بیت المعمور کا سایہ ہے۔[3]

کعبہ شریف علامہ طاہر کُردی فرماتے ہیں: مکہ مکرمہ دنیا کا دل اور زمین کے وسط میں واقع ہے۔ اور کعبہ شریف اس نقطہ کی مانند ہے، جو

---

[1] ابنِ ماجہ ج ۱ ص ۱۰۲۔ جامع صغیر ۴۶

[2] سورہ شوریٰ رکوع ۱ آیت

[3] تفسیر کبیر ج ۳ ص ۹۔ معجم البلدان ج ۵ ص ۲۵۶

کسی دائرہ کے وسط میں ہوتا ہے۔[1]

فتح مکہ کا دلکش منظر

۱۰ رمضان ۸ھ کو مدینہ منورہ سے دس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہ مکہ کی طرف چلے۔ جدہ کی بندر گاہ سے مغرب کی طرف ۷۰ کلومیٹر پر مکہ معظّمہ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۰ رمضان المبارک کو مدینہ شریف میں ابورہم کلثوم بن حصین کو اپنا قائم مقام بنایا اور مدینہ سے مکہ مکرمہ کوچ فرمایا۔

کل لشکر کی تعداد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس غزوہ میں دس ہزار قدوسیوں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا لشکر نکلا۔ اس موقعہ پر مہاجرین اور انصار میں سے کوئی پیچھے نہیں رہا۔

قبائل اور سواروں کی تعداد مہاجرین رضی اللہ عنہ صحابہ کی تعداد ۷۰۰ تھی، جن میں تین سو گھوڑے سوار تھے۔ اور انصار کی تعداد ۴۰۰۰ ہزار تھی اور ان میں ۵۰۰ گھوڑے سوار تھے۔ اسی طرح بنی مزینہ کے لوگوں کی تعداد ۱۰۰۰ ہزار جن میں ۱۰۰ گھوڑے سوار تھے۔ بنی سلیم کی تعداد ۴۰۰ تھی اور ان میں ۳۰ گھوڑے سوار تھے۔ بنی جہمیہ کل ملا کر ۸۰۰ تھے اور ان کے ساتھ پچاس (۵۰) گھوڑے سوار تھے۔

ایک قول کے مطابق آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہی صحابہ کی کل

---

[1] تاریخ القویم۔ تاریخ مکہ ج ۲ ص ۲۹۔ مؤلفہ مولانا عبد المعبود صاحب

تعداد جو تمام قبائل کو ملا کر ۱۰،۰۰۰ ہزار تھی۔[1]

قبائل میں پرچموں کی تقسیم قدید کے مقام پر پہنچ کر آپ ﷺ نے جنگی پرچم یعنی لواء تیار کرائے اور یہ پرچم مختلف قبائل میں تقسیم فرمائے۔

مقام حجفہ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی ملاقات

آپ ﷺ نے یہ سفر اس قدر رازداری سے شروع فرمایا کہ آپ مقام نجفہ تک پہنچ گئے، لیکن کفار مکہ کو اس کی خبر تک نہ ہونے دی۔

یہاں حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ کے چچا اپنے اہل و عیال کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ جا رہے تھے کہ راستہ میں ملاقات ہو گئی۔

مقام ابواء میں ابو سفیان بن حارث اور عبد اللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ آپ ﷺ کو ملے، یہ مقام مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے۔

اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ اور گذشتہ کاروائیوں کا جو اسلام اور مسلمانوں کی عداوت میں کی تھیں، معافی چاہی، آپ ﷺ نے معاف کر دیا۔

حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ بن حرب کا قبول اسلام

قریش مکہ کے سردار ابو سفیان بن حرب اور حکیم بن حزام اور عدیل

---

[1] سیرت حلبیہ ج۳ ص ۲۴۰

بن ورقا، مکہ کے قرب وجوار کی خبروں کی تلاش کے لیے، مکہ سے ۱۲ میل باہر جب مہر الظہران کے قریب پہنچے تو دور سے آگ نظر آئی۔ پریشان ہو گئے کہ اتنے وسیع رقبہ پر آگ کیسے نظر آرہی ہے۔ قریب پہنچے تو حضور ﷺ کا لشکر نظر آیا، گھبرا گئے۔ ادھر حضور ﷺ نے لشکر کو حکم دیا ہوا تھا کہ ہر خیمہ کے سامنے آگ سلگائی جائے۔ جب یہ لشکر کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ کے لشکر کے گشتی دستہ نے ان کو دیکھا تو گرفتار کر لیا۔

حضرت عباس بھی حضور ﷺ کے خچر پر سوار گشت لگاتے ہوئے اِدھر آ نکلے۔ اور حضرت ابوسفیان کی آواز کو پہچان کر کہا: اے ابوسفیان! یہ رسول اللہ ﷺ کا لشکر ہے۔ اللہ کی قسم! اگر آج تجھ پر فتح یاب ہو گئے تو تمہاری گردن اڑا دیں گے۔ آپ کی اور قریش کی اس میں بہتری ہے کہ آپ ﷺ سے امن کے خواستگار ہو جائیں، اور اطاعت قبول کر لیں۔

ابوسفیان یہ سُن کر حضرت عباس کے قریب پہنچے اور دریافت کیا کہ اے عباس! یہاں سے رہائی اور خلاصی کی کیا صورت ہے؟

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پیچھے اس خچر پر سوار ہو جاؤ۔ تم کو حضور ﷺ کی خدمت میں لے کر آپ کو حاضر ہوتا ہوں۔ تاکہ آپ کے لیے اُن سے امان حاصل کر لوں۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اور بتایا کہ یہ ابو سفیان ہیں اور ان کو اپنی امان دی ہے۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو سفیان کیا وہ وقت نہیں آیا کہ تم یقین کر لو اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ، محمد رسول اللہ پڑھ کر اسلام قبول کر لو۔ اس پر ابو سفیان نے کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔

اور مکہ والوں کے لیے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے امان لے کر لشکرِ اسلام کا نظارہ کرتے ہوئے مکہ روانہ ہو گئے۔ اہل مکہ کو جا کر بتایا کہ میں نے تم سب کے لیے امان لے لی ہے۔ جو میرے گھر میں داخل ہو گا، حرم میں داخل ہو جائے گا، یا اپنے گھر میں داخل ہو کر دروازہ بند کر لے گا، اُن سب کو امان ہے۔

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید

بائیبل کے اندر پیشگوئی ہے کہ دس ہزار قدوسیوں کے لشکر کے ساتھ نبی آخر الزماں (صلی اللہ علیہ وسلم) فاراں (مکہ) کی چوٹیوں پر جلوہ گر ہوں گے۔ یہ پیشگوئی ۲۰ رمضان المبارک ۸ھ کو پوری ہو گئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم کے لشکر کو تقسیم کر کے مکہ کے اندر داخل ہونے کے لیے کمانڈر مقرر کر دیے کہ:

(۱) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا لشکر میسرہ کو ہمراہ لے کر مکہ کے شمالی دروازہ سے داخل ہوا۔

(۲) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا لشکر میمنہ کے ساتھ جنوب کی طرف سے

مکہ میں داخل ہوا۔

(۳) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ انصارِ مدینہ کے لشکر کو لے کر غربی جانب سے مکہ میں داخل ہوئے۔

(۴) حضرت ابو عبید بن جراح رضی اللہ عنہ جبل ہند کی سامنے والی راہ سے مکہ میں داخل ہوئے۔

اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دستہ کے ہمراہ مکہ میں داخل ہوئے۔ اور آپ قصویٰ اونٹنی پر سوار تھے اور سورہ فتح کی تلاوت فرمارہے تھے۔ آپ کے پیچھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے، اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ صدیق او اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ آگے اور پیچھے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی بصیرت

حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کر لینے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے مل کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گہری سیاسی بصیرت سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشورہ سے ایسی کامیاب منصوبہ بندی تیار کی کہ قریش کے سب سے بڑے سردار کو خفیہ طور پر اپنے ساتھ ملا لیا۔ تاکہ مکہ میں بغیر جنگ وجدل کے فتح و کامیابی حاصل ہو جائے۔

خادم اہل سنت حافظ عبدالوحید الحنفی

تاریخِ عالم نے ایسا فاتح دیکھا ہے اور نہ ہی ایسا سیاسی مدبر۔ فتح مکہ سے آپ ﷺ کی شخصیت تاریخ عالم کی عظیم ترین شخصیت بن کر ابھری۔ آپ ﷺ نے مکہ فتح کرنے کے بعد بھی صلح وامن اور خون ریزی گریزو احتیاط کی پالیسی اختیار کی۔ آپ ﷺ نے قریش کے متعلق عام معافی کا اعلان کر کے قریش کے دل جیت لیے اور دیکھتے ہی دیکھتے قریش کے بڑے بڑے سرداروں نے اپنی خوشی سے اسلام قبول کرلیا۔

اور اُن میں دو ہزار تو وہ قریش تھے جو اسلام قبول کرتے ہی آپ کے لشکر میں نہ صرف شامل ہوئے بلکہ آگے طائف اور حنین کے معرکہ میں اپنی بہادری و شجاعت سے مقابلہ کر کے کفار کو شکست فاش سے دوچار کر دیا۔

اور پھر ان ۱۲۰۰۰ ہزار قدوسیوں نے، جن میں مکہ کے سردار بھی مسلمان ہو کر شامل ہو گئے اور اپنی بہادری و شجاعت سے اسلام کی سربلندی کے لیے نہ صرف جزیرہ نمائے عرب بلکہ قیصر وکسریٰ کی سپر طاقتوں کو شکست دے کر پوری دنیا میں سپر پاور بن کر صرف عہد رسالت کے دس سال اور عہد خلافت راشدہ ۳۰ سال کے اندر اندر تمام مہذب دنیا پر چھا گئے۔ اور دنیا کے نصف سے زیادہ رقبہ پر فاتح بن کر اسلام کا نظام نافذ کر کے عدل وانصاف کا ایک نمونہ پیش کر دیا۔

آں حضرت ﷺ کا کعبۃ اللہ میں اعلان عام

آں حضرت ﷺ مسجد حرام کے ایک حصہ میں تشریف فرما ہوئے۔ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے سرہانے تلوار لے کر کھڑے ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے خطبہ دیا، آخر میں فرمایا: اے قریشیو! اور اے مکہ والو! تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تم سے کیا برتاؤ کروں گا۔ سب نے یک زبان ہو کر عرض کیا: آپ سے ہمیں بھلائی ہی کی توقع ہے۔ کیوں کہ آپ ہمارے مہربان و فیاض بھائی ہیں۔ اور مہربان اور فیاض بھائی کے فرزند ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ تم سب کو آزاد کر دیا گیا۔ میں تم سے وہی کہتا ہوں، جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا: تم پر آج کوئی عتاب اور ملامت نہیں، جاؤ سب آزاد ہو۔

حجالت و سفایت آپ ﷺ خطبہ سے فارغ ہو کر مسجد میں بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن طلحہ کو بلا کر خانہ کعبہ کی کنجی ان کو مرحمت فرمائی اور یہ فرمایا کہ یہ کنجی ہمیشہ کے لیے لے لو۔ (یعنی تمہارے ہی خاندان میں رہے گی) میں نے خود نہیں دی، بلکہ اللہ نے تم کو دلائی ہے۔ سوائے ظالم و غاصب کے کوئی تم سے نہ چھین سکے گا۔[1]

---

[1] ابنِ حجر فتح الباری شرح بخاری ج ۸ ص ۱۵۔

بام کعبہ پر اذان ظہر کی نماز کا وقت آیا تو آپ ﷺ نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ بام کعبہ پر چڑھ کر اذان دیں۔ قریش مکہ دینِ حق کی فتح مبین کا یہ عجیب و غریب منظر پہاڑوں کی چوٹیوں سے دیکھ رہے تھے۔

مکہ میں گورنر کا تقرر

آں حضرت ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہونے والوں میں سے حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ جو بنی امیہ کے خاندان سے تھے، اور عمر اکیس سال تھی، مکہ کا والی مقرر کر دیا۔ اور نبی کریم ﷺ کی وفات تک برابر وہ مکہ کے امیر (گورنر) رہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے دورِ خلافت میں برقرار رکھا۔ جس دن حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی مدینہ منورہ میں وفات ہوئی، اسی دن مکہ میں حضرت عتاب بن اسید کی وفات ہوئی۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد کا اسلام لانا

آں حضرت ﷺ مسجد حرام میں تشریف فرما تھے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے بوڑھے والد ابو قحافہ کو لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے بٹھا دیا۔

آپ ﷺ نے حضرت ابو قحافہ کے سینہ پر دستِ مبارک پھیرا۔ اور اسلام کی تلقین کی، انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ جب حضرت

ابو قحافہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مبارک دی۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا اظہار اسلام کرنا

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ابنِ ابی سفیان بن حرب مکہ کے سردار کے بیٹے صلح حدیبیہ کے بعد اسلام لے آئے تھے۔ مگر اپنے اسلام کو مخفی رکھا تھا۔ اور فتح مکہ کے موقع پر اظہار کر دیا۔ ام المؤمنین حضرت اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ قریشِ مکہ کے سردار حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد ہیں۔ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اور ذوی القربیٰ سے محبت رکھنا مومن پر فرض ہے، اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خسر حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ اور برادر نسبتی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ وغیرہ سب رشتہ داروں سے بھی محبت فرض ولازم ہے۔

اسلام سے پہلے جو ہو چکا، وہ سب معاف ہے۔ اور اسلام سے پہلی باتوں کا ذکر کرنا قطعاً ممنوع ہے۔

حج اور عمرہ کا وجوب

حج زندگی میں ایک بار استطاعت ہونے پر فرض ہے اور عمرہ واجب ہے۔ حدیث صحیح میں ہے، حج ایک مرتبہ فرض ہے، اس سے زیادہ تو

نفل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو حق کی معرفت اور اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اپنے عزّت والے گھر کا حج فرض کیا ہے، اور اسے اسلام کا ایک رکن بنایا ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا

اور اللہ کی رضا کے لیے ان لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض ہے، جو وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہے۔

وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ[1]

اور جو انکار کرے تو اللہ سارے عالم سے بے نیاز ہے۔

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

حدیث صحیحین بخاری و مسلم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) رمضان کا روزہ رکھنا (۵) اور بیت الحرام کا حج کرنا۔

حج کی طاقت رکھتے ہوئے حج نہ کرنا

سعید نے اپنی سنن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

---

[1] آلِ عمران آیت ۹۷

کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

میں نے ارادہ کیا ہے کہ اپنے لوگوں کو شہروں میں بھیجوں۔ تاکہ وہ اس کی تحقیق کریں کہ جن لوگوں کو حج کی طاقت ہے، پھر بھی حج نہیں کرتے، وہ ان پر جزیہ مقرر کریں۔ ایسے لوگ مسلمان نہیں، ایسے لوگ مسلمان نہیں۔

(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ: جو شخص حج پر قادر ہو، پھر بھی چھوڑ دے تو اس کے لیے برابر ہے، یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔

حج کے لیے جلدی کرنا

جس پر حج فرض ہو چکا ہو، اور اس نے اب تک نہ کیا ہو تو اس کو جلدی کرنا چاہیے۔ چناں چہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فریضۂ حج کے لیے جلدی کرو، کسی کو معلوم نہیں کہ اس کو کیا عذر پیش آجائے۔[1]

کیوں کہ جس پر حج فرض ہو چکا ہے، اس کے لیے اللہ کے ارشاد کے مطابق فی الفور حج ادا کرنا واجب ہے۔

حج کا وجوب

نبی کریم ﷺ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: لوگو! اللہ تعالیٰ نے حج

[1] مسند احمد

تم پر فرض کیا ہے، اس لیے حج کرو۔ (مسلم شریف)

عمرہ کا وجوب

اور عمرہ کے وجوب پر بہت سی احادیث ہیں۔ جس میں سے ایک ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے اسلام کی بابت پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، عمرہ کرو، جنابت کا غسل کرو اور پورا وضو کرو اور رمضان کا روزہ رکھو۔

حج اور عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے بعد مکہ مکرمہ سے روانہ ہونے سے قبل طوافِ وداع کیا جاتا ہے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مکہ مکرمہ سے واپسی پر طوافِ وداع

۲۳ ذی الحجہ ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۶ اگست ۲۰۱۹ء بروز ہفتہ، مکہ مکرمہ سے واپسی پر رخصتی کے لیے طواف وداع کیا گیا۔ اس طواف میں نہ رمل ہے، نہ اضطباع ہوتا ہے۔ طواف کے بعد دو رکعت نفل ادا کیے جاتے ہیں۔ اور ملتزم پر دُعا مانگی جاتی ہے۔ طوافِ وداع کا وقت طوافِ زیارت کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔ اور اختتام کا کوئی وقت مقرر نہیں، جب بھی مکہ مکرمہ سے روانگی کا ارادہ ہو، طواف کر کے روانہ ہو سکتا ہے۔

طوافِ وداع کی دُعا

طوافِ وداع کی دعائیں کرتے ہوئے یہ بھی دعا کی جاتی ہے:

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ الْحَرَامِ

اے اللہ! میرے اس سفر کو اپنے گھر کا آخری سفر مت بنا

وَاِنْ جَعَلْتَ فَعَوِّضْ مِنْهُ الْجَنَّةَ۔ آئِبُوْنَ

اور اگر بنا دیا، تو اُس کے بدلے جنت عطا فرما۔ ہم سب اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں،

تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ لِلرَّحْمَةِ قَاصِدُوْن

توبہ کرتے ہیں، اسی کی عبادت اور تعریف کرتے ہیں اور اس کی رحمت کے طلب گار ہیں۔

صَدَقَ اللهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندہ کی مدد کیا اور لشکر کفار کو تنہا ہی شکست دی

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

گناہوں سے بچنے اور نیکی کی قوّت اور بزرگ وبرتر ہی کی طرف سے ہے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

سفر مدینہ منورہ

مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ ۴۵۰ کلو میٹر ہے، پانچ گھنٹے کا سفر ہے۔ بروز جمعہ رات ۱۱ بجے مدینہ منورہ پہنچے۔ راستہ میں عصر اور مغرب کی نمازیں ادا کیں اور عشاء مدینہ منورہ پہنچ کر ادا کی گئی۔

نمازِ تہجد مسجد نبوی ﷺ میں ادا کرنے کے بعد نمازِ فجر ادا کی گئی۔ اور بعد نمازِ فجر آقائے نامدار سرور کائنات رحمت للعالمین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے روضہ مقدسہ پر حاضر ہو کر درود و سلام پڑھا۔ اور شیخین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مزار کے سامنے کھڑے ہو کر جالیوں کے پاس سلام عرض کیا۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

جنت البقیع قبرستان

روضۂ رسول اللہ ﷺ پر حاضری کے بعد باب بقیع سے باہر نکلیں اور جنت البقیع قبرستان میں حاضر ہو کر ہزاروں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام کے مزارات پر حاضری دیتے ہوئے سلام عرض کرنے کے ساتھ ساتھ ایصالِ ثواب کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

۸ دن مدینہ منورہ میں قیام نصیب ہوا۔ اس دوران تاریخی مقامات پر آنے جانے اور چودہ سو سال پہلے کا منظر خیال میں لائے تو عجیب کیفیت

طاری ہوتی ہے۔ کہ ایک وہ وقت تھا کہ مکہ مکرمہ سے حضور ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف اور اس سفر ہجرت میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ساتھ ہم سفر تھے۔ آج یہ منظر ہے کہ مسجد نبوی میں لاکھوں زائرین اور حجاج اِن مقامات پر صبح وشام حاضری دے کر اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کرتے اور سلام عرض کرنے کے ساتھ ساتھ ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔

جنت البقیع میں تاریخی احاطے جو محفوظ ہیں:

احاطہ (۱)

(۱)مزارات اہل بیت حضرت عباس بن عبد المطلب۔

(۲)مزار حضرت سیدۃ النساء حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

(۳)مزار حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

(۴)مزار حضرت امام زین العابدین علی رضی اللہ عنہ بن حسین رضی اللہ عنہ

(۵)مزار امام باقر رحمۃ اللہ علیہ بن زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ

(۶)مزار حضرت امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ صادق بن امام باقر رحمۃ اللہ علیہ

اس احاطہ میں سب مزارات دروازے کے بالکل سامنے دائیں ہاتھ پر ہیں۔

دوسرا احاطہ

(۲)اس کے بائیں ہاتھ راستہ کے بالکل سامنے آں حضرت ﷺ کی تینوں

صاحبزادیوں، حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے مزارات اکٹھے ایک احاطہ میں ہیں۔

تیسرا احاطہ

(۳) اُس کے ساتھ ہی آگے کے احاطہ میں دائیں ہاتھ امہات المؤمنین ازواج مطاہرات آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں سے (۱) حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا (۲) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا (۳) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بن عمر فاروق رضی اللہ عنہ (۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا (۵) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا (۶) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا (۷) حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ (۸) حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کے مزارات اکٹھے، ایک احاطہ میں ہیں۔

احاطہ (۴) راستہ کے بائیں جانب حضرت عقیل بن طالب رضی اللہ عنہ (۲) حضرت عبد اللہ جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی قبریں ہیں۔

احاطہ (۵) حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ

(۶) حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی قبر ہے۔ اور اُن کے قدمین کے قریب دوسری

(۷) قبر حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ کی قبر ہے۔

احاطہ (۸) آگے راستہ کے ساتھ ہی حضرت ابراہیم بن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

عوف ؓ، حضرت ابوامامہ ؓ، اسد بن زرارہ، حضرت خنیس بن خذافہ ؓ، حضرت فاطمہ بنت اسد ؓ، حضرت علی المرتضیٰ کی والدہ کا مزار ہے۔

احاطہ (۹) راستہ کے ساتھ ہی چلتے جائیں تو شہدائے حرہ کے مزارات کا احاطہ ہے۔

احاطہ (۱۰) آگے درمیان بقیع میں وسیع احاطہ میں حضرت عثمان ذوالنورین ؓ کی قبر ہے۔

احاطہ (۱۱) بائیں ہاتھ راستہ پر حضرت حلیمہ سعدیہ ؓ کی قبر ہے۔

احاطہ (۱۲) آخر میں دیوار کے قریب راستہ کے بائیں جانب ابوسعید الخذری ؓ، اور ایک روایت کے تحت دوسری قبر حضرت فاطمہ بنت اسد ؓ کی ہے۔

احاطہ (۱۳) واپسی راستہ کے آخر میں دروازہ سے بائیں ہاتھ حضرت صفیہ ؓ بنت عبدالمطلب کا مزار ہے۔

الحمدللہ ان سب مزارات پر بار بار زیارت کے لیے جانے اور سلام عرض کرنے کا موقع نصیب ہوا ہے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

سفر نامہ مدینہ منورہ سے بدر تک کیا دیکھا

۲۴ ذی الحجہ ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۵ اگست ۲۰۱۹ء بروز اتوار

(۱) مدینہ منورہ سے آج مقاماتِ مقدسہ کی زیارات کے لیے سفر شروع کیا۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے صبح نمازِ فجر کے بعد سرورِ کائنات، رحمت للعالمین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے روضہ مقدسہ پر حاضری دی۔ اور مواجہ شریف میں سرہانے کی دیوار کے کونے والے ستون سے تین چار ہاتھ کے فاصلہ سے کھڑا ہو کر، قبلہ کی طرف پشت کر کے ذرا بائیں طرف کو مائل ہو کر، جالیوں کے بڑے حلقہ کے سامنے ہو کر، رحمت عالم ﷺ کے اپنے مرقد میں باحیات تصور کر کے سلام پڑھا۔ یہ خیال کر کے کہ آپ ﷺ کا چہرہ انور اس وقت میرے سامنے ہے، حضور ﷺ کو میری حاضری کی اطلاع ہے۔ اور یہ سمجھتے ہوئے کہ گویا زندگی میں آپ ﷺ کی مجلس میں حاضر ہے۔ سلام عرض کیا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ الانبياء

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْاَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِيْن

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ وُلْدِ آدَمَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ

يَا رَسُولَ اللهَ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

يَا رَسُوْلُ اللهِ اَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَ اَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللهِ فِیْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰى مِلَّتِكَ وَ سُنَّتِكَ۔

(۲) سلام عرض کرنے کے بعد ساتھ ہی تقریباً ایک ہاتھ داہنی جانب آگے چل کر آپ ﷺ کے یارِ غار و مزار اور سب سے بڑے جان نثار حضرت خلیفہ بلا فصل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے چہرے کے سامنے والے جالیوں کے حلقہ کے سامنے ہو کر سلام عرض کیا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اَبَابَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ الله

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاوَزِيْرَ رَسُوْلِ الله

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاصَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ ثَانِیَ اثْنَيْنِ اِذْهُمَا فِی الْغَارِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ

(۳) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام عرض کرنے کے بعد ایک ہاتھ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

اور داہنی جانب ہٹ کر جالیوں کے تیسرے حلقہ کے سوراخ کے سامنے کھڑے ہو کر خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے رُوبرُو سلام عرض کیا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاعِزَّ الْاِسْلَامِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَااَبَا الْفُقَرآءِ وَ الضُّعَفَاءِ وَ الْاَرَامِلِ وَ الْاَیْتَامِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

(۴) ان مقدس و مطہر و متبرک قبور کی ہیئت اور صورت محقق علماء کی روایات کے مطابق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سر مبارک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کے پاس ہے۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا سر مبارک حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سینہ کے مقابل ہے، جس کی صورت یہ ہے:

قبر شریف حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

قبر شریف حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

قبر شریف سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

⊙ ⊙ ⊙

(۵) مسجد نبوی ﷺ میں قبلہ کی جانب سے باب السلام سے داخل ہو کر، روضہ مقدس پر حاضر ہو کر صلوٰۃ و سلام عرض کر کے باب بقیع سے باہر نکلے۔ وہاں صحن میں جو دائیں طرف چھتری کا ستون ہے، وہاں حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا وہ مکان ہوتا تھا جہاں ہجرت کر کے حضور ﷺ نے قیام فرمایا تھا۔ اور اس کے ساتھ جو صحن باب بقیع کے باہر ہے، وہاں خلیفہ سوم حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا مکان ہوتا تھا۔ جس میں آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی، اب یہ جگہ مسجد نبوی کے بیرونی صحن میں اور کچھ حصہ نئی تعمیرات میں شمال کی طرف مسجد نبوی کے اندر شامل ہے۔

(۶) حجرۂ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جہاں سرورِ کائنات ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے مزارات ہیں۔ جب اُن جالیوں کے سامنے کھڑے ہوں تو پشت کی طرف جو حصہ ہے، وہاں کھڑے ہو کر ہم حضور ﷺ کو سلام عرض کرتے ہیں۔ اور قبلہ کی جانب ہی حجرہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ملا ہوا حصہ خلیفہ دوم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا مکان ہوتا تھا۔ اور حجرۂ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شمال کی جانب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا حجرہ ہوتا تھا۔ اور حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا صدیقہ کے قدمین میں دوسری ازواج مطہرات کے حُجرے اور مکانات ہوتے تھے، جو

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

کہ اب سب کے سب مسجد نبوی میں شامل ہیں۔

ازواجِ مطہرات کے حجروں کا رقبہ

ازواجِ مطہرات کے ۹ حجرے علیحدہ علیحدہ کچی اینٹوں سے تعمیر کرائے تھے۔ یہ حجرے ۱۵ فٹ لمبے، ساڑھے دس (۱۰) فٹ چوڑے اور چھ فٹ اونچے تھے۔

مسجد نبوی علیٰ صاحبہ الصّلوٰۃ والتسلیم

روضہ مبارکہ اور مسجد نبوی کا اگلا چھت دار حصہ، اس کے مینار اور گنبد خضراء، ترکی دور خلافت کی عظمت و محبت اور سلطان عبد المجید کے زمانے کی یادگار ہے۔ موجودہ عمارت ۱۲۶۵ھ سے ۱۲۷۷ھ یعنی ۱۸۴۸ء تا ۱۸۶۰ء تک مکمل ہوئی۔ آج ۱۴۴۱ھ مطابق ۲۰۲۰ء تک گویا ۱۶۰ سال قبل عیسوی حساب سے اور ہجری کے حساب سے ۱۶۴ سال ہو چکے ہیں، اس کی تعمیر اپنی مثال آپ ہے۔

مسجد نبوی کی سمت جنوب میں قبلہ ہے اور قبلہ کی سمت باب السلام سے داخل ہوں تو دائیں ہاتھ حضور ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا مکان ہوتا تھا۔ اور آخر میں روضہ رسول ﷺ کی جالیوں سے قبلہ کی جانب حجرہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت فاروقِ اعظم عمر ابنِ خطاب رضی اللہ عنہ کا مکان ہوتا تھا۔ جہاں آج کھڑے ہو کر آں حضرت ﷺ پر درود و سلام

خادم اہلسنت عبد الوحید حنفی

پڑھا جاتا ہے۔

مسجد کی سمت مشرق میں باب بقیع ہے، جس سے درود و سلام پڑھ کر مسجد سے باہر نکلتے ہیں۔ اور باب بقیع سے بائیں جانب باب النساء ہے۔ جہاں ازواجِ مطہرات کے حجرات ہوتے تھے، اب یہ سب جگہ مسجد نبوی میں شامل ہے۔ اور باب النساء سے بیرونی جانب حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا مکان ہوتا تھا۔ باب النساء کے قریب ہی باب جبرئیل ہے، جہاں سے حضرت جبرئیل امین تشریف لایا کرتے تھے۔ موجودہ عمارت میں وہاں ایک کھڑکی بنی ہوئی ہے، روضہ مقدسہ کے قدمین شریفین کے عین مقابل ہے۔ بابِ جبرئیل سے داخل ہوں تو بائیں ہاتھ دالان نما گیلری ہے، جدھر قدمین شریفین ہیں۔ ادھر سے گزر کر مواجہ شریف میں آجاتے ہیں۔

اصحاب صفہ کا چبوترہ

بابِ جبرئیل سے داخل ہوں تو دائیں ہاتھ اصحاب صفہ کا چبوترہ ہے۔ جس کے سامنے قبلہ کی جانب اغوات کے بیٹھنے کی جگہ ہے، اور اس کے سامنے مقصورہ شریف ہے۔ جو چاروں طرف سے لوہے کی جالی دار دروازوں میں محصور ہے۔ صفہ کے چبوترہ کے سامنے دیوار پر ایک محراب بنی ہوئی ہے، جس پر محراب تہجد لکھا ہوا ہے۔ یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے تہجد ادا فرمائی ہے۔

ریاض الجنۃ کی حدود

مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِمْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃ[1]

میرے گھر اور منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

یوں تو ساری مسجد نبوی ہی خیر و برکت کا خزانہ ہے، مگر یہ خاص ٹکڑا اس خزانے کا انمول حصہ ہے۔ اس حصے کی حد بندی کرنے کے لیے سفید ستون بنائے گئے ہیں، اُس حصہ مبارکہ کے آٹھ ستون بعض برکات اور خصوصیات کی وجہ سے مشہور ہیں۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۱) استوانہ حنّانہ

یہ ستون محرابِ نبوی ﷺ کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ اس جگہ حضور ﷺ خطبہ کے دوران بوقتِ ضرورت کھجور کے ایک خشک تنا سے سہارا لیا کرتے تھے۔ جب آپ کے لیے لکڑی کا ممبر بیٹھنے کے لیے بنایا گیا، اور آپ ﷺ نے اُس پر تشریف فرما کر خطبہ ارشاد فرمایا تو یہ کھجور کا خشک تنا آہ و بکا کرنے لگا۔ حضور ﷺ نے منبر سے اُتر کر اس پر دستِ

[1] بخاری و مسلم شریف

شفقت رکھا تو اس کا رونا بند ہو گیا۔

(۲) استوانہ عائشہ رضی اللہ عنہا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ اس مسجد میں ایک ٹکڑا ایسا ہے کہ اگر میں اس کو ظاہر کر دوں، تو وہاں اتنا ہجوم ہو جائے کہ وہاں نماز پڑھنے کے لیے قرعہ اندازی کی ضرورت پڑ جائے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو وہ جگہ معلوم تھی اور آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھانجے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو بتائی تھی۔ جب دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کو دیکھا تو وہ اس ستون سے ذرا دائیں ہٹ کر نماز پڑھ رہے تھے۔

(۳) استوانہ ابی لبابہ

استوانۂ عائشہ کے بائیں جانب ہے، اُسے استوانۂ توبہ بھی کہتے ہیں۔ ایک صحابی ابو لبابہ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو اس ستون کے ساتھ باندھ کر قسم کھائی تھی، کہ جب تک میری توبہ قبول نہ ہو گی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دستِ مبارک سے نہ کھولیں گے، بندھا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے جب اُن کی توبہ قبول فرمائی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو کھولا۔

(۴) استوانۂ وفود

یہ وہ مقام ہے، جہاں باہر سے آنے والی جماعتوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات اور گفتگو فرماتے تھے۔

خادم اہلسنت عبد الوحید الحنفی

(۵)استوانۂ سریر

جب حضور ﷺ اعتکاف فرماتے تو یہاں بیٹھتے تھے۔

(۶)استوانہ حرس

آیات حفاظت نازل ہونے سے قبل اس جگہ کھڑے ہو کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کا حفاظتی پہرہ دیا کرتے تھے۔

(۷)استوانہ تہجد

یہ وہ ستون ہے جہاں حضور ﷺ تہجد ادا فرمایا کرتے تھے۔

(۸)استوانۂ جبرئیل

یہ وہ مقام ہے جہاں حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات ہوتی تھی۔

اصل حجرہ شریفہ کی دیواریں کچی اینٹوں کی ہیں

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اس حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی دیواریں اصل بنیادوں پر ہی کچی اینٹوں سے پھر تیار کی گئیں۔

حجرہ شریفہ کے باہر حفاظتی دیوار ولید بن عبد الملک کے دورِ خلافت ۸۶ھ تا ۹۶ھ کے زمانہ میں جب ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے دیگر حجروں کو مسجد نبوی میں شامل کیا گیا، تب بھی حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اصل کچی دیواریں باقی رکھی گئیں۔

اور اس حجرہ شریفہ کے چاروں طرف بہت گہری بنیادیں کھود کر پنج

گوشہ مضبوط چھتری کھڑی کی گئی۔ جس کے اُوپر کے حصے کی شکل مثلث اور نیچے کی مُربع ہے۔

اس گوشۂ دیوار اور حجرۂ شریفہ کے درمیان تینوں طرف ایک ایک دو دو ہاتھ جگہ چھوڑی گئی۔، مگر مغربی جانب جدھر سر مبارک ہے، وہاں درمیان میں ذرا بھی جگہ نہیں چھوٹ سکی، اس لیے پنج گوشہ عمارت نظر آرہی ہے۔

اور اصل تینوں مزارات مع حجرہ شریفہ اس چار دیواری کے اندر آ گئے ہیں۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے دورِ خلافت میں ایک دفعہ آندھی بارش سے اصل حجرہ مبارکہ کی چھت میں دیوار جو کچی اینٹوں کی تھی، ایک سوراخ ہو گیا اور کچھ حصہ گر گیا۔ جس پر ساری مسجد میں خوشبو ہی خوشبو پھیل گئی۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے بیرونی حفاظتی دیوار سے ایک شخص کو حالات معلوم کرنے کے لیے اندر اتارا، اُس نے یہ انکشاف کیا۔

اس پر پھر حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حجرہ شریفہ کی دیوار مرمت کرانے کے ساتھ ساتھ یہ اوپر پنج گوشہ تعمیر کرائی۔ اور پنج گوشہ اس لیے کرائی تاکہ خانہ کعبہ کے ساتھ اس کی مشابہت نہ ہو۔ کہیں جاہل لوگ اس کا بھی طواف نہ شروع کر دیں، اُس وقت روضہ مبارکہ پر گنبد نہیں تھا۔

حجرہ مبارکہ پر لکڑی کا پہلا قبہ

۶۷۸ھ میں حجرہ مبارکہ کی ان حفاظتی دیواروں پر لکڑی کا پہلا قبہ بنایا گیا۔

اس کے بعد ۸۹۲ھ میں سلطان ترکی قایتبانی نے پنجوگہ دیوار پر ایک دوسرا قبہ بنایا، اس پر سیسہ کی چادر کی طرح سبز رنگ لگایا گیا۔

آخر میں ۱۲۲۳ھ مطابق ۱۸۰۸ء میں خلافتِ اسلامیہ ترکی کے سلطان محمود بن عبدالحمید عثمانی نے یہ قبہ از سر نو بنا کر اس پر گہرا سبز رنگ چڑھایا۔ جس کی وجہ سے اس کا نام گنبدِ خضرا پڑا۔

منبرِ نبوی ﷺ ریاض الجنہ کے دائیں کنارے پر منبر ہے، یہ منبر اسی جگہ پر ہے جہاں حضور اکرم ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں آپ کا منبر تھا۔

باب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی کے مغربی جانب چار دروازے باب السّلام، باب ابو بکر صدیق، باب الرحمت اور باب سعود ہیں۔

باب عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسجد نبوی کی شمالی جانب تین درووزے باب عثمان رضی اللہ عنہ، باب مجیدی اور باب عمر رضی اللہ عنہ فاروق ہیں۔

باب عثمان رضی اللہ عنہ موجودہ باب جبریل ترکی تعمیر سے پہلے باب عثمان کہلاتا تھا۔ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا مکان اس کے سامنے مسجد نبوی کے بیرونی احاطہ میں تھا، جہاں آپ رضی اللہ عنہ نے شہادت پائی تھی۔

مکان علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں حجرہ حضرت عائشہ اور حجرہ

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان ایک گلی ہوتی تھی۔ یہ حجرہ بھی پنج گوشہ روضہ مقدسہ کی بیرونی چار دیواری کے اندر شامل کر دیا گیا۔ یعنی اصحاب صفہ کے چبوترہ کے سامنے محراب تہجد کے ساتھ یہ حصہ ہے۔

۵۵۷ھ کا ایک عظیم معجزہ

۵۵۷ھ میں سلطان نور الدین رحمۃ اللہ علیہ مصر کے حاکم نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نیلی آنکھوں والے دو آدمیوں کی طرف اشارہ کر کے سلطان سے فرمایا کہ مجھے ان سے بچاؤ۔ اس خواب کے بعد سلطان فوراً مدینہ منورہ کے لیے سفر کر کے مدینہ پہنچا۔ اور اہل مدینہ کو انعام کے لیے سب کو حاظر ہونے کے لیے بلایا، سب کو اس نظر سے دیکھتا رہا۔ جب وہ دو شخص نظر نہ آئے تو پوچھا کہ کوئی رہ تو نہیں گیا۔ بتایا گیا دو شخص باقی رہ گئے ہیں جو نہیں آئے، وہ کسی سے کوئی چیز نہیں لیتے۔ یہ بات سُن کر سلطان کو شرح صدر ہو گیا، اس نے کہا کہ ان دونوں کو میرے پاس لاؤ۔ جب وہ لائے گئے تو ان کو دیکھتے ہی سلطان نے پہچان لیا کہ یہ وہی دو شخص ہیں، جن کی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نشاندہی فرمائی تھی۔ سلطان چل کر جہاں وہ رہتے تھے پہنچا۔ فرش کی چٹائی اٹھائی، نیچے سے سرنگ انہوں نے نکالی ہوئی تھی۔ سلطان نے جب اُن کی سخت پٹائی کی تو انہوں نے بتایا کہ وہ نصرانی ہیں اور روضہ مقدسہ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

سے جسدِ مبارک نکال کر لے جانے کا منصوبہ بنا کر آئے تھے۔ رات کو سرنگ کھودتے اور مٹی جنت البقیع میں ڈال دیتے تھے۔ سلطان نے اُن کی گردنیں اڑا دیں اور روضہ نبوی کے اردگرد پانی تک کھدائی کرا کر سیسہ پگھلا کر بھر دیا۔ تا کہ کوئی بدبخت دشمن، رسالت مآب ﷺ کے روضہ مقدسہ کی آئندہ نقب زنی کی ناپاک جسارت نہ کر سکے۔[1]

شیخین ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کے دشمن بھی زمین نگل گئی

شیخ سمہردی مصری نے ایک اور عجیب و غریب واقعہ شیخ محب الطبری کی کتاب الریاض النظرہ فی فضائل العشرہ میں لکھا ہے کہ چالیس آدمی حلب کے، شیخین ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کے اجساد نکال کر اپنے وطن لے جانے کا منصوبہ لے کر مدینہ آئے۔ امیر مدینہ کو لالچ دے کر اپنے ساتھ ملا لیا اور آدھی رات کے بعد باب السلام سے داخل ہوئے۔ لیکن زمین ان کو آلات سمیت نگل گئی اور ان کا کوئی نشان باقی نہ رہا۔ امیر مدینہ کے مہمان بن کر آئے تھے۔ امیر مدینہ ان کی واپسی کا انتظار کر رہا تھا۔ خادم مسجد نبوی شیخ صداف کو اس نے بلا کر پوچھا کہ مہمان کدھر گئے۔ شیخ صداف نے بتایا کہ یہ واقعہ ہوا ہے۔ آج بھی مسجد نبوی میں قالین اٹھائیں تو نیچے اس جگہ کا لا نشان موجود ہے۔[2]

---

[1] وفاء الوفاء ج ا ص ۶۴۸ طبع بیروت

[2] وفاء الوفاء ج ا ص ۶۵۳

جنت البقیع میں حاضر ہو کر سب اہل قبرستان کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ اس کے بعد آج بدر کے سفر پر روانہ ہونے کے لیے بس پر سوار ہوئے۔

مسجد قباء مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے، اس کی زیارت کی۔ جو عہد نبوی کی پہلی مسجد ہے، جہاں دو رکعت نماز نفل ادا کرنے کا ثواب ایک مقبول عمرہ کا ہے۔

مسجد قبلتین وہ مسجد جہاں تحویل قبلہ کی آیت نازل ہوئی، اس کی زیارت کی۔

مسجد فتح اور دیگر ۵ مساجد ۵ھ کے غزوہ خندق کی یاد دلاتی ہیں۔ جن میں مسجد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، مسجد عمر فاروق رضی اللہ عنہ، مسجد علی رضی اللہ عنہ کی بھی زیارت کی۔

مسجد جمعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے قباء کی بستی سے مدینہ منورہ روانہ ہوئے تھے، وہ جمعہ کا دن تھا۔ اسی مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ جمعہ ادا فرمائی تھی۔

جبلِ احد جس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱) ہم کو اس سے محبت ہے اور اس کو ہم سے محبت ہے۔

(۲) اس کے دامن میں غزوہ احد ہوا۔ جس میں ستر جان نثار صحابہ رضی اللہ عنہم کرام شہید ہوئے تھے۔ جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

بھی تھے۔ شہدائے احد پر سلام عرض کیا۔

(۳) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص شہدائے احد کے پاس سے گزرے اور اُن پر سلام بھیجے تو شہدائے احد قیامت تک اس پر سلام بھیجتے رہیں گے، اگر اُس کا سلام قبول ہو گیا۔

ان مقدس مقامات کی زیارت کرتے ہوئے، بس بدر کی طرف روانہ ہو گئی۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فارسی کا باغ اس سفر کے دوران اُس مقام کے پاس سے گزرے، جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا باغ ہوتا تھا۔

بیئرِ علی بیئرِ علی کے پاس سے گزرے جہاں سے عمرہ کے لیے تشریف لے جانے والے عمروں کے لیے احرام باندھا کرتے ہیں۔

سفر مسلسل جاری رہا اور راستے میں آنے والے دلکش مناظر کا نظارہ کرتے کرتے بدر کی وادی میں داخل ہو گئے۔

میدانِ بدر میدانِ بدر میں داخل ہوتے ہی غزوہ بدر کا نقشہ سامنے آ گیا۔ مدینہ منورہ سے میدان بدر تک ۱۵۰ کلومیٹر کا سفر کر کے زیارت نصیب ہوئی۔

غزوہ بدر کا تذکرہ قرآن میں

وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

یقیناً اللہ تعالیٰ نے بدر میں تمہاری مدد کی، جب تم کمزور تھے۔[1]

محل وقوع بدر مقام بدر مدینہ منورہ سے ۱۵۰ کلومیٹر ایک وادی ہے۔ جو تقریباً ۸ کلومیٹر عریض اور ۱۲ کلومیٹر طویل ہے۔ یہاں دو راستے جدا ہوتے ہیں۔ ایک راستہ مکہ مکرمہ کو، دوسرا شام کو جاتا ہے۔ بحرِ قلزم سے بدر تقریباً ۸ کلومیٹر کے فاصلے پر مشرق کی طرف ہے۔ آج اس وادی میں ایک گاؤں بدر بھی آباد ہے۔

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

غازیانِ بدر کے فضائل

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے قصہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

اِنَّ اللهَ تَعَالَى اَطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ[2]

---

[1] آلِ عمران آیت ۱۲۳

[2] بخاری شریف عن علی۔ مستدرک حاکم عن ابی ہریرہ۔ صحیح جامع الصغیر البانی حدیث ۱۷۱۹

"تحقیق اللہ نے اہلِ بدر کی طرف نظر فرمائی اور یہ کہہ دیا، جو چاہے کرو، جنت تمہارے لیے واجب ہو چکی ہے۔"

(۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہوا، وہ ہرگز جہنم میں نہ جائے گا۔[1]

(۳) جبلِ مَلائیکہ

وادی بدر میں جبلِ ملائیکہ کی زیارت نصیب ہوئی، جہاں سے فرشتوں نے نمودار ہو کر غازیانِ بدر کی نصرت کی۔

حضرت رفاعتہ واضح فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ سوال کیا کہ آپ اہل بدر کو کیا سمجھتے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے افضل اور بہتر۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ: اسی طرح وہ فرشتے جو بدر میں حاضر ہوئے، سب فرشتوں سے افضل اور بہتر ہیں۔[2]

تعداد غازیان بدر ۳۱۳ تھے۔ جن میں مہاجرین صحابہ رضی اللہ عنہم ۶۰ سے کچھ اوپر تھے اور انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ۲۴۰ سے کچھ زائد تھے۔ ۸ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے تھے جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف ڈیوٹیاں سونپی تھیں۔ اُن

---

[1] مسلم شریف ج ۷ حدیث ۲۱۹۵

[2] صحیح بخاری شریف باب شہود الملائیکۃ بدراً

کو بھی مالِ غنیمت میں اہل بدر میں شمار کر کے حصہ دیا گیا تھا۔

(۱) جن میں حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی علالت کی وجہ سے مدینہ چھوڑ گئے تھے۔

(۲) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ (۳) اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ۔ اِن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے قافلہ کے تجسس کے لیے بھیجا تھا۔

(۴) ابولبابہ انصاری رضی اللہ عنہ، ان کو روحاء سے مدینہ پر اپنا قائم مقام بنا کر واپس بھیجا۔

(۵) عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ، ان کو عوالی مدینہ پر مقرر کیا تھا۔

(۶) حارث بن حاطب رضی اللہ عنہ انصاری۔ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روحاء سے بنو عمرو بن عوف کے پاس پیغام دے کر بھیجا تھا۔

(۷) حارث بن صمّہ رضی اللہ عنہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوٹ آنے پر روحاء سے واپس فرما دیا تھا۔

(۸) خوّات بن جبیر رضی اللہ عنہ پنڈلی پر چوٹ آنے کی وجہ سے مقام صغراء سے واپس کر دیے گئے تھے۔[1]

لشکر میں اونٹ ۷۰ اور گھوڑے ایک روایت میں ۲ تھے۔ اور ایک

1 بحوالہ تاریخ کامل ابنِ کثیر ج ۲

روایت میں ۵ کا تذکرہ ہے۔ دو گھوڑے رسول اللہ ﷺ کے تھے۔ ایک حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اور ایک حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا تھا اور ایک حضرت مرثد رضی اللہ عنہ کا تھا۔[1]

غازیان بدر سے شہدائے بدر ۳۱۳ غازیانِ بدر میں ۱۴ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے تھے۔ میدان بدر کے قبرستان میں اُن کے مزارات پر سلام عرض کیا اور ایصالِ ثواب کیا۔

شہدائے بدر کے اسمائے گرامی

ان میں ۶ مہاجرین میں تھے۔

(۱) عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الحارث بن مطلب مہاجری (۲) عمیر رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص مہاجری (۳) ذاشمالین رضی اللہ عنہ بن عبد عمرو مہاجری (۴) عاقل رضی اللہ عنہ بن البکیر مہاجری (۵) مہجعؓ بن صالح مولیٰ عمر بن الخطاب مہاجری (۶) صفوان رضی اللہ عنہ بن بیضاء مہاجری

اور آٹھ انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے شہید ہوئے۔

(۱) سعد بن خیثمہ انصاری رضی اللہ عنہ (۲) مبشر بن عبد المنذر انصاری رضی اللہ عنہ (۳) یزید بن حارث انصاری رضی اللہ عنہ (۴) عمیر بن الحمام انصاری رضی اللہ عنہ (۵) رافع بن معلیٰ انصاری رضی اللہ عنہ (۶) حارثہ بن سراقہ انصاری رضی اللہ عنہ

---

[1] سیرت حلبیہ

(۷) عوف بن حارث انصاری رضی اللہ عنہ (۸) معوذ بن حارث انصاری رضی اللہ عنہ

رضوان اللہ علیہم اجمعین، میدان بدر میں ان ۱۴ شہداء کو شہادت کا اعزاز نصیب ہوا۔

بدر کا کنواں میدان بدر میں ایک کنواں تھا، جس کے قریب یہ جنگ لڑی گئی تھی۔ میدان بدر کے قرب وجوار میں اب آبادی بڑھ رہی اور مکانات تعمیر ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ البتہ میدانِ بدر کا کچھ حصہ ابھی تک اصل حالت میں موجود ہے۔ لیکن بدر کا وہ کنواں جس میں ستر (۷۰) کفار جو قتل ہوئے تھے، اُن کی لاشیں ڈال دی گئیں تھیں۔ وہ کنواں تو بند ہو گیا ہے، البتہ اُس جگہ کی نشاندہی کی گئی ہے کہ جہاں وہ کنواں موجود رہا۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

مسجد عرشیں (چھپر) بدر میدان بدر سے بلندی پر ایک ٹیلا تھا، جہاں غزوہ بدر کے موقع پر ایک چھپر بنایا گیا تھا۔ جہاں رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم قیام فرمارہے تے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کر رہے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْلِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَنْ تهلِكَ هٰذِ الْعَصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تَعْبُدُ فِي الْاَرْضِ[1]

اے اللہ! تونے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے، اس کو پورا فرما۔ اے اللہ!

---

1 مسلم شریف ج۳ حدیث ۴۵۸۸

اگر اہلِ اسلام کی یہ چھوٹی سی جماعت ہلاک ہو گئی تو پھر زمین پر تیری (خالص) عبادت نہیں ہو سکے گی۔

قبولیت دعا کی بشارت رحمت للعالمین ﷺ پر دعا کے دوران شانِ عبدیت کا غلبہ تھا۔ اس حال میں بار بار چادر کندھے سے اُتر جاتی تھی۔ اور حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ چادر اٹھا کر آپ ﷺ کے مبارک کندھے پر ڈال دیتے تھے۔ اور دربارِ نبوی میں عرض کرتے تھے کہ حضور! اللہ وعدہ پورا کرے گا۔ آخر آں حضرت ﷺ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور بشارت سنائی۔

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ[1]

عنقریب اُن کی جماعت شکست کھائے گی۔ اور کفار پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

رحمت للعالمین ﷺ نے یارِ غار و یار عریش سے یہ بھی فرمایا:

اَبْشِرْ یَا اَبِیْ بَکْرٍ اَتَاكَ نَصْرُ اللهِ هٰذَا جِبْرَئِیل ......[2]

اے ابو بکر رضی اللہ عنہ! بشارت ہو، اللہ تعالیٰ کی مدد تیرے پاس آ پہنچی ہے۔ یہ جبرئیل علیہ السلام اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے اس کو کھینچ رہے ہیں اور ان کے دانتوں پر غبار ہے۔

---

[1] سورہ القمر آیت ۴۵

[2] فتح الباری شرح بخاری ج ۷

یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ ملائیکہ باذنِ خداوندی انسان کی صورت میں متمثل ہوتے ہیں کہ دیکھنے والا یہی سمجھتا ہے کہ یہ کوئی انسان ہے۔ اور انسانی احوال ان پر دکھلائی دیتے ہیں۔

جنگ میں کامیابی ۱۷ رمضان المبارک ۲ھ کے دن بدر میں یہ حق و باطل کا بڑا معرکہ ہوا۔ جس میں ۳۱۳ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میدانِ کارزار میں اُترے، جس کا ذکر سورہ آلِ عمران آیت ۱۳ میں ہے۔

ایک ہزار سے زیادہ کفار مکہ میں سے ۷۰ مارے گئے، ۷۰ گرفتار کر لیے گئے، ۸۶۰ سے زیادہ بھاگ گئے۔ کفارِ مکہ میں سے بڑے بڑے سردار مقتول ہوئے۔

جن میں قریشِ مکہ کا سردار ابو جہل (۲) عتبہ (۳) شیبہ (۴) ولید (۵) امیہ بن خلف شامل ہیں۔

یہ وہی امیہ بن خلف ہے جو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو طرح طرح کی اذیتیں دیتا تھا۔

۱۴ روسائے قریش جنہوں نے مکہ کے دارالندوہ میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا فیصلہ کیا تھا۔ ان میں ۱۱ سرداران قریش بدر میں قتل ہوگئے۔ اور تین سردار بعد میں مسلمان ہوگئے تھے۔

عبدالوحید الحنفی
خادم اہلسنت حافظ

نصرتِ خداوندی کا عظیم الشان ظہور

سورہ الحج کی آیت میں جب پہلی بار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کفار سے جہاد اور قتال کا حکم دیا گیا تو اس میں یہ بھی دیا تھا کہ:

وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصۡرِہِمۡ لَقَدِیۡرٌ۔[1]

بے شک اللہ تعالیٰ ان کی نصرت پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

یہ وہی اصحابِ بدر ہیں، جن کی نصرت کے لیے آسمانوں سے فرشتوں کی فوجیں بھی نازل ہوئیں۔ حقیقت میں تو قدرتِ خداوندی کام کر رہی تھی، لیکن بظاہر اصحاب بدر تھے۔ چناں چہ قرآن میں ارشاد فرماتے ہیں:

فَلَمۡ تَقۡتُلُوۡہُمۡ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ قَتَلَہُمۡ وَمَا رَمَیۡتَ اِذۡ رَمَیۡتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی

سو تم نے ان کو قتل نہیں کیا، لیکن اللہ نے ان کو قتل کیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک کی مٹھی نہیں پھینکی، لیکن اللہ نے وہ پھینکی۔

غزوہ بدر جنگ بدر پرچم نبوی کے سایہ میں ۳۱۳ اصحاب نے لڑی ہے۔ یہ خالص اسلام اور کفر کا معرکہ تھا۔ اعزازی طور پر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحابِ بدر رضی اللہ عنہم کی نصرت کے لیے آسمان سے فرشتے

---

[1] سورہ الحج

نازل ہوئے۔ فرشتوں نے باذن اللہ آپ ﷺ کی اتباع میں کفار کو بھی قتل کیا۔

میدانِ بدر سے مدینہ منورہ کا سفر

بدر کا یہ تاریخی مقام دیکھنے کے بعد مسجدِ عریش میں نمازِ نفل ادا کر کے واپسی سفر بس پر شروع کیا۔

طریق الہجرہ ہجرت کے راستے پر آنے والی سڑک پر بس رواں دواں ہوئی۔ راستے میں عجائباتِ قدرت کا نظارہ کرتے ہوئے، ہجرت کے سفر کو مدّ نظر رکھتے ہوئے مدینہ کا سفر جاری رہا۔

وادی ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ دوران سفر ایک مقام سے گزرے تو ایک بستی کے مکانات دیکھے۔ آثار قدیمہ میں صرف چار دیواریاں نظر آئیں، جن کے اوپر چھت نہیں تھے اور قرب وجوار میں کوئی آبادی نظر نہیں آئی۔ بتایا گیا کہ یہاں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے قیام رکھا تھا۔ اور یہاں ہی وفات پائی تھی، قدیم دور کی مسجد کے آثار بھی تھے۔

بیئر روحاء واپسی کے سفر میں بس بیئر روحاء کے پاس رکی، جہاں بدر جاتے ہوئے آں حضرت ﷺ نے قیام فرمایا تھا۔ اس مقام پر ایک کنواں ہے، جس کے پانی کے بارے میں روایت ہے کہ کم وبیش ۷۰ انبیاء کرام علیہم السلام نے یہاں سے پانی پیا ہے۔ واللہ اعلم۔ اس مقام پر کچھ قیام

کرنے اور پانی پینے کی سعادت نصیب ہوئی۔

وادی لحقیق دورانِ سفر وادی لحقیق سے بھی گزرتے ہوئے عجائباتِ قدرت کو دیکھنے کا موقع ملا۔

محل عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ اس سفر کے دوران مدینہ منورہ میں حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے محل کو بھی دیکھا۔ جو کہ آثارِ قدیمہ میں سے ابھی تک یادگار باقی ہے کہ چودہ سو سال پہلے کس طرح کے مکانات و محل تعمیر ہوتے تھے۔

حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا مکان سفر مدینہ میں وہ احاطہ بھی دیکھا جس کے گرد جنگلہ کے اندر وہ مکان آج تک محفوظ ہے، جس میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے فرزند حضرت علی بن حسین یعنی امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کی ہمشیرہ حضرت سکینہ رحمۃ اللہ علیہا کا قیام ہوا کرتا تھا۔ پُرانے پتھر سے دیواروں کی چنائی موجود ہے، لیکن صرف دیواریں ہیں چھت نہیں۔ چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود آج بھی مکان کا احاطہ اور آثارِ قدیمہ مکان کے موجود ہیں۔ یہ زیارات کرتے کرتے، بس روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب قیام گاہ پر پہنچ گئی۔ اور ہم اس تاریخی سفر کے اختتام پر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچ گئے۔ اور نمازِ ظہر ادا کر کے قیام گاہ پر پہنچ گئے۔ یہ سفر بدر، قیام مدینہ کے دوران آخری سفر تھا۔

مدینہ منورہ سے پاکستان

۳۱ اگست ۲۰۱۹ء مطابق یکم محرم ۱۴۴۱ھ بروز ہفتہ صبح سعودی وقت کے مطابق پونے ۹ بجے مدینہ منورہ سے ہوائی جہاز پر سوار ہوئے اور واپس پاکستان پہنچ گئے۔

اسلام آباد ائیرپورٹ سے چکوال

اسلام آباد ایئرپورٹ سے باہر نکل کر اور نمازِ ظہر ادا کرنے کے بعد چکوال کی طرف بذریعہ کار، موٹروے پر واپسی کا سفر شروع کیا۔ نمازِ عصر راستہ میں ادا کرنے کے بعد موٹروے نیلہ انٹر چینج سے اُتر کر چکوال کی سڑک پر رواں دواں ہوئے۔ عزیزم محمد ابو بکر سلمہ اور محمد زبیر علی سلمہ ساتھ ہم سفر تھے۔

راستہ میں چک بھون برلبِ سڑک جامع مسجد صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ میں نمازِ مغرب ادا کی گئی، اور نمازِ عشاء اوڈھروال پہنچ کر ادا کی۔ اور یہ سفر حرمین شریفین اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اختتام پزیر ہوا۔

اللہ تعالیٰ بندہ کی مغفرت فرمائیں اور اپنی رضا نصیب کریں۔

آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم صلی اللہ علیہ وسلم

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

ے بس نقوشِ زندگی اپنا نشاں رہ جائے گی
ہم نہیں ہوں گے ہماری داستاں رہ جائے گی
سر بکف رہتے ہیں جو بھی شرک و بدعت کے خلاف
اُن کی قربانی ہی زیب داستاں رہ جائے گی

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلاً وَّاٰخِرًا وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِيِّهٖ دَائِمًا وَّسَرْمَدًا

خادم اہلسنّت

حافظ عبدالوحید الحنفی

ساکن اوڈھروال (تحصیل و ضلع چکوال)

۲۴ جمادی الثانیہ ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۹ فروری ۲۰۲۰ء

بروز بدھ بوقت ۳ بجے دن

☆☆☆☆

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

النور منیجمنٹ
چکوال (پاکستان)
0334-8706701
www.alnoors.com
اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ
اور پرنٹنگ کے لیے، نیز ہر قسم کے اشتہارات
اور ایڈورٹائزنگ کے لیے رجوع کریں

رسائل الحنفی

الحنفی لائبریری کے زیرِ اہتمام درج ذیل تمام مطبوعہ کتب حاصل کرنے لیے رابطہ کریں (کال یا واٹس ایپ):

Call/WhatsApp: +92-336-0551357

تمام کتب پی ڈی ایف فارمیٹ میں آن لائن پڑھنے یا ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے وِزٹ کریں:

www.alhanfi.com

دینِ اسلام اور تاریخِ اسلام کے موضوعات پر مبنی یہ کتابیں خود پڑھیں اور اپنے عزیز و قارب اور دوستوں کے ساتھ شیئر بھی کریں۔ شکریہ

سلسلہ نمبر	عنوان کتاب	صفحات	فارمیٹ
1	دینِ اسلام کا لغوی معنی اور اہل سنت والجماعت کی وجہ تسمیہ (حصہ اول)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
2	تعلیماتِ اسلام، انسان کی تخلیق	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
3	تعلیمات اسلام (حصہ اول)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
4	تعلیمات اسلام (حصہ دوم)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
5	تعلیمات اسلام (حصہ سوم)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
6	سیرت رحمت للعلمین حضور ﷺ (حصہ اول)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
7	سیرت رحمت للعلمین حضور ﷺ (حصہ دوم)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
8	سیرت رحمت للعلمین حضور ﷺ (حصہ سوم)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
9	سیرت رحمت للعلمین حضور ﷺ (حصہ چہارم)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
10	فضائل درود و سلام	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
11	مناقب اہل بیت رسول ﷺ (حصہ اول)	64	طبع شدہ / پی ڈی ایف
12	مناقب امام حسن رضی اللہ عنہ و امام حسین رضی اللہ عنہ، آل رضی اللہ عنہم و اصحاب رضی اللہ عنہم نبی ﷺ (حصہ سوم)	64	طبع شدہ / پی ڈی ایف
13	مناقب اصحاب رسول ﷺ (حصہ اول)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
14	مناقب اصحاب رسول ﷺ (حصہ دوم)	64	طبع شدہ / پی ڈی ایف

سلسلہ نمبر	عنوان کتاب	صفحات	فارمیٹ
15	مناقب خلفائے راشدین (حصہ اول)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
16	مناقب خلفائے راشدین (حصہ دوم)	64	طبع شدہ / پی ڈی ایف
1-16	دینِ اِسلام کیا ہے؟ مع سیرت رحمت للعٰلمین ﷺ (کامل حصے)	640	طبع شدہ / پی ڈی ایف
17	اَہلِ سُنّت کون؟ اور اہل بدعت کون ہیں؟	16	طبع شدہ / پی ڈی ایف
18	سلوک وطریقت کی حقیقت (حصہ اول)	16	طبع شدہ / پی ڈی ایف
19	سلوک وطریقت کی حقیقت (حصہ دوم)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
20	سلوک وطریقت کی حقیقت (حصہ سوم)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
18-20	سلوک وطریقت کی حقیقت (حصہ اول تا سوم)	80	طبع شدہ / پی ڈی ایف
21	سلاسل طیبہ (حصہ اول)	64	طبع شدہ / پی ڈی ایف
22	اربعین نبوی ﷺ چہل حدیث	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
21-22	تعلیم ُالسّالک	96	طبع شدہ / پی ڈی ایف
23	عالم برزخ، موت اور قبر کی حیات (حصہ اول)	64	طبع شدہ / پی ڈی ایف
24	عالم برزخ، موت اور قبر کی حیات (حصہ دوم)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
25	عالم برزخ، موت اور قبر کی حیات (حصہ سوم)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
23-25	عالم برزخ، موت اور قبر کی حیات (حصہ اول تا سوم)	128	طبع شدہ / پی ڈی ایف
26	کتب تاریخ کی حقیقت	64	طبع شدہ / پی ڈی ایف
27	دُنیا میں اسلام کیسے پھیلا؟	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
28	مہاجرین وانصار صحابہ رضی اللہ عنہم	96	طبع شدہ / پی ڈی ایف
29	غزوۂ بدر تک کی مہمات اور جنگ بدر	112	طبع شدہ / پی ڈی ایف

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

سلسلہ نمبر	عنوان کتاب	صفحات	فارمیٹ
30	غزوۂ اُحد تک کی مہمات اور جنگ اُحد	80	طبع شدہ / پی ڈی ایف
31	فتوحاتِ نبوی ﷺ	96	طبع شدہ / پی ڈی ایف
32	فتح مکہ دلکش منظر	80	طبع شدہ / پی ڈی ایف
33	فتوحات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم	272	طبع شدہ / پی ڈی ایف
34	سیرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	152	طبع شدہ / پی ڈی ایف
35	سیرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ	320	طبع شدہ / پی ڈی ایف
36	حدیثِ قرطاس	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
37	حقیقتِ باغِ فدک	48	طبع شدہ / پی ڈی ایف
38	سیرت حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ	224	طبع شدہ / پی ڈی ایف
39	فتنہ سبائیت کی حقیقت	112	طبع شدہ / پی ڈی ایف
40	سیرت حضرت علی المرتضیٰ	176	طبع شدہ / پی ڈی ایف
41	حدیث خم غدیر کی حقیقت	96	طبع شدہ / پی ڈی ایف
40-41	سیرت حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ مع سیرت حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما اور حدیث خمّ غدِیر کی حقیقت	272	طبع شدہ / پی ڈی ایف
42	خلافتِ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	288	طبع شدہ / پی ڈی ایف
43	حضرت حسین رضی اللہ عنہ (سیرت و شہادت)	390	طبع شدہ / پی ڈی ایف
44	حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ (خلافت و شہادت)	176	طبع شدہ / پی ڈی ایف
45	تاریخ مذاہب	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
46	مسلمانوں کے عقائد و افکار	40	طبع شدہ / پی ڈی ایف
43-46	سیرت و شہادت حضرت حسین رضی اللہ عنہ مع خلافت و شہادت حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، تاریخ مذاہب اور مسلمانوں کے عقائد و افکار	638	طبع شدہ / پی ڈی ایف

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

سلسلہ نمبر	عنوان کتاب	صفحات	فارمیٹ
47	سیرتِ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مع وصیت نامہ	208	طبع شدہ / پی ڈی ایف
48	مجموعہ مسنون وظائف	48	طبع شدہ / پی ڈی ایف
49	عقیدہ ختم نبوت مع رفع ونزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام	288	طبع شدہ / پی ڈی ایف
50	آفتابِ سُنّت	240	طبع شدہ / پی ڈی ایف
51	اَحیاءِ سُنّت	240	طبع شدہ / پی ڈی ایف
52	اِتّباعِ سُنّت	152	طبع شدہ / پی ڈی ایف
53	نمازِ مسنون مدلل مع مسنون دعائیں	96	طبع شدہ / پی ڈی ایف
54	احوالِ قیامت	136	طبع شدہ / پی ڈی ایف
55	سفر نامہ حرمین شریفین	18	طبع شدہ / پی ڈی ایف
56	معجزہ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم	30	طبع شدہ / پی ڈی ایف
57	سورہ فاتحہ کی آیات	16	طبع شدہ / پی ڈی ایف
58	تاریخی روایات کی حقیقت	70	طبع شدہ / پی ڈی ایف
59	مودودی عقائد و نظریات	50	طبع شدہ / پی ڈی ایف
55-59	مجموعہ رسائلِ خمسہ 5	184	طبع شدہ / پی ڈی ایف
60	اکابر اہل السُنّت (حصہ اول)	416	طبع شدہ / پی ڈی ایف
61	اکابرِ اہل السُنّت (حصہ دوم)	336	طبع شدہ / پی ڈی ایف
62	اکابرِ اہل السُنّت (حصہ سوم)	128	طبع شدہ / پی ڈی ایف
61-62	اکابرِ اہل السُنّت (حصہ دوم وسوم)	464	طبع شدہ / پی ڈی ایف

www.alhanfi.com Call/WhatsApp: +92-336-0551357

☆☆☆☆

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

خادم اہلسنّت
حافظ عبدالوحید الحنفی

صداقت اہلسنّت والجماعت پر محققانہ شہرہ آفاق مطبوعات

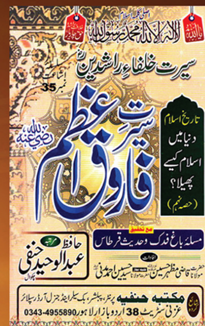

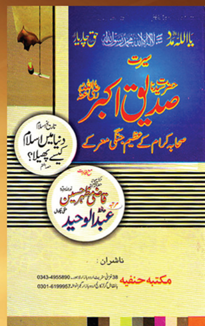

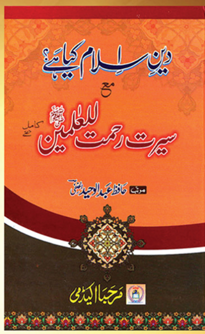

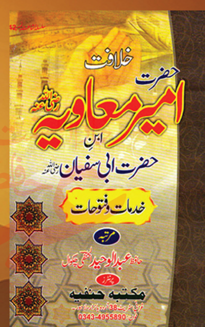

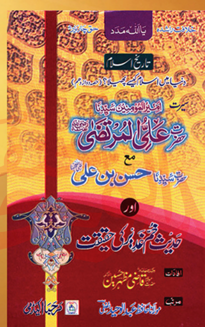

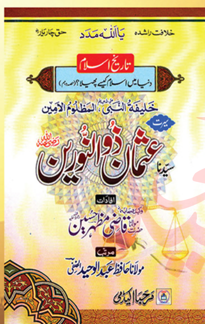

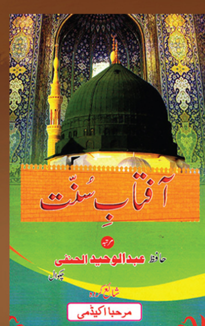

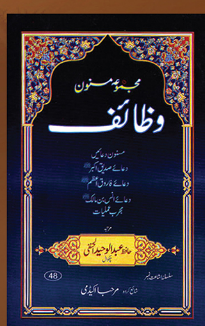

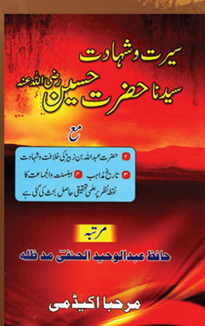

ہماری کتابیں آن لائن پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے ہماری ویب سائیٹ وزٹ کریں:
www.alhanfi.com